بکٹ کہانی

(بارہ ماسہ)

شمالی ہند میں اردو شاعری کا پہلا مستند نمونہ

از

محمد افضل "افضل"

(متوفی سنہ ۱۰۳۵ ھ مطابق سنہ ۱۶۲۵ ء)

مرتبہ

ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی
صدر شعبۂ اردو و فارسی، لکھنؤ یونیورسٹی

اور

ڈاکٹر مسعود حسین خاں
صدر شعبۂ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد

۱۹۶۵

مقدمه

حالات

شیخ محمد قیام الدین "قایم" پہلا تذکرہ نویس ھے جس نے اپنے تذکرہ "مخزن نکات"[1] (۱۷۵۵ء) میں محمد افضل، افضل کی نشان دھی ان الفاظ میں کی ھے:

"محمد افضل مردے است از سکّانِ دیارِ مشرق اگرچہ ربطِ کلامش چنداں مضبوط و مربوط نیست، لیکن از آنجا کہ قبول بے سبب درو بے غضب خاصہ جناب ازلی است، تصنیفاتش بمرتبہ موثر دلہا است کہ از حیز تحریر و تقریر متجاوز است و مثنوی "بکٹ کہانی" بر صفحۂ روزگار ازوے یادگار است، رویہ اش از قدم ابیاتش باقیاس باید نمود این یک بیت از مثنوی مشہور ازوست:

پڑتا مل میں میرے پیم پھانسی؟
مرن اپنا ھے اور لوگوں کی هانسی

قایم نے اپنے تذکرہ میں افضل کو طبقہ اول میں سعدی[2]، امیر خسرو اور ملا نوری کے بعد جگہ دی ھے۔

---

(۱) مرتبۂ عبد الحق، انجمن ترقی اردو اورنگ آباد، ۱۹۲۹ء ص ۳۔

(۲) سعدی کو قایم "سعدی شیرازی" سمجھتا ھے اور "سعدی دکنی"=

چونکہ شعرا کے ناموں کی ترتیب حروف تہجی کے عام مروجہ انداز کی بجائے زمانی طور پر کی گئی ہے اسلیے افضل کے ساتھ طبقہ اول کے دیگر شاعر حسب ذیل تسلیم کیے گئے ہیں:

سعدی شیرازی، امیر خسرو، ملاّ نوری محمد افضل، افضل، سلطان (عبداللہ قطب شاہ)، مرزا، فضلی، قادر، آزاد، احمد گجراتی، محمود، سراج، ولی (شاہ ولی اللہ)، مرزا عبدالقادر، موسوی خان فطرت، جعفر (میر جعفر) و دیگر۔

میر کے تذکرہ نکات الشعراء (سنہ ۱۷۵۲ ء) میں جب کہ خسرو، میر جعفر، احمدی گجراتی، سعدی دکھنی، ولی اورنگ آبادی، سراج، محمود، فضلی کا ذکر مل جاتا ہے افضل کا نام غائب ہے۔ قایم کے بعد، اور غالباً اسی کی معلومات پر مبنی میر حسن اپنے تذکرے "تذکرۂ شعرائے اردو" (سنہ ۱۷۷۴ ء تا سنہ ۱۷۷۸ ء) میں افضل کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

= کی مشہور غزل جسکا مقطع یہ ہے ع

سعدی غزل انگیختہ شیر و شکر آمیختہ
دُر ریختہ دُر ریختہ ہم شعر ہے ہم گیت ہے

ان سے منسوب کرتا ہے۔ میر تقی میر نے نکات الشعرا میں پہلی بار اسکی تردید کی ہے اور سعدی کو ایک دکنی شاعر بتایا ہے۔

"محمد افضل، افضل، تخلص از قدیم ست ـ کدام هندو بچه، گوپال نامی بود که برو عاشق شده، حسب حال خود "بارہ ماسا" عرف "بکٹ کہانی" گفته که اکثر کهتریان و کایتان مشتاق او می باشند ـ نصفے فارسی و نصفے هندی دارد، لیکن قبولیت داد الهی ست، بر دل ها اثری کند" ـ "بارہ ماسه" کے جو دو شعر میر حسن نے نقل کیے ہیں حسب ذیل ہیں :

پڑی ہے گل میں میرے بِرہ پھانسی
مرن اپنا ہے اور لوگوں کی ہانسی

مسافر سے جنھوں نے دل لگایا
انھوں نے سب جنم روتے گنوایا[1]

---

(۱) یہ دلچسپ بات ہے کہ مذکورہ بالا دونوں شعر "بیان ماہ چیت" سے لیے گئے ہیں اور ان دونوں کے درمیان مزید تین شعر آتے ہیں ـ مختلف نسخوں میں ان کا مختلف متن ہے ـ مثلاً پہلے شعر کے اختلافات حسب ذیل ہیں :

۱ مرے گل میں پڑی ہے بِرہ پھانسی
بھیا مرنا مجھے اور لوگ ہانسی

۲ مرے گر میں پھنسی ہے بِرہ پھانسی
بھیا مرنا مجھے اور لوگ ہانسی

۳ مرے گل موں پڑی ہے پریم پھانسی
بھیا مرنا مجھے اور لوگ ہانسی=

میر حسن نے قایم کے تذکرہ سے استفادہ کیا ہے، یہ دو باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ قایم کی طرح انہوں نے بھی "خاصہ جناب ازلی" کے حوالہ سے "بکٹ کہانی" کے پُر اثر ہونے کا ذکر "لیکن قبولیت، داد الہی ست" کے الفاظ میں کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میر حسن نے نمونے کے جو دو شعر دیے ہیں ان میں سے ایک وہی ہے جو قایم نے اپنے تذکرہ میں نقل کیا ہے اور غلط طور پر "پڑی ہے گَل میں میرے پیم پھانسی" کی بجائے "پڑتا مل میں میرے پیم پھانسی"؟ مخزن نکات میں درج ہے۔

---

٤ = میرے گل میں پڑی ہے پیم پھانسی
بھیا مرنا مجھے اوروں کی ھانسی

٥ میرے گل میں پڑی ہے پیم پھانسی
بھیا مرنا مرا اور لوگ ھانسی

اس طرح شعر نمبر ۲ کے اختلافات یہ ہیں:

۱ جنھوں نے دل مسافر سوں لگایا
انھوں نے سب جنم رووت گنوایا

۲ جنھوں نے مل مسافر سے لگایا
انھوں نے سب جنم اپنا گنوایا

۳ جنھوں نے دل مسافر سے لگایا
انھوں نے سب جنم رو رو گنوایا

افضل کے متعلق اس ابتدائی معلومات پر اب تک جو
غلط بیانیاں ہوتی رہی ہیں اُس کی تمام تر ذمہ داری اسپرنگر
پر ہے جس نے شاہان اودھ کے کتب خانہ کی فہرست
سنہ ١٨٥٤ء میں شائع کی تھی اور جس میں قایم کے حوالے
سے افضل کے بارے میں یہ بیان دیا ہے:[1]

"افضل، محمد افضل، ساکن جھنجھانہ، جو میرٹھ سے
دور نہیں ہے، یہ ایک غیر معروف شاعر نہیں تھے اور
زیادہ تعلیم یافتہ بھی نہیں تھے۔ قایم نے لکھا ہے کہ یہ
عبداللہ قطب شاہ سے پہلے گذرے ہیں جو سنہ ١٠٢٠ھ
میں تخت نشیں ہوے تھے۔ انہوں نے ایک نظم لکھی ہے
جسکا نام بکٹ کہانی ہے۔ اس کا ایک نسخہ لندن کے
انڈیا هاؤس میں موجود ہے"۔

معلوم نہیں اسپرنگر کے پیش نظر قایم کے تذکرہ کا
کون سا نسخہ تھا۔ آج مولوی عبدالحق کا مرتب کردہ
جو نسخہ دستیاب ہے اسکی عبارت سے (اقتباس اوپر دیا
جا چکا ہے) صاف ظاهر ہے کہ قایم نے یہ بیان کہیں نہیں
دیا ہے کہ افضل "عبداللہ قطب شاہ سے پہلے گذرے ہیں"۔

---

(١) اسپرنگر کی اس فہرست کا اردو ترجمہ "یادگار شعرا"
کے نام سے طفیل احمد نے کیا ہے۔ یہ ١٩٤٣ میں هندوستانی
اکیڈیمی، الہ باد سے شائع ہو چکا ہے۔

اسقدر ضرور ہے کہ طبقۂ اول کی زمانی ترتیب میں افضل کا نام عبداللہ قطب شاہ سے فوراً قبل درج کیا گیا ہے جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ قایم کے ذہن میں افضل کا تقدم زمانی موجود تھا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ قایم عبداللہ قطب شاہ کی تخت نشینی کا سال اپنے تذکرہ میں کہیں درج نہیں کرتا، اسلیے اسپرنگر کا عبداللہ قطب شاہ کے بارے میں یہ اضافہ ”جو سنہ ۱۰۲۰ھ میں تخت نشیں ہوے تھے“ ایجادِ بندہ معلوم ہوتا ہے۔ ”مخزن نکات“ میں افضل کے فوراً بعد فن ریختہ اور عبداللہ قطب شاہ کے بارے میں حسب ذیل عبارت درج ہے:

”باید دانست کہ چون فن ریختہ در آن وقت از محل اعتبار ساقط بود، بناءً علیہ ہیچکس بر توغّل آن اقدام نمی نمود و این دو سہ چار بیت کذائے کہ بنام اساتذۂ معتبر مرقوم است، اغلب کہ منشاء نظمش ہزنے پیش نباشد۔ اما بعد ازیں بسمتِ بلادِ دکھن در عہد عبداللہ قطب شاہ کہ باسخنوران بمحبت و مواسا پیش می آید، ریختہ گفتن بزبان دکھنی بسیار رواج گرفت۔ بادشاہ مذکور نیز طبع موزون داشت . . . “۔

اس اقتباس میں قایم نے نہ تو عبداللہ کے سال تخت نشینی کا ذکر کیا ہے اور نہ وہ افضل کو ”ایک دکنی

بادشاہ کے عہد کے ساتھ مضاف کر رہا ہے" جیسا کہ بعد کو "پنجاب میں اردو" میں محمود شیرانی نے خیال ظاہر کیا ہے۔ در اصل محمود شیرانی کے پیش نظر "مخزن نکات" کا کوئی نسخہ نہیں تھا۔ مولوی عبدالحق کی مرتب کردہ "مخزن نکات" کے ایک سال قبل سنہ ۱۹۲۸ء میں "پنجاب میں اردو" تصنیف کی جا چکی تھی۔ ایسی صورت میں شیرانی نے اسپرنگر کے بیان پر اعتبار کیا ہے اور قایم کی (جو در اصل اسپرنگر کی ہے) اس غلطی کا شدومد کے ساتھ چرچا کیا ہے کہ "قایم نے افضل کا جو زمانہ دیا ہے اسمیں بظاہر ایک غلطی معلوم ہوتی ہے، وہ یہ ہے، کہ عبد اللہ قطب شاہ در حقیقت سنہ ۱۰۲۵ھ میں تخت نشین ہوتا ہے، نہ سنہ ۱۰۲۰ھ میں، جو محمد قطب شاہ کی تخت نشینی کا سال ہے۔ اس کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ یا تو قایم نے محمد قطب شاہ کے نام کے بجائے عبد اللہ قطب شاہ؛ یا سنہ ۱۰۲۵ھ کی جگہ سنہ ۱۰۱۲ھ لکھ دیا"۔ حالاں کہ حقیقت حال یہ ہے کہ اس سارے فسانے میں عبد اللہ قطب شاہ کی تخت نشینی کا ذکر ہی کہیں نہیں ملتا ۱

---

(۱) علی گڑھ تاریخ ادب اردو (پہلی جلد) ص ۴۹۰ پر ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی اسپر نگر اور شیرانی کی دی ہوئی معلومات کو مخزن نکات سے مقابلہ کئے بغیر ان الفاظ میں =

اسپرنگر نے افضل کے سلسلے میں یہ نئی معلومات بھی، معلوم نہیں، کہاں سے فراہم کی ہے، کہ وہ جھنجھانہ کا ساکن ہے "جو میرٹھ سے دور نہیں"۔ اگر قایم کے تذکرہ کا یہ جملہ اسپرنگر کے پیش نظر ہوتا کہ "محمد افضل مردے است از سکان دیار مشرق" تو وہ ضلع میرٹھ کے ایک قصبے سے افضل کو منسوب نہ کرتا۔ "دیار مشرق" میر کی زبان کا "پورب" ہے۔ یہ بتانا ذرا مشکل ہے کہ خود قایم نے افضل کے توطن کے بارے میں یہ معلومات کہاں سے فراہم کی ہے جب کہ میر حسن، جن کا تعلق "دیار مشرق" سے تھا، اس بارے میں بالکل خاموش ہیں۔

افضل کے بارے میں میر حسن کی فراہم کردہ معلومات کا اعادہ بعد کے تذکرہ نویس عرصے تک کرتے رہے ہیں۔ صاحب تذکرہ "گلزار ابراهیم" (مرقومہ سنہ ۱۷۸٤ء) نے محمد افضل کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے، جو واضح طور پر میر حسن کے تذکرے سے ماخوذ ہے:

"افضل، محمد افضل، از قدماست، بر گوپال نامی عشق

= دھراتے ہیں: "قایم نے اپنے تذکرہ "مخزن نکات" میں افضل کو غالباً دکنی فرض کیا، اور لکھا ہے کہ افضل، عبد اللہ قطب شاہ سے جو سنہ ۱۰۲۰ھ میں تخت نشین ہوتا ہے پیشتر گذرا ہے"۔

ورزیدہ حسب حال خود بارہ ماسہ مشہور "بکٹ کہانی" منظوم نمودہ"۔

اسکے بعد نمونہ کا صرف ایک شعر نقل کیا ہے جو لفظی تحریف (کھوتے، بجائے روتے) کے ساتھ میر حسن کے تذکرے سے لیا گیا ہے:

مسافر سے جنھوں نے دل لگایا
انھوں نے سب جنم کھوتے گنوایا

افضل کے بارے میں میر حسن کی روایت فرانسیسی مستشرق گارساں دتاسی نے بھی اپنی فرانسیسی تصنیف "تاریخ ادب ہندوئی و ہندوستانی"[1] میں بیان کی ہے۔

---

(۱) گارساں دتاسی کی اس ضخیم تصنیف کا فرانسیسی نام "L' histoire de la litterature hindouie et hindoustanie" ہے۔ اسمیں تقریباً تین ہزار اردو و ہندی کے شعرا اور مصنفین کا تذکرہ ہے، جن میں سے دو ہزار آٹھ سو مصنفین و شعرا کا تعلق اردو سے ہے۔ اسکا پہلا ایڈیشن پیرس سے دو جلدوں پر مشتمل سنہ ۱۸۳۹ء تا سنہ ۱۸۴۷ء شائع ہوا تھا۔ ہندی کے مصنفین و شعرا پر مشتمل حصص کا ترجمہ کئی سال ہوئے ہندی میں شائع ہو چکا ہے۔ چند سال قبل ایک فرانسیسی خاتون للیان نذرو نے اس تاریخ کے اردو شعرا اور مصنفین پر مشتمل حصص کا ترجمہ حواشی اور تعلیقات کے ساتھ کراچی یونیورسٹی میں =

افضل کے بارے میں ایک اور نادر حوالہ گل کرسٹ کی تالیف "ہندوستانی زبان کی قواعد" (سنہ ۱۷۹۶ ء) میں ملتا ھے جسکے آخر میں مولف، اردو شعرا کے نام (بشمول افضل) اس ترتیب سے گناتا ھے:

امیر خسرو - ولی - حاتم - سودا - میر - قایم - جعفر زٹلی - محمد افضل، افضل وغیرہ -

اس سے ظاھر ھے کہ ۱۷۹۶ ء، یعنی اٹھارویں صدی کے اختتام تک، میر تقی میر کے اعجاز کے باوجود، افضل کی شاعرانہ شہرت قایم تھی -

انیسویں صدی کے آغاز میں افضل کے سلسلے میں ایک اھم حوالہ افضل کے ایک عقیدت مند اور ھم مشرب عبداللہ انصاری کے بارہ ماسہ میں ملتا ھے جو سنہ ۱۲۳۹ ھ مطابق سنہ ۱۸۲۳ ء کے آس پاس کی تصنیف ھے ۱ - آنے والی نسلیں "شاہ افضل" کا ذکر کس عقیدت سے کرتی

= پی - ایچ - ڈی کے لیے پیش کرکے ڈگری حاصل کی ھے - راقم کی نظر سے یہ ترجمہ گذر چکا ھے - یہ ابھی تک شائع نہیں ہوا ھے -

(۱) بارہ ماسہ عبداللہ انصاری کا قلمی نسخہ شعبہ مخطوطات مولانا آزاد لائبریری (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) میں محفوظ ھے - (بحوالۃ محمد ذکی الحق: ذکر و مطالعہ، ص، ۳۰۱ - پٹنہ) -

رهی هیں اور اسکی "بکٹ کہانی" کی کس قدر دھوم رہی ھے، اسکا اندازہ عبداللہ انصاری کے بارہ ماسہ کے ان ابتدائی اشعار سے ہوتا ھے جس میں انہوں نے افضل کو خراج تحسین پیش کیا ھے:

سراسر اہل عرفاں شاہ افضل
نہایت کامل ویکتا واکمل

انہوں نے اک بکٹ لکھی کہانی
کیا جس میں بیاں سوز نہانی

بکٹ پیچیدہ رستہ ھے برادر
سمجھ لے رہ طریقت کو سراسر

زنانی بولی ھے اسکی پیاری
جسے سن کر ہو دل میں بیقراری

لیکن افضل کی سوانح اور سیرت کے بارے میں سب سے اہم انکشافات علی قلی خاں والہ داغستانی کے فارسی شعرا کے تذکرے "ریاض الشعرا"[1] میں ملتے ھیں جو سنہ ۱۷۴۷ء کی تصنیف ھے اور جسے قایم کے "مخزن نکات"

---

(۱) والہ داغستانی کے اس تذکرہ کا ایک نسخہ (فارسی نمبر ۱۲۰) اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد میں محفوظ ھے۔ افضل کے سلسلے میں والہ کے تذکرہ سے استفادہ سب سے پہلے محمود شیرانی نے کیا تھا (دیکھیئے "پنجاب میں اردو" ۱۹۲۸ ایڈیشن)۔

(سنہ ۱۷۵۵ ء) پر بھی تقدم حاصل ہے۔ چوں کہ افضل فارسی شاعر کی حیثیت سے بھی معروف تھے۔ ”شعر ہندی و فارسی را بغایت خوب می گفت“ (والہ) اسلیے مصنف نے اپنے تذکرہ میں افضل کے حالات کے لیے تقریباً دو صفحے وقف کیے ہیں۔ والہ نے صاف طور پر انہیں ”پانی پتی“ لکھا ہے۔ اس کے قول کے مطابق وہ نہ صرف ہندی اور فارسی دونوں کے باکمال شاعر تھے بلکہ فارسی نثر لکھنے پر بھی یکساں قدرت رکھتے تھے۔ معلمی ان کا پیشہ تھا اور ان کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ ”جمع کثیر و جمّ غفیر“ ان کے حلقۂ درس میں شامل ہوتے تھے۔ چوں کہ ابتدا سے ”چاشنیٔ عشق اور مشرب فقر“ سے آشنا تھے اسلیے بڑی عمر میں ”ناگاہ عشق ہندوزنے“ میں مبتلا ہو گئے اور ”مجنوں صفت، متاع زھد و تقوی را“ خیر باد کہا۔ اور ”مانند ابر بہار“ طوف کوئے ملامت پر آمادہ ہو گئے۔ اسی وارفتگی کے عالم میں عاشقانہ غزلیں لکھتے جن میں سے ایک کا مطلع والہ کے قول کے مطابق یہ ہے:

عالم خرابِ حسنِ قیامت نشانِ کیست
دورِ کدام فتنہ گر است و زمانِ کیست

مولانا کی یہ کیفیت دیکھ کر پہلے تو وہ عورت

روپوش ہوگئی لیکن عشق کا شور و فساد کم نہ ہوا اور بالآخر ایک رات نہایت خفیہ طور پر باحتیاط تمام اسکے رشتہ داروں نے اسے شہر متھرا پہونچا دیا۔ مولانا کچھ عرصے تک سر ٹکراتے رہے آخر پتہ حاصل کر کے "افتاں و خیزاں بدیار محبوب رسیدہ"۔ وہاں تجسس بسیار کے بعد ایک دن کیا دیکھتے ہیں کہ وہ چند لیلیٰ عذاروں اور خورشید رخساروں کے ساتھ بہ نشاط و انبساط تمام ایک جگہ سیر کرتی پھر رہی ہے۔ بے اختیار اسکی جانب بڑھے اور حسب حال یہ شعر پڑھا:

خوشا رسوائی و حالِ تباہے
سر راہے و آہے و نگاہے

مولانا کی یہ بے موقع جسارت اس "لیلیٰ وش جفاکار" کو ناگوار خاطر گذری اور نہایت تلخ و ترش لہجہ میں اس نے کہا کہ "ترا شرم از محاسن سفید نیست که سودائے عشقبازی چوں من جوانے در سَر داری؟" مولوی اس طعنہ کی تاب نہ لا سکا اور اس "وحشی غزال" کو رام کرنے کے لیے داڑھی مونڈھی، زنار پہنا اور "لباس برھمناں" اختیار کر کے ایک مندر کے پجاری کا چیلا بن بیٹھا۔ اس پنڈت کی شبانہ روز اسطرح خدمت کی اور "تحصیل علوم ہندوی نمودہ" کہ "جمیع فنون و کمال آں

مسلک آمد"۔ اس سے خوش ہو کر گرو نے اسے اپنا "نایب مناب" بنا دیا اور جب کچھ عرصے کے بعد وہ مرض موت میں گرفتار ہوا، وصیت کی کہ میرے بعد افضل کو گرو تسلیم کیا جائے۔ رفتہ رفتہ مولوی کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور اسکا حلقۂ ارادت وسیع ہوتا گیا۔ وہاں کی یہ رسم تھی کہ سال میں ایک بار عورتیں اس بت خانہ کی زیارت کو آتی تھیں اور کثرت سے نذر ونیاز پیش کرتی تھیں۔ اتفق سے اُس روز جب رسمِ موعود کے مطابق عورتیں نذر ونیاز کے لیے آئیں اور یکے بعد دیگرے آکر گرو کے قدموں میں قدمبوس ہوئیں، مولانا کی محبوبہ بھی اس جمّ غفیر میں شامل تھی۔ جوں ہی وہ قدمبوسی کے لیے آگے بڑھی "مولانا دستِ اورا بہ شوق و شغفِ تمام بدست گرفتہ بچشم خود مالید" اور کہا "مرا می شناسی؟" جب اس شوخ نے آنکھیں اٹھائیں اور شناخت کر لیا کہ یہ وہی "مفتون" ہے جو گرو کے روپ میں یہاں بیٹھا ہے تو کچھ عرصے کے لیے مبہوت اور "ورطۂ حیرت" میں رہ کر بالاخر اس نے اقرار کیا کہ "برائے خاطرِ چون منِ ناکس این ہمہ تصدیع و تعب کشیدہ اید؟ دیگر ہرچہ در آں رضائے شماست، رضائے ماست"۔ اس کے بعد وہ عورت مشرف بہ اسلام ہو جاتی ہے۔ دونوں

"بدیار خود" مراجعت کرتے ہیں اور عرصے تک زندگی ساتھ بسر کرتے ہیں۔ افضل کی وفات کے بارے میں واله کا بیان ہے کہ "در سنه ۱۰۳۵ ھ بریاض رضوان شتافت"۔ افضل کے "چند بیت از اشعار عاشقانه" جو واله نے نقل کیے ہیں، ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

جلوۂ زلفِ شاهدے بُرد دلِ رمیده را
بے بکجا برد کسے طایرِ شب پریده را

واله

غمت هر دم بدلهائے شکسته
بود چوں سنگ بر پائے شکسته

بر شکم از شکستِ دل خبردار
تراود مے ز مینائے شکسته

ان اشعار کے بعد واله نے افضل کی یه رباعی درج کی ہے اور بتایا ہے که یه رباعی "در آشوب عشق و شور جنوں گفته است":

با زلفِ تو توده هائے عنبر چه کنم
با خالِ تو مشکهائے اذفر چه کنم

تو کافر و زلف کافر و دل کافر
من نیم مسلمان، به سه کافر چه کنم

اسی ''نیم مسلمان'' کا انداز کافری اردو تاریخ شعر کی سب سے رنگین داستان ہے۔

والہ کی فراہم کردہ معلومات سے افضل کی شخصیت اور حالات کی بہت سی گتھیاں کھل جاتی ہیں۔

اس بات کی بھی تصدیق ہو جاتی ہے کہ افضل نواح دھلی یعنی پانی پت کے رہنے والے تھے۔ ان کی بکٹ کہانی کی زبان اس بات کی غماز ہے کہ شاعر کا تعلق کھڑی بولی یا اس سے ملحقہ علاقے سے ہے۔ اس طرح قایم کا یہ قول کہ وہ ''از سکانِ دیار مشرق'' تھے با معنی طور پر غلط ہو جاتا ہے۔ با معنی طور پر اسلیے کہ اگر افضل، جو عہد اکبری اور عہد جہان گیری میں موجود تھے، ''از سکان دیار مشرق'' ہوتے تو ملک محمد جائسی کی طرح وہ اپنا بارہ ماسہ اودھی میں لکھتے نہ کہ کھڑی بولی میں۔ افضل کی جھنجھانہ (ضلع میرٹھ) سے وابستگی کی روایت اسپرنگر سے چلی ہے۔ معلوم نہیں کہ اسپرنگر کا اس سلسلے میں ماخذ کیا تھا۔

والہ ھی کے بیانات سے یہ گتھی بھی حل ہو جاتی ہے کہ میر حسن کا یہ قول کہ افضل ''کدام ہندو بچہ، گوپال نامی بود، کہ برو عاشق شدہ حسب حال خود ''بارہ ماسا'' عرف ''بکٹ کہانی'' گفتہ'' غلط فہمی پر

مبنی ھے۔ گوپال، کسی ھندو بچے کا نام نہیں بلکہ خود افضل کا اختیار کردہ نام تھا جب وہ ''بہ لباس برھمناں'' متھرا کے مندر میں قیام پذیر تھا۔ ھر چند والہ نے اپنے تفصیلی بیان میں افضل کے گوپال نام کا کہیں ذکر نہیں کیا ھے لیکن ''بکٹ کہانی'' کے خاتمہ پر یہ شعر اس ''نیم مسلماں'' کے نئے نام کی نشان دھی کرتا ھے:

بیادِ دلربا خوشحال می باش
کہے افضل کہ گوپال می باش

یہاں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ بکٹ کہانی کے مذکورہ بالا آخری شعر سے قبل جو شعر مختلف نسخوں میں پایا جاتا ھے اسکے پہلے مصرع کا اختلاف نسخ اسطرح ھے:

۱ ع خموش آخر ازیں مشکل کہانی (ن، ۱، ۲)
۲ ع خموش احقر ازیں مشکل کہانی (ن، ٤، ۱۰)
۳ ع خموش افضل ازیں مشکل کہانی[۱] (ن، ۹، ۷، ۸)

ان میں مصرع نمبر ۳ جو سب سے قدیم اور اھم نسخے نمبر ۹ سے نقل ھے افضل تخلص کو پیش کرتا ھے۔

---

(۱) (نسخہ نمبر ۹، ادارۂ ادبیات سنہ کتابت سنہ ۱۲٤۰ ھ، قدیم ترین ھے)۔

گویا اصل بکٹ کہانی یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد فارسی کا یہ شعر:

بیادِ دلربا خوشحال می باش
گہے افضل گہے گوپال می باش

اس واردات کی جانب اشارہ کرتا ہے جب کہ افضل نے گوپال کا پارٹ ادا کیا ہے۔ یہاں گوپال محبوب نہیں بلکہ افضل ہی کا کرداری نام ہے۔

افضل کی بکٹ کہانی کے اس مصرع نے "خموش احقر ازیں مشکل کہانی" نے محمد ذکی الحق کو ایک زبردست مغالطہ میں ڈال دیا ہے اور انہوں نے اسے کسی شاعر کا تخلص تسلیم کرتے ہوئے اپنے مضمون "چند بارہ ماسہ"[1] میں احقر کے بارہ ماسہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس بارہ ماسہ کا ایک نسخہ شعبۂ مخطوطات پٹنہ یونیورسٹی میں محفوظ ہے اور دوسرا اسٹیٹ لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) حیدرآباد میں۔ لیکن یہ دونوں نسخے، جیسا کہ ان کے نقل کردہ اقتباسات اور اسٹیٹ لائبریری کے نسخے کے مطالعہ سے ظاہر ہے، افضل ہی کی بکٹ کہانی ہے۔ اسٹیٹ لائبریری کے نسخے کو نمبر ۶ کے نام سے افضل کی

---

(۱) ذکر و مطالعہ: ۲۴۹ - پٹنہ -

موجودہ بکٹ کہانی کی تہذیب و ترتیب میں استعمال بھی کیا گیا ہے۔

مرتب کردہ بکٹ کہانی میں اشعار کی کل تعداد ۳۲۰ ہے۔ گریہم بیلی نے بھی اپنی "تاریخ ادب اردو" [۱] میں اس کے مصرعوں کی کل تعداد ۶۰۰ بتائی ہے۔ بیلی نے انگریزی کا لفظ (Lines) استعمال کیا ہے اور اسکی مراد مصرعوں سے ہے۔ ادارۂ ادبیات اردو کی جانب سے شائع کردہ، مختصر "تاریخ ادب اردو" [۲] جسمیں بیلی سے بہت کافی استفادہ کیا گیا ہے، لفظ (Lines) سے مراد "اشعار" لی گئی ہے، جو صریحاً غلط ہے اسلیے کہ بکٹ کہانی کا اس ضخامت کا کوئی نسخہ تا حال دریافت نہیں ہوا ہے۔

صنف بارہ ماسہ

افضل کی "بکٹ کہانی" کو قایم نے "مثنوی" کہا ہے۔ میر حسن نے "بارہ ماسہ" عرف بکٹ کہانی" کے نام سے یاد کیا ہے۔ اسپرنگر نے "نظم... جسکا نام بکٹ کہانی ہے" لکھا ہے۔ محمد ابراہیم خاں خلیل نے میر حسن کے متبع میں اپنے تذکرہ "گلزار ابراہیم" میں

---

(۱) اردو لٹریچر (دی ہیری ٹیج آف انڈیا سیریز) ۱۹۳۲ ء۔ لندن، ص ۴۲ - (۲) تاریخ ادب اردو (مرتبہ: ادارۂ ادبیات اردو) ص ۷۰ -

"بارہ ماسہ مشہور بیکٹھ کہانی" تحریر کیا ھے۔ عبداللہ انصاری نے انیسویں صدی کے آغاز میں اسے صرف "بکٹ کہانی" کے نام سے یاد کیا ھے۔ اسٹیٹ لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) حیدرآباد کے نسخے (نسخہ نمبر ۱۰) میں گجراتی زبان کے انداز پر کاتب نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے تحت اسکا نام "بارہ ماسی" درج کیا ھے۔

لیکن افضل کی نظم کا اصل نام "بکٹ کہانی" ھی ھے، جو مثنوی کے انداز میں بحر ہزج مسدس محذوف الآخر (مفاعیلن مفاعیلن فعولن) میں لکھی گئی ھے۔ بعض اشعار بحر ہزج مسدس مقصور الآخر میں بھی ھیں۔ گریہم بیلی کا یہ خیال غلط ھے کہ اسکی بحر ھندی شاعری کی ھے ۱۔ تاھم یہ ھندی روایت شعر میں ڈوبی ھوئی ھے اور مثنوی کی طرز اور بحر میں ھونے کے باوجود ھیئت کے اعتبار سے جدید آریائی زبانوں کے ابتدائی اور درمیانی دور کی مقبول عام صنف سخن "بارہ ماسہ" میں ھے۔ یہ بارہ ماسہ کسی ایک زبان یا بولی تک محدود نہیں۔ راقم کی اطلاع کے مطابق یہ پنجابی، گجراتی، اودھی اور شمالی ھند کی دوسری بولیوں کی مشہور صنف رھی ھے۔

---

(۱) اردو لٹریچر (ھیریٹیج آف انڈیا سیریز) لندن ۱۹۳۲ ء، ص ۴۲۔

اسکا ارتقا سنسکرت اور اپ بھرنش کے "پربند کاویہ" (طویل نظموں) کے "رِتُ ورنن" سے ہوا ہے۔ اس "رِتُ ورنن" میں عام طور پر چھ موسموں کا ذکر ہوتا ہے۔ کالی داس کی "رِتُ سنگھار" اسکا اعلی نمونہ ہے جو بالذات ایک نظم ہے۔ ھندی ادب کے "ویر گاتھا کال" کے اکثر "راسو" میں "رِتُ ورنن" کا اهتمام ملتا ہے۔

یہی "رِتُ ورنن" اپنی ماہ بہ ماہ تفصیلات میں جاکر "بارہ ماسہ" بن جاتا ہے جس میں عام طور پر ایک فراق زدہ "پتنی" اپنے "پتی" کی یاد میں تڑپتی ہے اور اسکے جذبات میں اتار چڑھاؤ خارج کے بدلتے ہو موسموں کے زیر اثر پیدا ہوتا ہے، اسطرح کہ داخلیت خارجیت سے ایک شاعرانہ پیرایہ زبان میں مربوط ہو جاتی ہے۔

میرا ذاتی خیال ہے کہ "بارہ ماسہ" "رِتُ ورنن" کی ایک روبہ تنزل ہیئت ہے۔ روبہ تنزل اسلیے کہ ھندوستان کے موسم کی تفصیلات، چار یا چھ رتوں میں تو پیش کی جاسکتی ہیں لیکن انھیں بارہ کی تعداد میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ اسلیے بارہ ماسہ میں غیر ضروری تکرار آجاتی ہے اور وہ تنوع، خارج یا باطن میں، قایم نہیں رھتا جسکے ذریعہ کہ دونوں کو ہم آهنگ کیا جاسکے۔ مثلا سردی کے تین مہینے، ماگھ پوس اور اگھن کو لیجیے

یہ موسم سرما کے اثرات میں ، ان تینوں مہینوں میں اسقدر تفاوت نہیں پایا جاتا کہ علاحدہ علاحدہ کیفیات کے ترجمان بنائے جا سکیں۔ چنانچہ افضل کی برھنی کی جو کیفیات جسمانی و ذھنی پوس میں ھیں وھی اگھن میں ھیں۔ یعنی ''دیہہ کی تھرتھری'' میں وہ پیا کی دوئی کو ڈھونڈھتی ھے۔ چاروں طرف سردی ھے لیکن اسکا ''من'' برہ کے ''غم سوں جلتا رھے گا''۔ جو کیفیت اگھن میں ھے وھی کم و بیش ماگھ میں ھے۔ بلکہ اس دقت کی وجہ سے افضل اکثر مہینوں میں خارجی عناصر کی مصوّری بالکل نہیں کرتا اور ان مہینوں کو برھنی کے نالہ و شیون یا داخلی واردات اور خود کلامی سے پُر کرتا ھے۔ لیکن جب وہ اصل مہینوں یعنی پھاگن ، ساون بھادوں میں برھنی کے جذبات کی ترجمانی ان کو خارج سے ھم آھنگ کر کے کرتا ھے تو فطرت اپنی تمام رنگینیوں کے ساتھ اسکے کلام میں لہلا اٹھتی ھے ، اور اسی نسبت سے برھنی کے دل کے زخم ھرے ھو جاتے ھیں۔

صنفِ بارہ ماسہ کی سب سے اچھی تعریف عبداللہ انصاری کے الفاظ میں یہ کی جا سکتی ھے کہ یہ ''زنانی ، پیاری'' بولی میں ''سوز نہانی'' کا ایسا تذکرہ ھوتا ھے ع ''جسے سن کر ھو دل میں بیقراری''۔ چوں کہ ھندی شاعری کی روایت کے مطابق تخاطب عورت کی جانب

سے ہوتا ہے اسلیے اسمیں صنف نازک کا دل اپنی تمام
حرماں نصیبیوں، امنگوں، پیار، جلن اور جلاپے کے ساتھ
دھڑکتا دکھائی دیتا ہے۔ اسمیں مرد کی مسلسل بے وفائی
اور عورت کی ازلی وفا کا ذکر ہوتا ہے، وہ عورت
جو ہندوستان کی مہکار اور پیار میں پلی ہے، جسکا پتی
اس کا دیوتا ہے اور یہ اسکا پیدائشی حق ہے کہ وہ ہمیشہ
دیوتا کے چرنوں میں سر سبز رہے۔

افضل کو بارہ ماسہ کی ایک قدیم و طویل روایت
ملی تھی۔ لیکن اسکے قریب ترین ہندی کا سب سے مشہور،
ملک محمد جائسی کا بارہ ماسہ تھا جو اس کی معرکۃ الآرا
تصنیف ''پدماوت'' کا ایک کھنڈ ہے۔ یہ بارہ ماسہ افضل
سے سو برس پہلے تصنیف کیا گیا تھا۔ ناگ متی، چتور
کے راجہ رتن سین کی رانی ہے۔ جب رتن سین پدماوتی
کے عشق میں گرفتار ہو کر جوگی کا بھیس لے کر سنگل
دیپ جاتا ہے تو ناگ متی اپنے پتی کے فراق میں تڑپتی ہے۔
اس کی اس فراق زدہ کیفیات کی ترجمانی ملک محمد جائسیؔ
نے ''ناگ متی وِیوگ کھنڈ'' میں بارہ ماسہ کی شکل
میں کی ہے۔ پدماوت کا یہ کھنڈ اسکی جان ہے اور اس
لحاظ سے یہ ہر دور میں قبولیت عام رکھتا رہا ہے۔
جائسی اور افضل دونوں کے بارہ ماسوں میں ایک گہری

معنوی اور جذباتی مماثلت پائی جاتی ہے۔ دونوں صوفی ہیں اور دونوں "پریم مارگی" ہیں۔ پریم کی راہ بڑی بکٹ (مشکل، ٹیڑی) ہوتی ہے۔ پدماوت کا قصہ بیک وقت مجاز اور حقیقت کی دوہری سطحات پر چلتا ہے۔ افضل بھی صوفی تھے لیکن انہوں نے پریم کا کھیل مجاز کی سطح پر اس انداز سے کھیلا تھا کہ اردو شعر کی تاریخ میں اس سے زیادہ رنگین داستان اور کہیں نہیں ملتی۔ بارہ ماسہ کے آخری شعر:

بیاد دلربا خوشحال می باش

کہے افضل کہے گوپال می باش

سے یہ صاف ظاہر ہے کہ افضل نے اپنا بارہ ماسہ عشق کا یہ رنگین ناٹک کھیلنے کے بعد ہی لکھا ہے، جسکی یاد اب ان کی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ بن چکی ہے۔ بارہ ماسہ میں وہ در حقیقت اپنی محبوبہ کا کردار ادا کر رہے ہیں، ہر چند والہ داغستانی کی شہادت کے مطابق "آں لیلی وش جفا کار" اس ناٹک کے انجام تک ہمیشہ تلخ گفتاری اور "جواب ترش" سے پیش آتی رہی تھی۔ افضل نے در اصل اپنی واردات کو "حدیث دیگراں" بلکہ "سر دلبراں" میں پیش کیا ہے۔ عبداللہ انصاری کی اس تعبیر و تشریح کے باوجود کہ "بکٹ" راہ معرفت کا ایک اشارہ ہے۔

افضل کی کہانی سر تا سر رام کہانی ہے اور اسمیں حضرت جامی کے اقتباسات سے قطع نظر کہیں بھی "حقیقت" کی سطح قایم نہیں ہونے پاتی - یہ ایک برھنی کی کہانی اسی کی زبانی ہے جس میں مجاز کی تڑپ اور "جسم کی مایوس پکار" مکمل طور پر نمایاں ہے - یہ آپ بیتی ہے، یہ جگ بیتی ہے، اسے کسی استعارہ یا تمثیلی حجاب کی ضرورت نہیں - یہ "افضل" کی داستان عشق ہے یہ "گوپال" کی پریم کہانی ہے -

اسلوب شعر کے نقطۂ نظر سے "بکٹ کہانی" اس عہد کی ریختہ گوئی کا مکمل نقش ہے - افضل نے اپنی نظم کی ہیئت ہندی ادبیات سے لی ہے لیکن اسکی زبان اور اسلوب کا ماخذ امیر خسرو کی قایم کردہ وہ روایت ریختہ گوئی تھی، جو بقول میر، کبھی ایک مصرع فارسی اور ایک مصرع ہندی کی شکل میں نمودار ہوتی تھی؛ اور کبھی آدھا مصرع فارسی اور آدھا مصرع ہندی سے آمیختہ ہوتی تھی - کبھی یہ لغات ہندی و فارسی کی پیوندکاری کی صورت اختیار کرلیتی تھی، یہ پیوندکاری صوتیات کی سطح سے لے کر صرف و نحو ہر جگہ پائی جاتی تھی - فرسی کے سابقوں اور لاحقوں کا ہندی الفاظ کے ساتھ بلا تکلف اختلاط، فارسی مصادر کا ہندی

قواعد کے سانچوں میں ڈھالنا ، فقروں کے دروبست میں فارسی جملہ کی ترکیب نحوی کا استعمال ، غرضکہ اسکی ایک سے زائد شکلیں ملتی ہیں ۔ امیر خسرو کے بعد اس ریختہ گوئی کا مرکز ثقل دکن منتقل ہو جاتا ہے ؛ چنانچہ میر کا یہ خیال کہ ''ریختہ از دکن است'' ایک لحاظ سے صحیح ہے ۔ شمالی ہند میں افضل سے قبل ، امیر خسرو سے منسوب ہندی کلام اور ریختوں کے علاوہ ، کوئی دوسرا لائق اعتناء ادبی نقش نہیں ملتا ۔ چوں کہ امیر خسرو کی ریختہ گوئی کے مستند نمونے ابھی تک دستیاب نہیں ہوئے ہیں ، اسلیے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ شمالی ہند کا پہلا مستند اردو شاعر ، افضل ہی ہے ، جس نے اپنی ''بکٹ کہانی'' سنہ ۱۶۲۵ء سے قبل مکمل کرلی تھی ۔ افضل ، دکن کے شعرا محمد قلی قطب شاہ ، وجہی ، غواصی ، ابراھیم عادل شاہ ثانی اور اسکے درباری شاعر عبدل کا ھم عصر تھا ۔ اس لیے اس کا شمار اردو کے قدیم ترین شعرا کی صف میں کیا جائے گا ۔

تاریخی نقطہ نظر سے یہ عام خیال بالکل غلط ہے کہ ولی کی آمد سے قبل شمالی ہند میں اردو شعر گوئی مفقود تھی ۔ محمود شیرانی نے اپنی تحریروں میں شمال کے ایک سے

زائد ایسے شعرا کی نشان دہی کی ہے ۱ جنہوں نے ولی سے قبل اردو شعر گوئی کی جانب توجہ کی تھی۔ "افضل" ان میں بلا مبالغہ سب سے افضل ہے۔ شاہان مغلیہ کی کم توجہی کے باعث افضل اور اس کے ساتھی، تمام کے تمام درباری سرپرستی سے محروم رہے۔ فارسی اور برج بھاشا کو دربار مغلیہ کی تائید حاصل رہی، اس لیے ان کی موجودگی میں "ریختہ" کا چراغ شمال میں صرف ٹمٹماتا رہا، جب کہ دکن میں اس "ریختہ" نے بہت جلد ریختہ زبان کے مراحل طے کرکے اپنا ایک مخصوص لہجہ، فرہنگ اور رنگ و آہنگ پیدا کرلیا، جسکے بہترین نمونے قطب شاہ، وجہی، غواصی، ابن نشاطی، نصرتی وغیرہ کی تحریروں میں مل جاتے ہیں۔

جہاں تک افضل کی "بکٹ کہانی" کی شعریت کا تعلق ہے میر حسن کا یہ قول کہ "بر دل ہا اثر می کند" لفظ بلفظ صحیح ہے، والہ داغستانی کی یہ شہادت کہ "شعر ہندی وفارسی رابغایت خوب می گفت" افضل کے فارسی اور ہندی شاعرانہ قد و قامت کا تعین کرتی ہے۔ افضل کے کلام میں اسکا دل گداختہ ملتا ہے۔ عشق کا چٹیلاپن اور برہ کی چیٹک ملتی ہے۔ بکٹ کہانی کے بہترین حصوں میں (ماہ ساون،

---

(۱) دیکھیے پنجاب میں اردو اور "ہریانی میں تالیفات" اورینٹل کالج میگزین، لاہور (نومبر ۱۹۳۱ء اور فروری ۱۹۳۲ء)

بھادوں، پھاگن) خارجیت اور داخلیت کا وہ ربط و آہنگ
ملتا ہے جو بارہ ماسہ کی جان ہوتا ہے۔ پریم کے بکٹ راستے
کی تمام تر واردات کی تفصیلات ملتی ہیں۔ یہاں "نینوں کی
برکھا" ہے فراق سے "سینہ جرتا" ہے، "کویل کی کوک"
"تمامی تن بدن میں آگ" لگا دیتی ہے۔ سکھیوں کے آنند
پر رشک آتا ہے۔ عورت کا اندیشہ دور دراز کسی اور کے
"ٹونے چلانے" تک پہونچتا ہے۔ غرضکہ ساری واردات
گھریلو لہجہ، ڈرامائی طرز اور ایک خود کلامی کے انداز
میں پیش کی گئی ہے۔ یہ شاعری نہیں فنکارانہ چیخ ہے
جس کے تیکھے بول تیر بن کر دل میں اتر جاتے ہیں۔ اردو
شاعری میں یہ پرکار سادگی افضل کے بعد صرف حالی کی
"مناجات بیوہ" یا عظمت اللہ خاں کے بعض گیتوں میں
ملتی ہے۔

"بکٹ کہانی" میں فارسی اشعار کا جابجا چھینٹا
نظم کی روانی میں بلاشبہ رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ لیکن
افضل کے عہد کی زبان اور مذاق شعری کو پیش نظر رکھ کر
اسکا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ اسلوب ریختہ گوئی
کا ایک ضروری جزو تھا۔ مزید برآں افضل فارسی کے بھی
باکمال شاعر تھے[1] اسلیے وہ دونوں زبانوں کے سروں کو

---

(۱) افضل کی فارسی گوئی کی شہادت محمد قدرت اللہ نے اپنے =

لے کر کامیابی کے ساتھ بیک وقت چل سکتے تھے۔ افضل کے
فارسی اشعار میں بھی ایک روانی اور سوز ہے۔ زبان کا یہ
آمیختہ اسلوب نہ صرف ''گاینان'' میں مقبول تھا بلکہ
کھتریوں اور کائستھوں کی گھریلو اور ادبی زبان کا ایک
عام انداز تھا۔

اردو تاریخ شعر میں افضل کی شاعرانہ حیثیت مسلم ہے۔
انیسوین صدی کے آغاز تک اہل دل میں اسکے کلام کی تاثیر
کا چرچا رہا ہے۔ اسکی ''بکٹ کہانی'' شمالی ھند میں اردو
شاعری کا پہلا مستند نمونہ ھے جسکی موجودگی میں تاریخ
ادب اردو کا یہ مفروضہ غلط ثابت ھو جاتا ھے کہ شمال میں
اردو کی شمع شعر ولی نے روشن کی تھی۔ وہ سلطان
محمد قلی قطب شاہ، وجہی اور غواصی کا ھم عصر تھا اس لحاظ
سے وہ شمال میں اردوئے قدیم کا چراغ عین اس وقت
جلائے ہوئے تھا جب دکن میں یہ زبان ایک ادبی دور میں

= تذکرہ ''نتائج الافکار'' میں دی ھے جو سرتاسر والہ کی فراھم
کردہ معلومات پر مبنی ھے۔ والہ کے تذکرہ کا ذکر قدرت اللہ نے
دیباچہ میں کیا ھے۔ قدرت اللہ کے الفاظ یہ ھیں: ''پیرایۂ بلند
فکرتی افضل پانی پتی کہ شاعر یست فصاحت شعار و سخنوریست
بلاغت آثار در اوسط ماتہ ثانی عشر (۱۲۰۰) جہان گذاران
راگذاشتہ''۔ قدرت اللہ کا شعرائے فارسی پر مشتمل یہ تذکرہ
''خاصع'' نے بمبئی سے شایع کیا ھے۔

داخل ہو رہی تھی ۔ وہ دور اکبری کی پیداوار تھا اسلیے کیا زبان، کیا بیان، کیا عمل اور کیا خیال ہر اعتبار سے وہ ازمنۂ وسطی کے ترکیبی تمدن اور "ہندلمانی" روح عصر کا ترجمان کہا جاسکتا ہے ۔

زبان

"بکٹ کہانی" کی زبان عہد اکبری کی کھڑی بولی کا وہ روپ ہے جو دھلی اور اسکے نواح سے نکل کر برج، اودھی اور ہریانی کے علاقوں میں رائج ہو چکا تھا ۔ مولف "پنجاب میں اردو" نے لکھا ہے "اس کی زبان دکنی سے مختلف ہے اور صاف ہے"[1] لسانیاتی اعتبار سے افضل کی زبان کو جدید اردو سے قریب تر ہونا بھی چاہیئے ۔ دکھنی اردو تیرھویں اور چودھویں صدی کی "زبان دھلوی" ہے جو ایک طرف اپ بھرنشی لسانی روایت سے لدی پھندی ہے اور دوسری جانب جسکی اساس کھڑی بولی کے مقابلے میں جمنا پار کی ہریانی اور میواتی (راجستھانی کی بولی) بولیوں پر قایم ہے ۔ دھلی اور اسکے نواح میں زبان کا یہ کینڈا پندرھویں صدی کے وسط تک رہا ۔ سنہ ۱٤٥۰ء کے قریب جب آگرہ دار السلطنت قرار پاتا ہے تو لسانی مرکز ثقل ہریانی اور کھڑی کے علاقے سے برج

---

(۱) ص: ۲۱۲ ۔

بھاشا کے علاقے میں منتقل ہو جاتا ہے۔ افضل کا تعلق واله کی شہادت کے مطابق پانی پت سے تھا جو ہریانی کے علاقے میں واقع ہے؛ لیکن افضل کی زبان ہریانی کے اسقدر بھی لسانی اثرات نہیں رکھتی جسقدر کہ اس عہد کے دکنی مصنفین کی زبان میں پائے جاتے ہیں۔ اسکا مطلب صاف ہے کہ کھڑی بولی عہد اکبری میں برج بھاشا کے زیر اثر ایک ایسی لسانی کروٹ لے چکی تھی جس نے اسے جدید بنا دیا تھا۔ افضل کی "بکٹ کہانی" اس جدید اردو کا پہلا ادبی و لسانی نقش ہے۔ مجموعی طور پر افضل کی زبان سور داس کی برج بھاشا اور کبیر داس کی سدھکڑی ملی جلی زبان کے بر عکس کھڑی بولی کی وہ ترقی یافتہ شکل ہے جو ایک طرف اپ بھرنشی لسانی اثرات کھو چکی تھی اور دوسری طرف جمنا پار کر کے موجودہ اتر پردیش کے دو آبہ کے بالائی حصے میں قدم رکھ چکی تھی۔ لیکن "بکٹ کہانی" کی زبان پر فارسی کے علاوہ برج بھاشا کے اثرات واضح ہیں، چونکہ برج بھاشا پندرھویں اور سولھویں صدی میں ادبی زبان کی حیثیت سے نمایاں مقام حاصل کر چکی تھی اور کرشن بھکتی کی زبان تھی۔ مزید یہ کہ افضل کو متھرا کے ہندو ماحول کا بھر پور تجربہ تھا اسلیے اسکے بعض اثرات کا آجانا

ناگزیر تھا۔ افضل کی زبان پر بارہ ماسہ کے اسلوب اور
اس سے مختص زبان کے اثرات بھی نمایاں ہیں۔ شاید
یہی وجہ ہے کہ افضل کے علاقہ کی ہریانی بولی، بارہ
ماسہ کی زبان پر اثر انداز نہیں ہو سکی۔ یہاں اس لسانیاتی
حقیقت کا واضح کر دینا ضروری ہے کہ بولیوں کی کثرت
کے درمیان ادبی زبان اور اسکے اسالیب کے چوکھٹے
میں مصنفین کا گرفتار ہو جانا ایک ضروری امر ہے۔
جس طرح عہد جدید کا شاعر جب گیت لکھتا ہے تو
ایک مخصوص زبان کا استعمال کرتا ہے اور غزل لکھتے
وقت اسکا اسلوب اور فرہنگ دونوں بدل جاتے ہیں،
اسی طرح چودھویں تا سولھویں صدی عیسوی تک برج آمیز
زبان کا استعمال بعض اسالیب شعر کے لیے مخصوص ہو
چکا تھا۔ قطع نظر اس کے کہ شاعر کس علاقے کا رہنے
والا ہے، وہاں کی بولی کیا ہے، وہ بلا دریغ برج
بھاشا اور اس کی روایت شعر کا پابند ہو کر لکھتا تھا۔
اسلیے افضل کے بارہ ماسہ کی زبان کا تعلق پانی پت سے
نہیں ہے بلکہ اس اردو سے ہے جو آگرہ کے بازاروں
میں بولی جاتی تھی اور جو شعر کا پیکر اختیار کرنے
سے قبل برج بھاشا کے رنگ و آہنگ کو قدرے قبول
کر لیتی تھی۔ افضل کی لسانیاتی روایت تا حال اردو کے

گیتوں میں قایم ھے۔ اسقدر ضرور ھے کہ ریختہ کا اسلوب اب متروک ھو گیا ھے۔

مذکورہ بالا تاریخی و لسانیاتی پس منظر میں اگر بارہ ماسہ کی زبان کا جائزہ لیا جائے اور اسکا مقابلہ اس عہد کی دوسری تصنیف ''خالق باری'' مصنفہ ضیاء الدین خسرو (سنہ تصنیف ۱۰۳۱ ھ مطابق سنہ ۱۶۲۱ ء) کی زبان سے کیا جائے تو حسب ذیل خصوصیات کا تعین ھوتا ھے:

(الف) صوتیاتی:

(۱) بعض الفاظ میں (ل) پر (ر) کو ترجیح، مثلاً گر (گل، گلا)، کاری (کالی)۔ سانورا (سانولا)۔ جرنا (جلنا)۔ ڈارنا (ڈالنا)۔

(۲) عربی فارسی اصوات کا ھندی تلفظ مثلاً، لرجا (لرزا) داگ (داغ)۔

(۳) طویل مصوتے (آ) کا اضافہ مثلاً، ھانسی (ھنسی) پاتی (پتر ـ خط)۔

(ب) صرفی:

(۱) اسمائے ضمیر: تَیں (تو)۔ تُمری (تمھاری)۔ تُمن (تم)۔ ھوں (مَیں)۔ ھمن (ھم)۔ کِنھیں (کسی)۔

(۲) ''ان'' کی جمع کی بعض مثالیں: دھوپاں (دھوپ) سیراں (سیر)۔

دکنی اردو سے قریب تر ہے۔ لیکن یہ فرق اس عہد کے ایک لغت نویس اور شاعر کی زبان کا فرق ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل لکھا جا چکا ہے شاعر، روایت اور فرہنگ شعر کے تابع رہ کر الفاظ کا انتخاب کرتا ہے اس لیے اسکی زبان اپنے عہد کی بول چال کی زبان سے ہمیشہ مختلف ہوتی ہے۔

بکٹ کہانی کے نسخے

افضل کی بکٹ کہانی کا موجودہ متن دس قلمی نسخوں کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ ان میں سے صرف تین نسخوں پر سنہ کتابت درج ہے۔ اس اعتبار سے قدیم ترین نسخہ ادارۂ ادبیات اردو، حیدرآباد کا ہے جسکا سنہ کتابت سنہ ۱۲۴۰ء ہے اور جو موجودہ متن کے سلسلے میں نمبر ۹ قرار دیا گیا ہے۔ دوسرا نسخہ انڈیا آفس لائبریری (لندن) کی ملکیت ہے اسپر سنہ ۱۲۴۵ھ تاریخ کتابت درج ہے اور یہ موجودہ متن کے سلسلہ کا نمبر ۱ ہے۔ تیسرا نسخہ نمبر ٤ ہے جسکا سنہ کتابت سنہ ۱۲۷۹ھ ہے۔ باقی تمام نسخوں کے سنہ کتابت کے بارے میں علم نہ ہوسکا۔ اس لحاظ سے بکٹ کہانی کا قدیم ترین نسخہ افضل کی وفات (۱۶۲۵ء) کے ۹۹ برس بعد لکھا گیا ہے۔

نسخه (نمبر ۱) :- انڈیا آفس لائبریری کا نسخه نمبر U 45-IX ہے - کاتب کم سواد ہے - بد خط مگر صاف ہے - ترقیمه یہ ہے : "دست خط عبد الکریم برائے پاس خاطر خود نوشتیم ، ہر کس که دعوا کند باطل گردد - ۱۲۴۵ ہجری ماہ ساباں ، تاریخ بیست و پنجم روز شنبه" - کل اشعار کی تعداد ۲۵۱ ہے - اسمیں کوئی ہندی دوہرہ نہیں -

نسخه (نمبر ۲) :- انڈیا آفس لائبریری کا نسخه نمبر B170 (P1243) ہے - خط شفیعا ، صاف ستھرا - ترقیمه میں صرف اتنا درج ہے که "تمام شد قصه بارہ ماسه ، بکٹ کہانی ، روز چہار شنبه" - کل اشعار کی تعداد ۲۶۷ ہے - کوئی دوہرہ اس میں موجود نہیں -

نسخه (نمبر ۳) :- انڈیا آفس لائبریری کا نسخه نمبر B 189 (P 1244) صاف ستھرا لکھا ہے - جابجا ہندی دوہے کثیر تعداد میں درج ہیں - ترقیمه میں سوائے تمت تمام شد ، کے اور کچھ نہیں لکھا ہے - اشعار کی تعداد ۲۸۵ ہے جن میں سے ۱۴ مکرر درج ہیں - ان کے علاوہ متفرق دوہرے اور فارسی اور اردو کے اشعار کثرت سے ہیں -

نسخه (نمبر ۴) :- یه نسخه پٹنه یونیورسٹی میں ہے - اسکا نمبر ۱۱۵ ہے ، جسے ڈاکٹر سید محمد صدر الدین "فضا" نے اپنی تالیف "حضرت شاہ آیت اللہ جوہری ، ان کی حیات

اور شاعری" میں مکمل شائع کردیا ہے ـ یہ نسخہ دکن میں لکھا گیا ہے ، جسے پٹنہ یونیورسٹی نے حاصل کرلیا ہے ترقیمہ میں یہ عبارت ہے ، "تمت تمام شد ، روز چہارشنبہ بوقت دوپہر ـ تمام شد ، ماہ شوال ۲۰ ، سنہ ۱۲۷۹ ھ ـ کاتب الحروف میر قطب الدین عرف میر صدر الدین غفرلہ بن حیدر علی در مقام سکندر آباد" ـ اشعار کی تعداد ۲۷۹ ہے ـ ۵۶ اشعار (فردیات اور دوھرے) اسکے علاوہ ھیں ـ

نسخہ (نمبر ۵) :ـ یہ ایک بیاض کی شکل میں ہے ، مملوکہ قاضی عبد الودود صاحب (پٹنہ) ـ اسے بھی ڈاکٹر صدر الدین فضا نے اپنی تالیف مذکورہ بالا میں شامل کردیا ہے ـ یہ نسخہ ناقص الطرفین ہے ـ اس مین کل ۱۸۹ اشعار ھیں ـ فردیات یا دوھرے وغیرہ نہیں ھیں ـ ترقیمہ کوئی نہیں ـ ڈاکٹر فضا کا خیال ہے کہ یہ نقل سو سال سے زائد کی نہیں (دیکھئے ص ۱۹۱ ، تالیف مذکور) ـ

نسخہ (نمبر ۶) :ـ یہ رضا لائبریری ، رام پور (یو ـ پی) کے نسخہ کی نقل ہے ـ جو سکریٹری انجمن ترقی اردو (ھند) کی وساطت سے حاصل ھوئی ہے ـ اسمیں ترقیمہ کوئی نہیں ـ ابتدا میں صرف اتنا لکھا ہے "بکٹ کہانی از محمد افضل کاپی" ـ اشعار کی تعداد ۲۶۷ ہے ـ دوھرے یا فردیات مطلق نہیں ـ

نسخہ (نمبر ۷): ۔ سالار جنگ میوزیم لائبریری میں محفوظ ہے نمبر ۱۱ تصوف ۔ سائز (۵ × ۱/۲ ۸) صفحہ ۲۴ سطر ۱۳ خط نستعلیق ۔ خاتمہ کے چند اصل اوراق غیر موجود ہونے کی وجہ سے آغا حیدر حسن نے بروز چہارشنبہ ۱۴ جمادالثانی سنہ ۱۳۴۷ھ میں کسی قدیم نسخے سے تکملہ کیا ہے ۔ نسخہ اکثر جگہ غلط ہے اور اکثر الفاظ دکنی تلفظ کے مطابق لکھے گئے ہیں جس سے اس کا دکن میں لکھا جانا ثابت ہے ۔ اشعار کی تعداد ۲۴۹ ۔ آغا حیدر حسن کے اضافہ کردہ اشعار کی تعداد ۵۴ ہے ۔ اسطرح کل تعداد ۳۰۳ ہو جاتی ہے ۔

نسخہ (نمبر ۸): ۔ یہ بھی سالار جنگ لائبریری کی ملکیت ہے نمبر ۱۰ تصوف ۔ سائز (۹ × ۵) صفحہ (۲۶) ۔ سطر (۱۱) خط نستعلیق ۔ تاریخ کتابت ندارد ۔ نسخہ نمبر ۷ سے خاصا مختلف ہے ۔ لیکن اسکی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے ۔ اسمیں کل اشعار کی تعداد ۲۸۹ ہے ۔ آخر میں فارسی کے ۲۷ اشعار نسخہ نمبر ۷ سے زیادہ درج ہیں جو اور کسی نسخے میں بھی نہیں ملتے اسلیے اصل متن میں شامل نہیں کیے گئے ہیں ۔

نسخہ (نمبر ۹): ۔ ادارہ ادبیات اردو، حیدرآباد میں محفوظ ہے ۔ اسپر "سنہ ۱۲۴۰ھ یوم جمعہ" (مطابق سنہ ۱۸۲۴ ء)

تاریخ کتابت پڑی ھے - چوں کہ اس کا کاتب کھڑی بولی کے علاقے ضلع میرٹھ میں کڈھ مکتیشر کا متوطن ھے، اسلیے وہ اس بولی کے تلفظ کی صحت کا التزام رکھتا ھے۔ یہ نسخہ نہ صرف سب سے قدیم ھے بلکہ سب سے مستند بھی کہا جاسکتا ھے۔ اسمیں دوھرے وغیرہ مطلق نہیں ملتے۔ شاعر اپنے تخلص افضل کو دو جگہ استعمال کرتا ھے۔ آخری شعر اور اس سے پہلے شعر ھیں۔

نسخہ (نمبر ۱۰) :۔ اسٹیٹ لائبریری حیدرآباد (کتب خانہ آصفیہ) میں محفوظ ھے۔ اس کا نمبر ۷۰۱ متفرقات ھے۔ نسخے کی کتابت نہایت معمولی نستعلیق ھے۔ جابجا کرم خوردہ ھونے کے باعث بعض اشعار نہیں پڑھے جاسکے۔ کل اشعار کی تعداد ۲۵۹ ھے۔ دوھرے اور فردیات سے پاک ھے۔ آغاز میں بسم اللہ الرحمن کے تحت نام "بارہ ماسی" سرخ روشنائی میں لکھا ھوا ھے۔ چوں کہ گجراتی زبان میں "بارہ ماسہ" کو "بارہ ماسی" کہا جاتا ھے اسلیے اسکا علاقہ گجرات میں لکھا جانا قرین قیاس ھے۔ اس نسخے میں ترقیمہ نہیں ھے۔

نسخہ مطبوعہ (م) :۔ اگست سنہ ۱۸۹۷ء میں ایک کتاب "مجموعہ تصوف" کے نام سے نولکشور پریس کانپور سے شائع ھوئی تھی۔ اسکے مولف شیخ برھان تھے۔ اس میں

تصوف سے متعلق متفرق رسالے نظم و نثر کے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک بکٹ کہانی والا بارہ ماسہ بھی ہے۔ خاتمہ پر مولف نے لکھا ہے "یہ کتاب لاجواب پسند ہے پیر و شاب لاخوف الموسوم یہ مجموعہ تصوف بحر عرفان برائے افادہ رہرو سالکاں جو کہ انتخاب جمع کیا ہوا ذرہ بے مقدار خاکسار ہیچمداں خاکپائے مسلماناں و سالکاں بنام شیخ رہان باشندہ حال ملازم پلٹن پانچویں علاقہ حیدر آباد کنٹنجنٹ کا ہے۔ اس خاکسار کو نہایت شوق راہ طریقت کی ہے سو نہایت محنت و مشقت سے یہ چند رسالے جمع کیے.."

یہ نسخہ نہایت غلط چھپا ہے۔ اشعار کی تعداد ۲۳۲ ہے۔ بہت سے اشعار الحاقی معلوم ہوتے ہیں۔ اس میں صرف ایک دوہرہ ہے۔

نسخہ مطبوعہ (ش) :۔ یہ وہ منتخب اشعار ہیں جو محمود شیرانی نے اپنے قلمی نسخے سے انتخاب کر کے "پنجاب میں اردو" میں شامل کر دیے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شیرانی کلکشن میں راقم کی نظر سے ایک سے زائد مکمل و ناقص نسخے فروری سنہ ۱۹٦۵ ء کے سفر لاہور میں گذرے تھے۔ لیکن ان سے استفادہ نہیں کیا جا سکا۔ شیرانی کلکشن کا نسخہ (نمبر ۱٤۰۹) مکمل ہے اور "پنجاب میں اردو" میں شیرانی نے اسی نسخے کا

انتخاب دیا ھے ۔ اسکے ساتھ ''بارہ ماسہ، تصنیف کرپارام''
بھی منسلک ھے جسکی زبان برج بھاشا ھے ۔ دوسرا، بیاض
ریختہ نمبر ۵۲۱ میں درج ھے ۔ تیسرا نسخہ جو نہایت خراب
خط میں ھے دیگر پانچ رسالوں کے ساتھ نمبر ۲۲۴۶ ھے ۔

''بکٹ کہانی'' کے متن کی تصحیح اور تعین کرتے
وقت مرتبین کو بعض لسانی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ھے جن
کا اظہار یہاں ضروری ھے ۔ چوں کہ اس کے ایک سے زائد
نسخے موجود ھیں اور یہ تمام شمال تا دکن مختلف علاقوں
اور کاتبوں کے لکھے ہوئے ھیں اسلیے ایک ھی لفظ کی
مختلف بولیوں (دکنی، برج بھاشا، کھڑی، هریانی) کے زیر
اثر مختلف شکلیں لکھی گئی ھیں ۔ مثلاً نسخہ نمبر ۹ میں
(جسکا کاتب ضلع میرٹھ کا رھنے والا ھے) (مُوں) کو
(میں)، (سیں، سوں) کو (سے)، (چھانڈ، چھاڈ)،
کو (چھاڑ)، (گرے) کو (گلے) وغیرہ لکھا گیا ھے ۔
اسکے برعکس دکن میں لکھے ہوئے نسخے نمبر ۷ میں
بعض تحریفات دکنی اردو کے تلفظ اور قواعد کے مطابق
کر لی گئی ھیں ۔ مثلاً (و ن) کی جمع کے بجائے (ان)
کی جمع بنا دی گئی ھے ۔ (باتاں) بجائے (باتیں) وغیرہ ۔
مختلف بولیوں کی اس آنکھ مچولی میں افضل کے صحیح
متن کا تعین خاصا پریشان کن رھا ھے ۔ خاص طور پر

اسلیے کہ انضل اپنے وطن پانی پت کی ہریانی بولی سے بہت کم متاثر نظر آتا ہے۔ لهذا بکٹ کہانی کے متن کا تعین کرتے وقت نہ صرف اختلاف نسخ بلکہ اس عہد کی بولیوں کے نازک اختلافات پر بھی نظر رکھی گئی ہے۔ مجموعی طور پر یہ حکم لگایا جا سکتا ہے کہ اسمائے ضمیر اور حروف کے تنوع کے باوجود بکٹ کہانی میں جدید اردو کے پہلے خط و خال نظر آتے ہیں۔

آخر میں ڈاکٹر عبادت بریلوی کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جن کی وساطت سے مرتبین کو انڈیا آفس لائبریری کے نسخوں کی نقلیں حاصل ہوئیں۔ پروفیسر آل احمد سرور، اور سید بدیع حسینی صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں؛ جنہوں نے علی الترتیب رام پور اور سالار جنگ میوزیم لائبریری کے نسخوں کی نقول فراہم کیں۔[۱]

حیدرآباد

۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۶۵ء مسعود حسین خاں

---

(۱) نسخہ جات نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، اور (م) کی تفصیلات ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی کی تحریر کردہ ہیں۔

Nazar Ghulam Ahmed Islamabadi

بِکَٹ کہانی

۱ سنو سکھیو! بِکٹ میری کہانی
بھئی ہوں عشق کے غم سوں دِوانی

۲ نہ مجھ کوں بھوک دن، نانیند راتا۱
بِرہ کے درد سوں سینہ پِراتا۲

۳ تمامی لوک۳ مجھ بوری۴ کہے ری
خرد گم کردہ، مجنوں ہو رہی ری

۴ نہیں اس درد کی دارو، کسی کَن
بھئے حیران، سبھی حکمائے ذوفن

۵ ارے جس شخص کوں، یہ دیو لاگا
سیانا۵ دیکھ اُس کوں، دور بھاگا

۶ ارے! یہ ناگ جس کے ڈنک لاوے۶
نہ پاوے گاڈرو۷، جیوڑا گنواوے

---

(۱) راتا: رات (۲) پِراتا: درد کرنا (۳) لوک: دنیا (۴) باوری: باؤلی (۵) سیانا: جھاڑ پھونک کرنے والا ـ عامل (۶) ڈنک لانا: ڈسنا، (''ڈس'' اور ''ڈنک'' دونوں سنسکرت کے ''دَنش'' مادہ سے نکلے ھیں اور پرانی اردو میں ھم معنی ھیں) (۷) گاڈرو: سانپ کے زھر کو اتارنے کا منتر یا اتارنے والا، سپیرا۔

۷ ارے! یہ عشق ہے یا کیا بلا ہے
کہ جس کی آگ سے، سب جگ جلا ہے

۸ کہ جس کے اندرون آتش پڑے ری
ارے دن رین سلگت وہ مرے ری

۹ وہی جانے کہ جس کے تن لگی ہے
برہ کی آگ، تن من موں۸ دگی۹ ہے

۱۰ بوائی۳ کی نہیں جس شخص کوں پیر۴
چہ داند درد دیگر را ارے بیر۵!

۱۱ بھئی بوری برہ بیراگ سیتی۶
جرے۷ جیورا۸ مرا نت آگ سیتی

۱۲ کہیں گھر کے سبھی لوگ اور لُگائی۹
تمامی۱۰ شرم عالم کی گنوائی

۱۳ چہ سازم، چوں کنم، کس کن۱۱ پکاروں
جتن کیا عشق کے غم کا بچاروں۱۲

---

(۱) موں (برج): میں (۲) دگی (دگدگانا): جلنا، دھکنا۔
(۳) بوائی: ایڑھی کا پھٹ جانا، ایڑھی کا زخم (۴) پیر: درد۔
(۵) بیر: بھائی (۶) سیتی: سے (۷) جرے (جرنا): جلنا (۸) جیورا،
(جیوڑا): جی (۹) لُگائی: عورت (۱۰) تمامی: تمام، ساری۔
(۱۱) کن (کنے): پاس (۱۲) بچاروں (بچارنا): سوچنا۔

۱٤ بہ جانم بے دوا آزارِ عشق است
همون داند که او بیمار عشق است

۱٥ اگر شاه است هم سر گشتۂ اوست
وگر باشد گدا پابستۂ اوست

۱٦ کسے را می کند رسوائے بازار
کسے را می نماید بر سر دار

۱۷ غلامے را کند شاهِ جوان بخت
شهے را می نماید بنده بر تخت

۱۸ به مسجد، کعبۂ وادیارا، عشق است
به دار و کوچه و بازار عشق است

۱۹ به عالم هر چه بینی کارِ عشق است
کنون قالو بلیٰ آثار عشق است

۲۰ زلیخا را نمود از خانه بیرون
نموده قیس را، دیوانه، مجنون

۲۱ چنیں، چندیں کسان در قیدِ او یند
هزاران شیر، شرزه صیدِ او یند

۲۲ مرا از خانمان آواره او ساخت
فقیر و مفلس و بے چاره او ساخت

۲۳ نمود از آشنا بیگانه مارا
چو مجنون کرد در ویرانه مارا

---

(۱) ادیار : جمع دیر۔

۲٤ شکیب و صبر از جانم ربوده
در خواری بروے من کشیده

۲۵ کہے دیوانہ کہ ہشیار سازد
کہے از زندگی بیزار سازد

۲٦ نہ دے یک دم مجھے دن رین میں چین
اندھیرے ہو چلے رووت مرے نین

۲۷ پڑا جب عشق کا شہ مجھ اُپر دھائے۱
گریزاں گشت ٹھاکر ۲ عقل کا ھائے!

۲۸ جنوں در ملک جاں جھنڈا گڑایا
سمجھ اور بوجھ کا تھانا۳ اٹھایا

۲۹ بہ تختِ دل چو شہ مذکور آیا
شگن کو آہ کا دھونسا٤ بجایا

۳۰ خرد کے گھر میں جا دُھمس مچائی٤
متاع صبرو تسکین سب لٹائی۵

---

(۱) دھائے (دھانا): حملہ آور ہونا (۲) ٹھاکر: سائیں، مالک۔
(۳) تھانا: چوکی، پہرہ (٤) دھونسا: نقارہ، ڈنکا (۵) دُھمس مچانا: کوٹنا، ٹھونکنا، ہنگامہ کرنا۔ (محمود شیرانی نے اس لفظ کو ''دھومش'' پڑھا ہے اور پھر اسکی تشریح یہ کی ہے ''لفظ دھوم ہندی ہے اس پر باقاعدہ فارسی شین اضافہ کرکے حاصل بالمصدر دھومش بنا لیا ہے'') ؟؟

۳۱ هزاراں درد و غم کی آگ لا کر۳

تمامی ٹھاٹ عشرت کا جلا کر

۳۲ کیا مجھ دستگیر آں شاہ بیداد

چہ سازم، چوں کنم، فریاد! فریاد!!

۳۳ پیالہ عشق کی مے کا پلایا

کیا بے خود مجھے، مجھ سوں بُھلایا

۳٤ بہ زنجیرِ دو زلفِ ماہ رخسار

نمودہ دست و پایم را گرفتار

۳٥ بہ طوقِ حلقہ ہائے گوش دلدار

نمودہ گردنِ مارا گراں بار

۳٦ زمژگاں تیر و از ابرو کماں دار

دو نرگس مست چشم شوخ عیار

۳۷ نگہبانم نمودہ، وائے، صد وائے!

زظلمِ آں دو ظالم ہائے، صدہائے!

۳۸ کیا محبوس در زندانِ ہجراں

لگا تب آن کر درد و غمِ جاں

۳۹ پیالہ بے قراری کا دیا سنگ

حسب رفت و نسب، ہم نام و ہم ننگ

---

(۳) آگ لانا: آگ لگانا.

٤٠ گدا ہو کر پھروں رسوائے بازار
شود گاہے کہ یابم بھیکِ دیدار

٤١ بہت مدت گئی کرتے گدائی
پیا کے وصل کی تب بھیک پائی

٤٢ نمود از قید ہجر آزاد شاہم
نمودہ سوئے باغ وصل راہم

٤٣ بہ تختِ عقل و ہوش آورد بازم
مہیا کرد جملہ عیش و سازم

٤٤ خدا کی سوں[1] نہ دیدم شوخ عیار
چو عشق اندر جہاں گشتیم بسیار

٤٥ خرد گم کردہ را فرزانہ سازد
بہ دم فرزانہ را دیوانہ سازد

٤٦ جو بیتا مجھ اُپر زیں قصۂ تام
یقیں تر گشت قولِ "مولوی جام"[2]

٤٧ "بیا اے عشق پر افسوں و نیرنگ
کہ باشد کارِ تو گہہ صلح گہہ جنگ

٤٨ کبھے فرزانہ را دیوانہ سازی
کبھے دیوانہ را فرزانہ سازی

---

(١) سوں: قسم (٢) حضرت جامی.

۴۹ چو بر زلف پری رویاں نہی بند
به زنجیرِ جنوں افتد خردمند

۵۰ اگر زاں زلف بندے بر کشائی
چراغِ عقل یابد روشنائی"

۵۱ پیا نے کر[۱] پکڑ جب گر[۲] لگائی
تمامی[۳] آگ تن من کی بجھائی

۵۲ چو شد مدت پیا کے ساتھ رہتے
سخن باایک دگر کہتے و سنتے

۵۳ جو حیلہ عشق نے دے کر اٹھایا
فلک دشمن مرے پیچھے لگایا

۵۴ مرا سکھ دیکھ اس کوں حسرت آئی
نہادہ بر دلم داغ جدائی

۵۵ بکٹ قصہ، نپٹ[۴] مشکل کہانی
دِوانی کی سنو سکھیو! کہانی

۵۶ ملن پاچھے بچھڑنا یو کٹھن ہے
کہو اب زندگی کا کیا جتن ہے

۵۷ چہ می سازم کہ پھر دلدار پاؤں
بہ خلوت گاہِ جاناں بار پاؤں

---

(۱) کر: ہاتھ (۲) گر (گل): گلا (۳) تمامی: تمام، ساری۔
(۴) نپٹ: بہت، بے حد۔

۵۸ رسیدہ بر سرم ہنگام برسات
سجن پردیس ہیں ہیہات! ہیہات!!

۵۹ چڑھا ساون، بجا مارو نقارا
سجن بن کون ہے، ساتھی ہمارا

۶۰ گھٹا کاری۱ چہاروں اُور۲ چھائی
برہ کی فوج نے کینی۳ چڑھائی

۶۱ پپیہا پیو پیو نس۴ دن پکارے
پکارے دادُر۵ وجھینگر جھنگارے

۶۲ ارے جب کوک کویل نے سنائی
تمامی تن بدن میں آگ لائی

۶۳ اندھیری رات جگنو جگمگاتا
اری جلتی کے اوپر پھوس لاتا

۶۴ سنی جب مور کی آواز بن سوں
شکیب از دل گیا، آرام تن سوں

۶۵ بھرے جل تھل، بھیا سر سبز عالم
رہا جل، وصل کا، سوکھا نہالم

---

(۱) کاری : کالی (۲) چہاروں اُور : چاروں طرف (۳) کینی : کی (۴) نس : رات (۵) دادُر : مینڈک ۔

٦٦ هنڈولے چڑھ رهیں سب نار پیو سنگ
حسد کی آگ نے جارا۱ مرا انگ

٦٧ چلا ساون مگر ساجن نہ آئے
اری کن دُتیوں۲ نے ٹونے چلائے۳

در بیان ماہ دوم : بھادوں

٦٨ سکھی! بھادوں نپٹ تپتی پڑے ری
تمامی تن بدن میرا جرے ری

٦٩ سیہ بادر۴ چھاروں اُور چھائے
لیا مجھ گھیر، پیو اجھوں۵ نہ آئے

٧٠ جھڑی پڑنے لگی اور رعد گرجا
تمامی تن بدن جیو جان، لرجا٦

٧١ اکیلی دیکھ، نس کاری ڈراوے
تمامی رین دن، برھا ستاوے

٧٢ گھٹا کاری کے اندر بیج۷ چمکے
ڈرے جیوڑا کڑک سن دیہہ۸ دھمکے۹

---

(۱) جارا (جرانا) : جلانا (۲) دُتی : لگانے بجھانے والی، خراب عورت (۳) ٹونا چلانا : سحر کرنا (۴) بادر : بادل (۵) اجھوں (اجھوں) : ابھی تک (٦) لرجا (لرزا) : لرزنا (۷) بیج : بجلی ـ (۸) دیہہ : جسم (۹) دھمکنا : دھلنا ـ

۷۳ پیا بن سیجری ۱ ناگن بھئی رے
ہنسن کھیلن کی سگری ۲ سدھ گئی رے

۷٤ سبھی سکھیاں پیا سنگ سکھ کرت ہیں
ہمن سی پا پیاں نت دکھ بھرت ہیں

۷۵ پیا پردیس جا ہم کوں بسارا
نہ جانوں کیا گنہ دیکھا ہمارا

۷٦ گھٹا غم کی اُمڈ چھاتی سوں آئی
اری دو نین نے برکھا لگائی

۷۷ اری نس دن بٹاؤ ۳ پوچھ ہاری
خبر پیو کی نہ پائی، ہائے ماری

۷۸ جری پوتھی، بمن ٤ سب مر گئے ری
بھیا کِت ۵ کاگ ٦، اُودھو ۷ کِت رہے ری

۷۹ خدا را، اے صبا بیں حال مرا
پیا کوں کہہ، کرے ٹک آئے پھیرا

---

(۱) سیجری: سیج (۲) سگری: ساری (۳) بٹاؤ: راہ گیر، مسافر (٤) بمن: برھمن، جو پوتھی دیکھ کر قسمت کا حال بتاتا ھے (۵) کت: کہاں (٦) کاگ: کوّا، جسکے بولنے سے کسی آنے والے کی خبر ملتی ھے۔ اور جو پیامی کا کام بھی دیتا ھے (۷) اُودھو (س: اُدّھو): کرشن کا ایک سکھا (ساتھی)، جسے پیامی بنا کر کرشن نے گوپیوں کے پاس بھیجا تھا۔ قاصد۔

۸۰ کہو پیو کی خبر پوچھوں کسے جائے
لکھوں پتیاں۱ کسے دیوں، ھائے رے ھائے!

۸۱ کوئی ایسا نہیں اس جا کہے ری
کہ میرا حال آ دیکھے رہے ری

۸۲ دھل رحلت کا بھادوں نے بجایا
اجھوں لگ سانورا پردیس چھایا۲

دربیان ماہ سوم: کنوار

۸۳ سنو سکھیو! کہ رت آسوج۳ آئی
پیارے کی خبر اب لگ۴ نہ پائی

۸۴ کہو کیسے جیویں پیو باج۵ ناری
جنھیں رووت گئی ھے عمر ساری

۸۵ لکھوں پتیاں ارے اے کاگ! لے جا
سلونے، سانورے، سندر پیا پا۶

۸۶ کلیجہ کاڑ۷ کر تجھ کوں کھلاؤں
ترے دو پنکھ پر بلہار جاؤں

---

(۱) پتیاں (پتر): خط (۲) چھایا (چھانا): بس جانا، تاخیر کرنا، رکنا (۳) آسوج: آشون (کنوار) کا مہینہ (۴) لگ: تک (۵) باج: بغیر (۶) پا: تک، کو (۷) کاڑ (کاڑنا): نکالنا.

۸۷ سندیسہ پیو کا مجھ کوں سناؤ
پیا کا مکھ بچن مجھ کوں لے آؤ

۸۸ کنا گت ۱ نیورتی ۲ جب پی جماوے ۳
مہر کر کے تجھے دیکھے بلاوے

۸۹ سلام از طَرْف ایں غم خوار کیجو
پگن ۴ کوں پرس ۵ . پاتی ۶ ہات دیجو

۹۰ ارے یہ کاگ پاپی ٹک نہ مانے
مَرَم ۷ دل درد مندوں کا نہ جانے

۹۱ ہمارے کنتھ ۸ کے جو دیس جاوے
کنا گت ، نیورتی ہر دو جو آوے

۹۲ سکھی گر کام جو ، باشم چہ باشم
بدست تند خو باشم چہ باشم

۹۳ کنا گت ، نیورتی ہر دو گئے ری
نہ آیا کنت ، کس گھر رم ۹ رہے ری

---

(۱) کنا گت : آشوِن (کنوار) مہینے کا اندھیرا پاکھ جو بعض مذھبی رسومات اور ضیافتوں کے لیے مبارک خیال کیا جاتا ھے
(۲) نیورتی (س : نَو راترْ) : آشوِن کی پہلی نو راتیں ، جس میں درگا کی پوجا ھوتی ھے (۳) جماوے (جمانا) : کھانا کھلانا (٤) پگن (برج) : پاؤں (٥) پرس (س : اِسپرش) : چھونا (٦) پاتی (پتر) : خط
(۷) مَرَم : بھید ، رمز (۸) کنتھ (کنت) : پیارا ، محبوب (۹) رم رھنا (رمنا) : بس جانا ، بیٹھ جانا ۔

۹۴ دسہرہ پوجتی گھر گھر سکھی رھے
کرم میرے نہ جانو کیا لکھی رے

۹۵ ارے سبزک [1]، پیا کے باغ جا کر
اپن کو بے وفا سیتی لُکا[2] کر

۹۶ کہو، اے سنگ دل، تب منہ دکھاؤں
تورے مکھ سیں اگر یک قول پاؤں

۹۷ کہ گھر جا برھنی کو گر، لگاؤ
پکڑ بھیاں [3] پلنگ اوپر سلاؤ

۹۸ کہ تیرے ہجر سوں دین رین روتی
بہ غم سب جوبنا تجھ باج کھوتی

۹۹ بہ اغیار اے صنم! تو سکھ کرت ھے
تمن بن برھنی، نت دکھ بھرت ھے

۱۰۰ دیا پردیس میں تیں [4] غیر کوں راج
بھُلایا گھر، نہیں تجھ نین موں [5] لاج

۱۰۱ تجھے اے سنگ دل! کیسے پڑی چین
گئے ھیں تجھ بنا رووت مرے نین

۱۰۲ ارے ظالم! نہ داری خوف رب کا
قیامت نزد ھے کر فکر تب کا

---

(۱) سبزک: نیل کنٹھ جسکا بولنا نیک شگون سمجھا جاتا اور جسے پیای بھی سمجھتے ھیں (۲) لُکانا: چھپانا (۳) بھیاں: بانہیں (٤) تیں: تو (۵) موں: میں۔

۱۰۳ ڈرا کر از درون درد مندان
که می سوزد ز آتش سنگ سندان ۱

۱۰٤ سکھی اس سوچ غم میں عمر جاتی
سبھوں سے غم پیارے کا سناتی

۱۰۵ که شاید جا کہے کوئی سجن کوں
سنے پھر آن کر دیکھے همن کوں

۱۰٦ سکھی! آسوج رت چاتی رهی رے
سجن بن، برهنی جلتی رهی رے

در بیان ماه چہارم: کاتك

۱۰۷ گیا آسوج کاتك ماس ۲ آیا
سلونے شیام کوں پردیس بهایا

۱۰۸ گئی برسات رت، نکھرا فلك سب
نمی دانم که ساجن گھر پھریں کب

۱۰۹ بهی مجھ سیج، بن پیو ناگنی رے
ستاوے دوسرے، نت چاندنی رے

۱۱۰ بهئی چاندن ۳ پیا سنگ ناریوں کوں
بهئی بپتا همن سی خواریوں کوں

(۱) سنگ سندان: سخت پتھر (۲) مانس (ماس): مہینه (۳) چاندن: چاندنی ـ

۱۱۱ دواری ۱ جاوے ہے گھر گھر و بازار
بھیا گلزار، راکھے دیوری ۲ بار ۳

۱۱۲ کنارے لگ رہی پیو بن اکیلی
بھئی ہے زندگی مجھ پر ڈھیلی ۴

۱۱۳ سکھی! یہ درد و غم کا ۵ سوں کہوں جائے
نہ نکست ۶ جیو، مروں بس کھائے رے ہائے!

۱۱۴ اری اس درد سوں پیلی بھئی رے
تمامی دیہہ برہا نے دھی ۷ رے

۱۱۵ بھئی بوری، گئی سدھ بدھ نہیں چین
ہوئے اندھے مرے رووت دؤو ۸ نین

۱۱۶ پیا بن ایکلی ۹ کیسے رہوں ری
ستم اوپر ستم کیسے سہوں ری

۱۱۷ ارے اے جوشیو ۱۰! تم سانچ بولو
ملے مو ۱۱ سوں بدیسی شیام کئولو ۱۲

---

(۱) داوری: دوالی (۲) دیوری (دیولی): دیا، چھوٹا چراغ۔ (۳) بار (ف): دروازہ (٤) ڈھیلی: مشکل (٥) کا: کس۔ (٦) نکست (نکسنا): نکلنا (۷) دھی (دھنا): جلانا، پھونک دینا (۸) دؤو (برج بھاشا): دونوں (۹) ایکلی: اکیلی (۱۰) جوشی: جوتشی (۱۱) موسوں: مجھ سے (۱۲) کئولو: کب تک۔

۱۱۸ برھمن پوچھ ھاری پچھ نہ پایا
اری میں پوچھ دونا دکھ بڑھایا

۱۱۹ بھئی چپکی نہ پوچھوں اب کسی کوں
نہیں دستا ۱ کوئی مجھ غم رسی کوں

۱۲۰ کہا ۲ کریئے کہو، کت جائے رھئیے
لکھا اپنے کرم ۳ کا پائے رھئیے

۱۲۱ نجانوں پیو جدا کب لگ رھے گا
نکس ٤ جیو کب تلک یہ دکھ سہے گا

۱۲۲ چلی کاتک کی رت کیا کیجئے ری
سلونے بن نہیں اب جیو رھے ری

در بیان ماہ پنجم : اگہن

۱۲۳ سکھی ! اگہن سیہ رو مانس آیا
سجن آئے نہ کاگد ٥ لکھ پٹھایا ٦

۱۲٤ بھیا موسم خنک، سردی بھئی رے
اجھوں لگ غم اگن تن موں رھی رے

۱۲٥ پھروں بیاکل ۷ ندارم چین یک دم
اٹھوں، بیٹھوں، چڑھوں بربام، ھردم

---

(۱) دستا (دسنا) : دکھائی دینا (۲) کہا (برج) : کیا (۳) کرم : نصیبہ، قسمت (٤) نکس (نکسنا) : نکلنا (٥) کاگد : کاغذ۔ (٦) پٹھانا : بھیجنا (۷) بیاکل (ویاکل) : بے چین، بے کل۔

۱۲۶ براهش منتظر باشم شب و روز
بهر کس گویم این افسانه دل سوز

۱۲۷ پیا کی باٹ نس دن دیکھ هاری
گئیں انکھیاں مری در انتظاری

۱۲۸ عنان دل زدستم چھٹ گئی رے
تمامی هوش و عقلم لٹ گئی رے

۱۲۹ نصیحت کب تلک مجھ کو کرو ری
مرے پیچھے اناحق ۱ مت پڑو ری

۱۳۰ اری مجھ چھانڈ ۲ اپنے کام لاگو
دوانی جان، مجھ سیں دور بھاگو

۱۳۱ نه میں تُمری ۳، نه تم میری کهاؤ
اری سکھ اپنے کوں، تم آگ لاؤ

۱۳۲ نصیحت کر مجھے کاهے جلاؤ
کرو کچھ فکر پیارے سوں ملاؤ

۱۳۳ ولاّ در دلم یوں آوتا هے
یهی سب عاشقوں کو بھاوتا هے

---

(۱) اناحق: ناحق (اسمیں هندی کا "آ" نفی زائد لگا دیا گیا هے)۔
(۲) چھانڈ (چھانڈنا): چھوڑنا (۳) تمری: تمھاری (٤) کهاؤ (کهانا): کهلانا۔

۱۳٤ کروں کنٹھا۱ اری ! سب چیر۲ پھاڑوں
تمامی بھیس جوگن کا سنواروں

۱۳ دھونی ڈاروں۳ پیا کے دیس جا کر
هزاراں ناد نائے کے بجا کر

۱۳٦ الکھ٤ جا دل ربا کا در جُگاؤں
پیا کے درس٥ کی تب بھیک پاؤں

۱۳۷ مجھے امید تھی پیو کے ملن کی
نہیں اب آس جیورا کے رهن کی

۱۳۸ اگھن دکھ دے چلا اب کیا کروں ری
پیا بن تو بھی٦ هی اب رهوں ری

۱۳۹ سکھی ! یہ مانس تو لک۷ مانس بیتا
بدیسی شیام نے پھیرا نہ کیتا۸

در بیان ماه ششم : پوس

۱٤۰ اگھن دکھ دے گیا اب پوس آیا
پیا کی چاه نے غلبہ اٹھایا۹

---

(۱) کنٹھا کرنا : گلے میں مالا پہننا (جوگی بننے کے لیے) ـ
(۲) چیر : کپڑا ، لباس ، دوپٹہ (۳) دھونی ڈارنا : دھونی رمانا ـ
(۳) الکھ : چھپ کر (٤) در جُگانا : نگہبانی کرنا (٥) درس :
درشن ، دیدار (٦) تو پھی : تڑپتی (۷) لک : لاکھ (۸) کیتا : کیا ـ
(۹) غلبہ اٹھانا : شورش کرنا ـ

۱۴۱ پڑے پالا کرے تھر تھر مری دیہہ
سکھی! کسی بد گھڑی لاگا مرا نیہ ۱

۱۴۲ کریں عشرت پیا سنگ ناریاں سب
میں ھی کانپوں اکیلی، ھائے یارب!

۱۴۳ بھیا تن کوئیلا جل جل پیا بن
بھیا یہ مانس مجھ پر سال نس دن

۱۴۴ نہیں اس مانس موں مجھ جیو کی آس
کہو! پیو کوں پکاروں جائے کس پاس

۱۴۵ سکھی! کچھ نہیں پیا بن زندگی رے
کہے کوی جائے پیا سوں بندگی۲ رے

۱۴۶ نہ دیکھا ٹک ھمن مکھڑا سجن کا
پڑا سانسا۳ مجھے جیو کے رھن کا

۱۴۷ برہ نے آئے چاروں اُور گھیری
مجھے کاھے جنی تھی مائے۴ میری

۱۴۸ کیا غم نے بجانم آئے ڈیرا
کتھا میری کہو پیو سوں سویرا۵

۱۴۹ وگرنہ جاں زتن چلتا رہے گا
اگن غم موں جگر جلتا رہے گا

---

(۱) نیہ (س: سنیھ): محبت (۲) بندگی کہنا: سلام عرض کرنا۔
(۳) سانسا: ڈر، خوف (۴) مائے: ماں (۵) سویرا: جلد۔

۱۵۰ اجی مُلّاں ۱! مرا ٹک حال دیکھو
پیارے کے ملن کی فال دیکھو

۱۵۱ لکھو تعویذ پی آوے ہمارا
وگرنہ جائے ہے جیوڑا بچارا

۱۵۲ تمہارا مجھ اُپر احسان ہو گا
گویا مردے کے تئیں جیودان ہو گا

۱۵۳ ارے سیانو! تمہیں ٹونا کرو رے
پیا کے وصل کی دعوت پڑھو۲ رے

۱۵۴ سکھی! میں پوچھ دیکھی سب سیانے
بھئے اس فکر سوں مجنوں، دوانے

۱۵۵ ارے لوگو! میں کانورو۳ دیس جاؤں
سلونے شیام کو ٹونا چلاؤں

۱۵۶ کوئی امید میری بر نہ لایا
دیا مجھ کوں سبھوں نے دکھ سوایا

۱۵۷ کہے گا سو کروں گی آؤ رے، ہائے
مکھ اپنا ٹک ہمیں دکھلاؤ رے، ہائے!

---

(۱) ملاں: ملا (انفی) (۲) دعوت پڑھنا: بلانے کے لیے وظیفہ پڑھنا، دعا کرنا (۳) کانورو دیس (س: کام روپ): نام ہے مغربی آسام کا جہاں کا جادو مشہور ہے۔

۱۵۸ ارے گھر آ، اگن میری بجھاوے
کتھا میری سنے اپنی سناوے

۱۵۹ اری سکھیو! کہاں لگ دکھ کہوں ری
بھئی حیران دکھ کب تک سہوں ری

۱۶۰ تمہیں ٹُک کر پکڑ سمجھائے کہیو
پگن پر سیں[۱] دھر کے لائے کہیو

۱۶۱ کہ بے جاں ہو رہی جا کر خبر لے
کہ ٹُک ہو جا، دوانی کو صَبَر دے

۱۶۲ سکھی! اودھو کوں سگرا دکھ سنایا
نپٹ سمجھائے کر دکھڑا جتایا

۱۶۳ نہ مانا ان، کہو، کیا جَتْن کیجیے
ارے اپنے کرم کو دوس دیجے[۲]

۱۶۴ چلا پوس اے سکھی! آیا نہ پکھ ہاتھ
نہ سوئی سیج پر دلدار کے ساتھ

۱۶۵ ظُلَم مجھ پر سکھی! بہوت ھی کیا ھے
جدائی کا ھمن کو غم دیا ھے

۱۶۶ ھزاراں درد دکھ دے پوس بیتا
کروں کیا اب مکانش[۳] ماہ لیتا

---

(۱) سیں : سر (۲) دوس دینا : الزام دینا (۳) مکانش (مکان + ش) : اسکی جگہ ۔

۱٦۷ نمی دانم که بامن کیا کرے گا
نہیں ایسا کہ سائیں[۱] سوں ڈرے گا

در بیان ماہ ہفتم : ماگھ

۱٦۸ گیا پوس اے سکھی اب ماہ[۲] آیا
پیا نے جائے کر پردیس چھایا

۱٦۹ فراق اب ماہ نے مجھ کوں دیا ہے
پیا نے نئیں اجھوں پھیرا کیا ہے

۱۷۰ ارے نُس[۳] ماہ اپنا موڑیا ری
مجھے غم کی اگن از نو دیا ری

۱۷۱ بہ ہر خانہ بسنت گانویں سکھی ری
زیادہ آگ تن میں اب لگی ری

۱۷۲ سکھی! مجھ سی نہیں بوری دوانی
سنو دن رین کی موری کہانی

۱۷۳ پھروں بوری بہ روز از درد دلدار
میان کوچہ و صحرا و بازار

۱۷٤ چو شب شد چنگ قامت کا بناؤں
ارے، میں آنسوؤں کے تار لاؤں

---

(۱) سائیں : آقا، مالک (۲) ماہ : ماگھ مہینہ (۳) نُس (ف) : منہ، رخ۔

۱۷۵ خیال او نشانم پیش دیده
سرایم درد جانم غم کشیده

۱۷۶ که دلدارا! بحال ما نظر کن
سلیمان وار بر مورے گذر کن

۱۷۷ ایسا پردیس جا دل سنگ نہ کیجئے
بجز برھن کسی کوں دل نہ دیجئے

۱۷۸ ارے ظالم تجھے بھایا بدیسا۱
مجھے دن رین ھے تیرا اندیسا۲

۱۷۹ تمن بن ایك دن سو برس بیتے
نہ یك ساعت ترا اندوہ چیتے۳

۱۸۰ نہ بھولے مجھ کو اك ساعت تری یاد
نہیں تو نے کیا مجکوں کبھے شاد

۱۸۱ بہت مدت گئی آون نہ کینو۴
ویا کاگد کسی کوں لکھ نہ دینو۵

۱۸۲ ایتی۶ سختی کہو جی کن۷ سکھائی
ارے کچھ لاج دنیا کی نہ آئی

---

(۱) بدیسا : بدیس (۲) اندیسا (اندیشہ) : فکر (۳) چیتے (س : چیوت) : کرنا، ھٹنا، دور ھونا (۴) کینو (کینا) : کیا (۵) دینو (دینا) : دیا (۶) ایتی : اتنی (۷) کن : کس نے۔

۱۸۳ عہد کر کر گئے اجھوں نہ آئے
اری کن سوت نے ٹونے چلائے

۱۸٤ دغا بازی مسافر سوں نہ کیجے
ایتا دکھڑا غریبوں کو نہ دیجے

۱۸۵ گیا سب جوبنا ھیہات، ھیہات!
نہ پوچھی یک زرا ٹک آئے کے بات

۱۸٦ جو جانے تھا کروں گا بے وفائی
کرے تھا کیوں ھمن سوں آشنائی

۱۸۷ جو ایسا جانیے تو من نہ لیجے
کپٹ کی بیت پیچھے سوں نہ کیجے

۱۸۸ گئی سو جانے دے، اب آؤ گھر رے
ارے ظالم! خدا کا خوف کر رے

۱۸۹ نمانی ۱ کو ارے ٹک دَرْس دیجو
بِرْھنی کا صَبَر سر پر نہ لیجو

۱۹۰ ترے غم سوں بہ لب جاں آرھا ھے
ملو تو واہ، وا، نا تو دغا ھے

۱۹۱ سکھی! دن یوں گیا نس یوں بِہانی
ھماری پیر تم نے کچھ نہ جانی

---

(۱) نمانی: غریب، مسکین، شرمگیں (۲) بِہانی (بہانا): گذارنا، کاٹنا۔

در بیان ماہ ہشتم : پھاگن

۲۰۰ کیا جب ماگھ پھاگن مانس آیا
سکھی ! مجھے پیا اس رت نہ آیا

۲۰۱ جو آیا ماہ پھاگن کیا کروں ری
سجن پردیس ، میں نت دکھ بھروں ری

۲۰۲ ارے اُدھو سنو یہ دکھ ہمن سوں
کہو ٹک جائے پردیسی سجن سوں

۲۰۳ کہے برھن کہ پھاگن مانس آیا
سبھوں نے روپ رنگا رنگ بنایا

۲۰۴ چلیں بن ٹھن سبھی اپنے مَندر۱ سوں
کہ کھیلیں پھاگ جا اپنے سُندر۲ سوں

۲۰۵ معصفر۳ چونریاں سب پہر۴ آئیں
سبھوں نے کھوڑ۵ سوں مانگاں بھرائیں

۲۰۶ بہ چشم سیاہ ، سرمہ سیاہ ڈاریں۶
تبسم کر لب و دندان اُگھاریں۷

---

(۱) مندر : مکان ، محل (۲) سندر : پیارا (۳) معصفر (ع) : زعفرانی (۴) پہر (پہرنا) : پہننا (۵) کھوڑ : مانگ کا چندن ۔ (۶) ڈاریں (ڈارنا) : ڈالنا ، لگانا (۷) اگھاریں (اُگھارنا) : نمایاں کرنا ، دکھانا ۔

۱۹۲ تم اپنے لال۱ سوں سب سکھ کرت ہو
ہمن کے کام میں دھیرج دھرت۲ ہو

۱۹۳ سکھی! دھن بھاگ۳ ھیں دھن بھاگ تہارے[4]
سدا تم پاس ھیں ساجن تمہارے

۱۹٤ اری تم کوں نہیں کچھ فکر میرا
مجھے چھانڈو کرت ہو کیوں بکھیڑا

۱۹۵ جہاں ساجن بسے اس دیس جاؤں
ارے یہ آگ تن من کی بجھاؤں

۱۹٦ اگر غم ھے تمہیں میری اگن کا
کرو کچھ فکر پیارے کے ملن کا

۱۹۷ سکھی! پھٹ۵ ھے پیا بن زندگی رے
کہے کوئی جا پیا سوں بندگی رے

۱۹۸ نہ دیکھا ماگھ میں مکھڑا سجن کا
ہوا پھاگن مگر رٹ ھے ملن کا

۱۹۹ گیا جب ماگھ دکھ دونا بھیا ری
سجن بن دیس مجھ سونا بھیا ری

---

(۱) لال: پیارا (۲) دھیرج دھرنا: ھمت رکھنا (۳) دھن بھاگ (دھنیہ بھاگ): خوش قسمت (٤) تہارے: تمہارے (٥) پھٹ: پھٹکار، لعنت -

۲۰۷ بہ دنداں ہر یکے مسّی جمائی
کہوں کیا کچھ نہیں ہوتی بڑائی

۲۰۸ مژہ چوں تیر، ابرو چوں کماں کج
ستادہ ہر یکے با شان و باسج

۲۰۹ عجائب بن رہے مکھ پر سیہ خال
گرے بدّھی پڑھی، در پائے خلخال

۲۱۰ نگہباں گنج خوبی کی دو ناگن
لٹکتی مکھ اپر مُرکائیں[1] ساجن

۲۱۱ اگر وہ ٹک کسی کے ڈنک لاوے
لہر[2] اس کی قیامت لک نہ جاوے

۲۱۲ اگر زاہد رود در کوئے ایشاں
نماید یک نگاہے سوئے ایشاں

۲۱۳ سنے ہر طرف سوں بچھوؤں کی جھنکار
دیکھے ابرن برن[3] اور سات سنگار[4]

۲۱۴ رود ہوشش زسر، ہو مست سرشار
توڑے تسبیح رکھے بر کتف زنار

---

(۱) مُرکائیں (مرکانا): بل کھانا، یا دینا (۲) لہر: اثرِ زہر کا دور۔
(۳) ابرن برن: زیور و ملبوس (٤) سات سنگار: مکمل آرائش
(سرمہ، مہندی، پان، مسی، چوٹی، زیور، افشاں یا چوڑیاں)
سولہ سنگار بھی ہوتے ہیں۔

۲۱۵ سلونی، سانوری اور سبزا[1] گوری
سبھی کھیلیں پیا اپنے سیں ہوری

۲۱۶ بھرے رنگوں کے مٹکے ساتھ سب کے
اچھی پچکاریاں ہیں ہاتھ سب کے

۲۱۷ کلالی اندر بھئیں ہیں لال ساری
بجاویں دف پیا کے نال[2] ساری

۲۱۸ کہوں[3] ڈھولک، کہوں مردنگ باجے
کہوں سر منڈلا[4] اور طنبور گاجے

۲۱۹ بھریں چنگل عبیروں کے اڑاویں
کریں خوشحالیاں[5] چھیڑیں، چھڑاویں

۲۲۰ اپس میں دوہرے، غزلیں سناویں
عجائب ہوریاں[6]، گاویں، گنواویں

۲۲۱ پڑی ہے دھوم کہنے میں نہ آوے
حسد کی آگ، تن میرا جراوے

۲۲۲ دھمالاں[7] کرتیاں گھر گھر پھرت ہیں
پیا سنگ ناریاں سب سکھ کرت ہیں

---

(۱) سبز: سانولا، سیاہ (۲) نال (پنجابی): ساتھ (۳) کہوں: کہیں (٤) سر منڈلا (سرمنڈل): ڈھول، طبلہ (٥) خوشحالیاں کرنا: خوش فعلیاں کرنا (٦) ہوریاں (ہوری): ہولی کے گیت (۷) دھمالاں (دھمال): دھما چوکڑی، اودھم۔

۲۲۳ ولے میں ہو رہی مرجھائی تم بن
ہزاراں برس بیتے مجھ اُپر چھن۱

۲۲۴ نہیں تم کوں ارے پچھ غم ہمارا
کہ مطلق یاد سیں ہم کوں بسارا۲

۲۲۵ نمی دانم چہ شد از من خطائے
کہ اب تک تم پیا گھر کوں نہ آئے

۲۲۶ اگر باشد خطایم بخش دیجو
خبر میری سویرے آئے لیجو

۲۲۷ وگرنہ جان زتن باہر پڑے گا
عبث توں آئے کے پھر کیا کرے گا

۲۲۸ خدا کو مان زودی زود۳ آؤ
کرم کر کو گرے سوں گر۴ لگاؤ

۲۲۹ ارے ظالم! ترے پیاں۵ پڑوں رے
دل وجان تجھ اُپر قرباں کروں رے

۲۳۰ تری باندی کی باندی ہو رہوں گی
جو کچھ مجھ کوں کہے گا سو کروں گی

---

(۱) چھن: لمحہ، پل (۲) بسارا (بسارنا): بھولنا (۳) زودی زود: بہت جلد (۴) گرے سوں گر: گلے سے گلا (۵) پیاں (برج): پاؤں۔

۲۳۱ کہے گا سو کروں گی آؤ رے ھائے!

مکھ اپنا ٹک مجھے دکھلاؤ رے ھائے!

۲۳۲ پیا تجھ بن نمانی[1] ہو رہی ہوں

نمانی کیا، دوانی ہو رہی ہوں

۲۳۳ ارے گھر آ جلن میری بجھاؤ

کتھا میری سنو، اپنی سناؤ

۲۳۴ ارے اُدھو! کہاں لگ دکھ کہوں رے

ایسے مورکھ سیتی کاں لگ بکوں رے

۲۳۵ کہ بے جاں ہو رہی ہے جا خبر لے

مت اپنے سر نمانی کا صَبَر لے

۲۳۶ سکھی، اُدھو کو سگرا[2] دکھ سنایا

نپٹ سمجھائے کر دکھڑا جتایا

۲۳۷ نہ مانے وہ کہو کیا جَتن کیجے

ارے اپنے کرم کو دوس دیجے

۲۳۸ نقل مشہور ہے جب بخت پھوٹے

بھئے سب خویش واخواں[3]، میت[4] کھوٹے

۲۳۹ نہیں اس جگ میں کوئی میت میرا

کہ میرا دکھ کہے پیو سوں سویرا

---

(۱) نمانی: مسکین، بے کس، شرمگیں (۲) سگرا: سارا (۳) خویش واخواں: اپنے، سگے (٤) میت (مِتر) دوست۔

۲٤۰ زنار ھجر سب دیہی برے[1] ری
نہ آئے کنتھ، گھر ھوری جرے ری

۲٤۱ چلا پھاگن مجھے دکھ دیا گیا ری
سجن کا دیکھنا مشکل بھیا ری

در بیان ماہ نہم: چیت

۲٤۲ سکھی ری، چیت رت آئی سو آئی
اجھوں امید میری بر نہ آئی

۲٤۳ بہ عالم پھولیاں پھلواریاں سب
کریں سیراں پیا سنگ ناریاں سب

۲٤٤ رھے ھیں پھول پھولوں کے گلے لاگ
مرے سینے جدائی کا لگا داگ[2]

۲٤۵ نہایت درد، دکھ ھم نے سہے ری
غم ھجراں مجھے ھر دم رھے ری

۲٤٦ سکھی ! یہ رت مجھے ناگن ڈست ھے
پھروں بوری تمامی جگ ھنست ھے

۲٤۷ مرے گل[3] میں پڑی ھے پیم پھانسی
بھیا مرنا مجھے اور لوگ ھانسی

---

(۱) برے (برنا): جلنا (۲) داگ: داغ (۳) گل (گر): گلا۔

۲۴۸ اری میں عشق سوں ڈرتی پھروں ری
نصیحت نیں اپنے کوں کروں ری

۲۴۹ کہ پنچھی سوں لگن ہر گز نہ کیجے
اری دل دے ہزاراں غم نہ لیجے

۲۵۰ جنھوں نے دل مسافر سوں لگایا
انھوں نے سب جنم رووت گنوایا

۲۵۱ اری یہ نین برجینارا ہیں ری
مجھے سنگ لے پرائے بس کریں ری

۲۵۲ اگر میں جانتی یہ بے وفائی
خدا کی سوں نہ کرتی آشنائی

۲۵۳ پیا دل سنگ لے چلتے رہے ری
دیا باتی سدا جلتے رہے ری

۲۵۴ اری اس لاگ نے رسوا کیا ری
پیا کے عشق میں یہ جیو دیا ری

۲۵۵ بہ بیں حالم صبا بہر خدا ری
پیا کوں جا سنا باتیں ہماری

۲۵۶ کہ تجھ کوں لاج جگ کی کچھ نہ آئی
کری تم نے ہمن سوں بے وفائی

---

(۱) برجینار (برجنہار): دغا باز، بے وفا۔

۲۵۷ اری انجان مین کہائی دگا[1] ری
که تجھ سین سنگدل کون دل دیا ری
۲۵۸ سجن اب گھر کیئے کی لاج کر رے
مرون هون در غمت ٹک آؤ گھر رے
۲۵۹ اری بل بدّھ[2] تن مون[3] نا رهی رے
تمامی دیہہ خاکستر بھئی رے
۲۶۰ مرے جیو کا بھروسا دم نه کیجو
شتابی آئے کر دیدار دیجو
۲۶۱ اری یه چیت رت چلتی رهی ری
تمن بن برهنی جلتی رهی ری
۲۶۲ ارے بهادون کہان ساون کہان رے
ملو ٹک آئے کر فانی جہان رے

در بیان ماه دهم : بیساکھ

۲۶۳ سنو سکھیو! که اب بیساکھ آیا
کویل نے ابنه پر چڑھ شور لایا[4]
۲۶۴ سنی آواز کویل اور پپیہا
رهے دن رین کیون کر میرا جیّا[5]

---

(۱) دگا : دغا (۲) بل بدّھ : طاقت (۳) مون (برج) : میں (٤) شور لانا : شور مچانا (٥) جیا : جی ، مشدد تلفظ ـ

۲٦٥ ارے سر پاؤں لگ میں ہوں اکیلی
ہجر کی آگ ہے مجھ پر دوھیلی ۱

۲٦٦ ہمارے پیو! جھوں گھر نا پھرے ری
اری کن دوتیوں نے بس کرے ری

۲٦٧ اری اس مانس سب عشرت کرت ہیں
ہمن سی پاپنی نت دکھ بھرت ہیں

۲٦٨ بھیا آنند سکھ در جملہ عالم
پیا بن بر خدا معلوم عالم

۲٦٩ مرا سکھڑا ۲ پیا کے سنگ گیا ری
تنم بے خواب و خور میرا بھیا ری

۲٧۰ سکھی میں رین دن کیسے بھروں ری
نہیں کچھ فکر، میں بس کھا مروں ری

۲٧۱ کہے کوئی جا کنتھا میرے سجن سوں
ملے آکر چھٹے جانم جلن سوں

دربیان ماہ یازدھم: جیٹھ

۲٧۲ لگا یہ جیٹھ اب دھوپاں ۳ پڑیں ری
ہمن حیران و سرگرداں پھریں ری

---

(۱) دوھیلا: مشکل (۲) سکھڑا (سکھ + ڑا): سکھ (۳) دھوپاں: دھوپ، (اں) کی جمع افضل نے قلت کے ساتھ استعمال کی ہے۔

۲۷۳ ھمن اک آگ غم کی میں جلت ھیں
علاوہ دوسرے لووان چلت ھیں

۲۷٤ بسایا تخت اوپر ناریاں ری
پیا کے نال بیٹھیں ساریاں ری

۲۷۵ علاوہ دوسرے چھڑکاؤ کیجے
فراشی باد کش سوں باوا [1] لیجے

۲۷٦ جنھوں کے ھیں سکھی! اس رت پیا گھر
انھوں کو سرد خانہ ھے میسر

۲۷۷ ھمارے پاؤں ننگے، دھوپ سر پر
پھروں ھو دوڑتی پیو باج گھر گھر

۲۷۸ دوپہری ٹھیک موں کیا دکھ بھرت ھوں
پیا کی جستجو، بن بن کرت ھوں

۲۷۹ بھپھولے سر اُپر، چھالے پگن میں
بہے لوھو چلے سارے بدن میں

۲۸۰ اٹھن بیٹھن کی طاقت نا رھے ری
نہ جانوں جان کب لگ یہ سہے ری

۲۸۱ اری اے مرگ! تیری لیوں بلیّاں [2]
برجاں از تنم بہر گُسیّاں [3]

---

(۱) باؤ: ھوا (۲) بلیّاں: بلائیں (۳) گُسیّاں (گسائیں): مالک، آقا، خدا۔

۲۸۲ سکھی ری! کو (۱) کہے جا دلربا سوں
ستم گر، پرجفا و بے وفا سوں

۲۸۳ کہ گیارہ ماس مَیں رووت گنوائے
ارے ظالم کہو تم کیوں نہ آئے

۲۸۴ ترے غم نے نپٹ مجکوں دھا رے
نکستا ا جیو لبوں پو آ رہا ہے

۲۸۵ جو اپنی عاقبت کی خیر چاہو
رخ جاں بخش کوں اپنے دکھاؤں

۲۸۶ والاّ اختیار تست، تودان
بگیرم دامنت را پیش یزدان

۲۸۷ گیا جب جیٹھ تو میں کیا کروں ری
پیا کے درد سے بس کہا مروں ری

در بیان ماہ دوازدھم : اساڑھ

۲۸۸ سنو آساڑھ ماس آیا سکھی ری
کرم میرے نہ جانوں کیا لکھی ری

۲۸۹ سنو دن رین کی میری کہانی
کمر کو توڑ کر بیٹھی نمانی

---

(۱) کو : کون ۔

۲۹۰ پیا کی چاہ نے غلبہ کیا ری
نئے سر سیں ھمن کوں دکھ دیا ری

۲۹۱ ز دیدہ اشک افشاندن گرفتم
حدیث دوست را خواندن گرفتم

۲۹۲ نہ دیدم ھیچ کس را یار غم خوار
بجز حق، خواستم زو وصلِ دلدار

۲۹۳ علاجے کن خدایا درد مارا
بکن گلرنگ روئے زردِ مارا

۲۹۴ بجز درگاہِ تو دیگر پناھم
نبود است و نبودہ، پادشاھم

۲۹۵ بمقصودم رساں باجاں سلامت
بروںم آر زاندوہ و ملامت

۲۹۶ خیال رحمت خود کن بہ رحمت
خلاصم کن ازیں اندوہ و علت

۲۹۷ سکھی! میں سو گئی اندر مناجات
کشادہ گشت برمن باب حاجات

۲۹۸ چہ می بینم کہ منگل گاوتی[۱] ھیں
مرے گھر ناریاں سب آوتی ھیں

---

(۱) منگل گاونا: خوشی کے گیت گانا۔

۲۹۹ مرے ایوان میں ھے اك شمع روشن
بھئی ھے روشنی، گھر، بار، آنگن

۳۰۰ یکایك آنکھ میری کُھل گئی رے
نه دیکھا پکھ اری حیران بھئی رے

۳۰۱ سکھی ری! آج میں سپنے میں دیکھا
بھئی ھے دل منے شادی، پریکھا[۱]

۳۰۲ کنھیں تعبیر اس کی یوں بتائی
که آخر گشت ایّام جدائی

۳۰۳ سکھی! یه بات سن، شادی بھئی رے
پیا کی باٹ دیکھن ھوں[۲] گئی رے

۳۰٤ چه می بینم لٹکتا آوتا ھے
به حُسنش ماه را شرماوتا ھے

۳۰٥ کیا ھے اُن لباس زعفرانی
(بھئی ھوں) دیکھ کر اس کو دوانی

۳۰٦ اری میں دوڑ کے پاؤں پڑی جائے
پیا نے کر پکڑ لینی گلے لائے[۳]

۳۰۷ بحمدالله رھا جیو، یار پایا
تمامی عمر کا دکھڑا بُھلایا

---

(۱) پریکھا: غم، دکھ (۲) ھوں (برج): میں (۳) لانا: لگانا۔

۳۰۸ تمامی لال کوں شد رنگ رویم
به هر دم گفته "جامی" بگویم

۳۰۹ "چه خوشوقتے و خرم روزگارے
که یارے بر خورد از وصل یارے

۳۱۰ بر افروزد چراغ آشنائی
رهائی یابد از داغِ جدائی"

۳۱۱ دیکھا! ان عشق نے کیا کیا، کیا ری
چه غم دے کر مجھے سکھڑا دیا ری

۳۱۲ اری اے بوالہوس! یو عشق بازی
نه جانو چوپڑ و شطرنج بازی

۳۱۳ اری آسان نه جانو عشق کرنا
تمن اس آگ موں هرگز نه پڑنا

۳۱۴ همارى بات کوں هانسی نه جانو
محبت خانۂ ماسی[1] نه جانو

۳۱۵ اری سب عیش و عشرت کوں تجو[2] ری
پیا کا نام تن من سوں بھجو[3] ری

---

(۱) ماسی (موسی): خاله. خانه ماسی نه جانو: محاوره هے خاله کا گھر نہیں، یعنی آسان بات نہیں (۲) تجو (تجنا): چھوڑنا۔ (۳) بھجو (بھجنا): ورد زبان کرنا، رٹنا۔

۳۱۶ دریں رہ یک قدم بہبودگی نیست
بجز اندوہ با آسودگی نیست

۳۱۷ و الّا کیوں اناحق[1] دکھ بھرت ہو
عبث بن مرگ کیوں غم میں مرت ہو

۳۱۸ ارے یہ عشق کا پھندا بکٹ ہے
نپٹ مشکل نپٹ مشکل نپٹ ہے

۳۱۹ اری میں اولاً جانا سہیلا[2]
بھیا تھا ایک دم جینا دُھیلا

۳۲۰ چو بگذشتم ز جاں دلدار پایا
چو ورزیدم غمش، غم خوار پایا

۳۲۱ بہ آہِ روز و شب چوں سر دُکھایا
عجائب صندلی رنگ یار پایا

۳۲۲ اگر بردار باشی ہمچو منصور
نباشی از در دلدار مہجور

۳۲۳ بکویش گر زجاں دادن بہ ترسی
یقیں دانم کہ اس کے در نہ برسی[3]

---

(۱) اناحق : ناحق (۲) سہیلا : سہل ، آسان (۳) نہ برسی : نہیں پہونچے گا۔

٣٢٤ خموش "افضل" ازیں مشکل کہانی
کسو نے حدّ ۱ اس دکھ کی کہانی

٣٢٥ به یاد دلربا خوش حال می باش
کہے "افضل" کہے "گوپال"۲ می باش

(۱) حد (حد) : حدّ کا مشدد تلفظ (۲) گوپال : افضل کا وہ نام ھے جو اس نے متھرا کے دوران قیام میں اختیار کیا تھا ۔ حسن وعشق کے اس ناٹک میں افضل کا گوپال نام اختیار کرنا اس لحاظ سے بھی با معنی یہ ھے کہ "گوپال" کرشن کا ایک نام تھا ۔

اختلافِ نسخ، بکٹ کہانی

(محمد افضل "افضل")

(۱) ۔ سکھیاں، ۲ ۔ موری، ۱، ۳، ٤، ۵، ٦، ۔ عشق
کے مارے، ۲ ۔ ہوئی ہوں، ٤ ۔ غم سے، ۸، ۹ ۔
نمانی، ش ۔

(۲) ۔ دن نیند راتا (؟)، ۱، م ۔ نہ مجھکو بھوکہ ھی دن نیند
راتا ۸ ۔ نے نیند، ۹ ۔ نہ نیند، ۳، ٤، ۵، ۱۰ ۔ سوں
سینہ بھر آتا، ۱، ٤، ۷ ۔ برا تا، ۲، ۸، درد سے، ۹ ۔

(۳) ۔ کہیں ری ۷، ۸، ۹، ۱۰، ش ۔ مجنوں بھئی ری، ۱ ۔
کردہ و مجنوں، ۲، ش ۔ خرد گم کردۂ مجنوں بھئی
ری، ۷، ۸، ۱۰ ۔ خرد گم کردۂ مجنوں کہیں ری، ۹ ۔

(۵) ۔ ارے یہ دیو جس کے تن کو لاگا، ۱ ۔ لاگے، سیانا
دور سوں اس دیکھ بھاگے، ۲، ۱۰ ۔ اے دیو، ۷ ۔
دیو بھاگا (؟)، ۷ ۔ اوس سے دور، ۸ ۔

نوٹ: ۔ یہ شعر ن ا میں نمبر ۷ ھے ۔ ن ۹، میں یہ نمبر ٦ ھے ۔

(٦) ۔ اے ناگ، ۷ ۔ ڈس کے جاوے، ۳، ٤، ۵، ٦ ۔
نہ پاوے گاڑوری، ۷، ۱۰ ۔ نہ پاوے کانورو، ۲ ۔
نہ پاوے کامرو، ۸ ۔ جیورا چھپاوے، ۱ ۔ جورا،
۷ ۔ زہر اس کا قیامت تک نہ جاوے، ٤ ۔

نوٹ: ـ ن ۱ میں شعر نمبر ۷ ہے اور ن ۴ میں نمبر ۱۴ ھے ـ ن ۹ میں نمبر ۱۰ ھے ـ ن ۱۰ میں نمبر ۵ ھے ـ

(۷) ـ عشق ھی ھے کیا بلا ھے، ۲، ۴، ۸ ـ ارے اے عشق ھی ھے کیا بلا ھے، ۷ ـ تن من جلا ھے، ۲ ـ آگ سوں ۳، ۱۰ ـ نت جگ جلا ھے، ۴ ـ آگ میں، ش ـ

نوٹ: ـ یہ شعر ن ۱ میں نمبر ۵ ھے ـ

(۸) ـ کسی کے اندروں، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۸ ـ بیچ یہ، ش ـ کسی سوں اندروں، ۱۰ ـ وھی جانے کہ جسکے تن لگی ری ۷ ـ اندر این، م ـ سلگت ھی رھے ری، ۱ ـ سلگت ھی مرے ری، ۳، ۹ ـ وھی دن رین سلگت ھی مرے ری، ۷ ـ وہ سلگت، ۸ ـ ھوں رھے ری، ۱۰ ـ

(۹) ـ لگی رے، ۱ ـ سنی اندریں آتش پری رے (؟)، ۷ ـ آگ میں دکھیا رھی ھے، ۱ ـ سوں دگی، ۲ ـ میں دگی ھے، ۳ ـ دھکی ری، ۷ ـ سب تن سوں دھکی ھے، ۱۰ ـ برھوں کی آگ، ش ـ

نوٹ: ـ ن ۷ میں پہلا مصرع بالکل مختلف اور غیر واضع ھے ـ

(۱۰) ـ ×، ۲، ۷ ـ ارے پیر، ۴ ـ

(۱۱) ـ بیراگ سیتیں، ۸ ـ آگ سیتیں، ۸ ـ برھوں، ش ـ جرے سینہ، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸ ـ جلے جیورا، ش ـ

(۱۲) - تجے گھر کے، ۱، ۳، ٤، ۸، ۹، ۱۰ - تجھے گھر
بار کے لوگ، ۲ - عالم سوں، ٤ -

نوٹ: - ن ۷ میں پہلا مصرع غیر واضح ہے -

(۱۳) - ن ۱ اور ۸ میں اس سے پہلے یہ شعر ہے:

تمامی نحو و صرفم شد فراموش
شدم از گفتگوئے خلق خاموش

یہی شعر ن ٤ میں نمبر ۱٤ ہے -

کسی کوں، ۹ - بتھا کیا عشق کے، ۷ -

(۱٤) - بجانم پنداین، ۱ - بجاتا بیداز (؟)، ۷ - بجانا میدھم آزار، ۸ - ندانند بنداو، ۹ - نہ جانا پنداو، م - بجانے بیدوا، ۳ - نجانے بیدھم، ٤ - دوسرا مصرع: - کنوں قالو بلی آثار عشق است، ٤ - (موجودہ متن میں یہ مصرع نمبر ۱۹ پر آتا ہے) - ھموں داند کہ وہ، ۱۰ -

(۱) - سر گشتہ او..... بابستہ او، ۷، ۸ -

(۱٦) - ×، ۲ - یکے را (ھر دو مصرع)، ۱، ٤، ۵، ٦، می نشاند، ۳ - کسے را می گزارد سوئے بازار، ٤ -

(۱۷) - ×، ۲ - می نشاند بندہ بر تخت، ۳ -

(۱۸) - × ، ۹ ، ۱۰ - نه مسجد کعبه دیار ، ۱ ، نه مسجد کعبه
و دیار ، ۷ - کعبه و ازیار (؟) ، م -
ن ٤ میں پہلا مصرع یہ ہے: به عالم هر چه پرسی
کار عشق است -
ن ۷ میں دوسرا مصرع یہ ہے: کنوں قالو بلی
آثار عشق است -
ن ۸ میں بالکل نیا شعر اس انداز کا ہے :-

به مسجد کعبه شکرانه کردیم
کنوں قالو بلی اظہار کردیم

(۱۹) - × ، ۲ ، ۹ - پہلا مصرع :- به دار و کوچه وبازار
عشق است ، ۱ -
به عالم گرچه ، ۷ - ن ۷ میں دوسرا مصرع یوں ہے :
بدارو کوچه و بازار عشق است - بدور کوچه بازار، ۸ -
ن ٤ میں اسکی جگہ یہ شعر ہے :-

به مسجد کعبه و بت خانه گردیم
کنوں قالو بلی اظہار کردیم

نوٹ :- اختلاف لفظ کے ساتھ یہ وہی شعر ہے
جو نمبر ۱۸ پر ن ۸ کے اندر درج ہے -
(۲۰) - × ، ۲ ، - ن ۹ میں یہ شعر نمبر ۱۸ ہے -
(۲۱) - × ، ۲ -

(۲۲) - × ، ۲ - هزاران خانمان ، ۹ - فقیر و بیکس ، ۱ -
(۲۳) - بیگان ، ۷ - ویران ، ۷ - که چون مجنون که در
ویرانه مارا (؟) ، ۱۰ -
(۲٤) - از دل من ربوده (؟) ، ۱ - در دلت ، ۳ - در دوست
(؟) ، ۱۰ -
(۲٥) - × ، ۲ - گہہ دیوانہ گہہ هشیار دارد
گہہ از زندگی بیزار دارد ، ۱ ، ۳ -
دیوانه را ، ۷ ، ۹ - گہہ دیوانہ گہہ هشیار دارد ،
۸ ، ۱۰ - گہہ از زندگی بیزار دارد ، ۸ ، ۱۰ -
(۲٦) - نہیں یک دم ، ۱ ، ٤ ، ۸ ، ش - دن رین موں ، ۲ ،
۳ ، ۸ - دن رین نہی چین ، ۷ - روتے مرے نین ، ۲ -
ہو چکے ، ۹ -
(۲۷) - پڑا جب عشق کا لب مجھ اوپر دھاک (؟) ۷ - تھانا
عقل کا ، ٤ ، ٥ ، ٦ - گشتہ فوج عقل ، ۲ - ٹھاکر
عقل کا کہاٹ (؟) ، ۷ -
(۲۸) - در ملک دل جھنڈا اٹھایا ، ۲ - در ملک دل جھنڈا
گڑایا ، ۱۰ -
نوٹ :- ن ۹ میں یہ شعر نمبر ۳۰ ہے -
(۲۹) - عجب دل چه شد (؟) ، ۷ - شگن نے ، ۲ - شگن
کی ، ۳ ، ٤ ، ۷ -
ن ۱۰ میں یہ شعر نمبر ۳۰ ہے -

(۳۰) – ×، ۵ – دھومش مچائی، ۱، ۲، ٤ – شورش مچائی
٦ – دھومیں مچائیں، ۸ – خرد کے گھر موں آ، ۱۰،
دھومش مچایا، م – دھونسی بجائی، ۵ – دھومش
مچاھی، ش – متاع صبر دل کی، ۷ – سب لٹائیں،
۸ – لوٹاھی، ش

نوٹ: – ن ۱۰ میں یه شعر نمبر ۳۹ ھے

(۳۱) – ×، ۵ – تمامی چھات، ۲، ۸، ۹ – چھات عشرت
کے، ۳، ٤ – تمام اسباب عشرت کا، م

(۳۳) – حسن کی مے، ۲، ۳، ۸، ش – مجھ سیں، ۲، ۳
مجھ سے، ۱، ٤، ۷، ۸، ۹ – حسن کی مے کا پلا
کر، ۱۰ – بھلا کر، ۱۰ –

(۳٤) – ×، ۲ – یہاں ن ۲ میں شعر نمبر ۲۲ ھے – دو زلف
کرد عیار، ٤ – نمودی دست پاھم از گرفتار (؟)، ۷،
۱۰ –

(۳۵) – ×، ۱، ۲ – ن ۲ میں یہاں شعر نمبر ۳٤ ھے – حلقه
گیسوئے دلدار، ۹ – کردن مارا گرفتار، ۳، ٤، ۸
نمودی گردن، ۷ – جانم گرفتار، ۹ –

(۳٦) – ×، ۲ – تیر ابرو از کماندار، ۷ – تیر او ابرو کماندار
۸ – شوخ و عیار، ۱ –

نوٹ :- ن ۱۰ میں یہ شعر نمبر ۳۷ کے بعد درج ہے -

(۳۷) - × ، ۲ - نمودی ، ۷ - زظلمان چو ظالم آہ صدھائے ، ۷ -

نوٹ :- ن ۱۰ میں یہ شعر ۳۵ کے بعد درج ہے -

(۳۸) - در ھجران زنداں ، ۸ -

دوسرے مصرع کا اختلاف حسب ذیل ہے :-

ع یکایک آن کر ایں درد و غم جاں ، ۱

ع ز قالب شد گریزاں درد غم جاں ، ۲

ع لگا تب آن کردیں درد و غم جاں ، ۳

ع لکھا تھا یہ کرم میں درد غم جاں ، ٤

ع ز قالب او گریزد درد غم جان ، ۷

ع یکایک آن کر از درد غم جان ، ۸

ع یکایک لا لگائی آگ در جان ، ۹

ع یکایک لا لگائی درد و غم جان ، ۱۰

(۳۹) - × ، ٥ - پیادہ ، ۲ ، ۳ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ - (غالباً یہ "پیارا" ہے جو پیالہ کا برجی تلفظ ہے جسمیں (ل) تبدیل ہو جاتا ہے (ر) سے -

(٤۱) - مدت سوں میں کر کر گدائی ، ۲ - مدت ہوئی ۸ - بھیکو نہ پائی ، ٤ - جب بھیک پائی ، ۷ ، ۹ -

(٤۲) - از قید خود ، ۳ - خرد از قید ھجر ، ٤ - باب وصل ، ۲ -

(٤٣) - به تخت هوش عقل، ۷- عقل هوش، ۸، ۱۰-
عیش سازم، ۷، ۱۰، م-
(٤٤) - شوخ و عیار، ۲- چواسکندر جہاں، ۷-
(٤٥) - فرزانه سازم .... دیوانه سازم ۱۰- بدم دیوانه را
افسانه سازد، ۷- کہے فرزانه را، ۸-
(٤٦) - ×، ۲- یو بیتا، ۷- یه قصه، ۸- جو بٹھا (؟)
م- یه قصه اتمام، ۹- یقیں ترك قول (؟)، ۸-
نوٹ :- میں اس شعر کے بعد سرخ روشنائی میں
یه ذیلی عنوان قایم کیا ھے "کلام حضرت مولوی جام"۔
(٤٧) - ×، ۲، ۷-
(٤٨) - ×، ۲- ۱۰- ن ۷ میں یه شعر یوں ربع ھے :-
کہے دیوانه را فرزانه سازد
کہے دیوانه را افسانه سازد
نوٹ :- ن ۹ میں مصرع الٹ گئے ھیں -
(٤٩) - ×، ۲- ن ٤ اور ۸ میں اس کے بعد یه دو شعر ھیں :
ارے جیو کیا تجھے لالچ لگا ھے
که جا کر عشق کی آگ سوں جلا ھے
نه جانے تھا که یه جلتی اگن ھے
که اس سیتی نکلنا بھی کٹھن ھے
(٥٠) - ×، ۲- و گرزاں، ۳، ۸-

ن ۱۰ میں اس شعر کے بعد ذیلی عنوان ''عرض احوال'' قایم کیا گیا ہے۔

(۵۱) - پیا بے دست کر (؟)، ۱- پیارے کو پکڑ، ٤- گل لگائی، ۷، ۸، ۹، ۱۰- کت پکڑ، م-

(۵۲) - چو چند، ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ٦، ۷، ۹- مرم بایکد گر، ۲، ۳، ۷، ۸- سنتے و کہتے، ۷، ۹-

(۵۳) - چوحیله، ۳- اب حیاه، ۹- چه حیله، ۱۰- عشق کے، ۳- عشق نے دیگر، ٤- پیچھو، ۳- پاچھے، ۷-

(۵٤) - وس کو، ۲- حرص آئی، ۱۰- حیرت، م- در دلم، ۷، ۸- نهاد ایں، ۹-

(۵۵) - ن ۷، ۸ میں اس نمبر پر شعر نمبر ۵٦ ہے۔

(۵٦) - کیا کٹھن، ۱، ۷، ۸، ۹- بس کٹھن، ۲- اب کٹھن، ۳- یه کٹھن، ٤- بہو کٹھن، ۵- پیچھے، ۹- کیا بچن ہے، ۷، ۹-

(۵۷) - ن ۱ میں اس نمبر پر یه شعر ہے:

چه سازم، چوں کنم، کس کن پکاروں
جتن کیا عشق کے غم کا بچاروں

چہا سازم، ۲- چه من سازم، ۳، ۵، ٦- دیدار پاؤں، ۷، ۸، ۹، م- جانی بار پاؤں، ۷- بخلوت گاہ گاہے، ۱۰-

(۵۸) - رسیدہ بر سر، ۷، ۸ - پردیس ہے، ۱، ۷، ۸-
ن ۹ میں یہ شعر ماہ اول (ساون) سے قبل کے بیان میں درج ہے-

(۵۹) - بجا ماروں، ۱، ۷ - نکارا، ۹، ش - کوئی نیں، ۷-

(٦۰) - جو چاروں اور، ٤، ۵، ٦ - نے چاروں اور، ۷-
که چاروں اور چھائیں، ۸ - امڈ چھاتی سوں آهی، ش - کیتی چڑھائی، ۱، ۳، ۵، ٦، ۱۰ - مکھٹی چڑائی (؟)، ۷ - کشتی چڑھائیں، ۸ - کنی چڑھائی (؟)، ۲-

(٦۱) - پکاریں، ۲ - پیہ پیہ، ۸، ۱۰، ش، پوکارا، ش-
جھنگاریں، ۲ - جھنگارا، ش - پوکارت، ش-

(٦۲) - کوکہ، م - نیں سناھی، ش - بدن موں، ۲، ۷، ۸ : ۱۰ - لاھی، ش-

(٦۳) - اندھیری رین، ۷، ۸، ۱۰ - جگنا، ۷ - گویا جلتی،
۱ - ن ۲ میں یہ شعر اس طرح ہے:

اندھیری رات جگنو جگمگاوے
جلے تن کو مرے دونا جلاوے

ن ش میں دوسرا مصرع یوں ہے ع
ارے جلتے اپر تیں کیا جلاتا

ن ٤ میں اسکے بعد یہ شعر ھیں:-

پوپیہا نے اٹھائی رین کو کوک
اری میں سلگتی یکبار دی پھونک

مبادا کس به زندان هجر مانند
خوشا عشاق را با اهل پیوند
ز غمگین گریه هائے ما در افلاك
ز دل چاکم گریبان بر شده چاك

(٦٤) - بن سے ، ١ - بن سیں ، ٩ - شکیب از جان ربود ، ٥ ، ٦ - شکیب از دل ربود ، ١ ، ٧ ، ٨ - شکیب از دل شده ، ٤ ، ش - دوسرا مصرع ع یکایك جیونکس جاتا ہے تن سوں ، ٢ -

ن ٧ میں اسکے بعد یہ دو شعر ہیں :

جو آئی بادراں چوکی کردبا
جھڑی پڑنے لگی اور رعد گرجا
ترے دیدار کو اِے نین ترسان
گہاں کے تہاٹ اِے شب روز برسان

ن م میں یہ شعر اس طرح ہے :

ترے دیدار کو یہ نین ترسا
گھٹا کی بھانت ہو شب روز برسا

(٦٥) - بھرا جل تہل ، ٢ - بھریا ، ٧ - ہوا سرسبز ، ٨ - نہیں جل وصل کا سوکھا نہالم ، ١ ، ٢ ، ٣ ، ٩ ، ١٠ - دوسرا مصرع ع پیا بن بر خدا معلوم حالم ، ٤ - نہین جز ، ش -

(٦٦) - ناریں پیا سنگ ، ۸ - هنڈولے جھولتی ، ش - بره
کی آگ ، ۱ ، ۲ ، ۸ -

نوٹ : - ن ٤ میں اس شعر کے بعد یه اشعار هیں :

لگی هے بوند ساون کی گھٹاری
کہو کیوں کر جیوے برهن بچاری

سبھی سکھیاں پیا سنگ سکھ کرت هیں
همن سی پاپیاں نت دکھ بھرت هیں

چمك بجلی کی چمکی جوں تبسم
جھڑی بادر لگی جوں اشك شبنم

ن ۸ میں اس کے بعد یه شعر هے :

سبھی سکھیاں پیا سنگ سکھ کرت هیں
همن سی پاپیاں نت دکھ بھرت هیں

(٦٧) - و گر ساجن ، ۱ ، ۳ ، ٥ ، ۷ ، ۸ ، ش - و گھر ، ٤ - ساجن نه آیا ، ٤ - کن سوت نے ، ۱ ، ۸ ، ۱۰ - کن دوتی پاپن نے بھلائے ، ۲ - کن برهنی باتوں لگائے ، ۳ - کس سوت نے ٹونا چلایا ، ٤ - کن دوتیاں ٹونے چلائے ، ۷ - نه آهے ، ش - کن سوکنی ٹونے چلا هے ، ش -

(٦٨) - بپت ات گت ، ۱ - نپٹ سهتی پڑے ، ۲ ، ۳ - نپٹ بپتا پڑے ، ٤ ، ۸ ، نپٹ بوندیں پڑے ، ٥ - تپت

بھوتی ، ٦ ، ش - نپٹ بھوتی ، ۷ - نپٹ دھوپاں
پڑے ری ، م - میری جرے ، ۱ - جلے ری ، ۷ ، ۸ -

(٦٩) - جو چاروں اور ، ۲ - نے چاروں ، ۷ - بادل که
چارو اور ، ۸ - یه چاروں اور ، م - چھائیں ، ش -
لیا مجھ گھیر کے ساجن نه آئے ، ۷ - پیه ، ۱۰ ، ش -
نه آئیں ، ش -

(۷۰) - بھروں پرے گگن ، ۱ - بھرن پڑنے لگی ، ۳ ،
٤ ، ۸ - بھرن پڑنے لگا ، ٥ - بوندی پڑنے لگی ،
۲ - بھورن ، ش - جی جان ، ۸ - تمامی جسم سب
جیو جان ، م -

(۷۱) - اندھیری دیکھ ، ۱ - (بعض نسخوں میں یه شعر
نمبر ۷۲ کے بعد آیا ھے) -
بیج جھمکے ، ۱ - بجلی چمکے ، ۹ - ڈرے سینه ،
٥ ، جرے سینه ، ٤ - جرے جیورا کڑک اس
دیکھ دھمکے ، ۲ - جرے سینه مرا نت آگ دمکے
۸ - جرے جیوڑا مرا اور ، ۹ - جرے جیوڑا ،
۱۰ - جرے جیھورا اگن سوں دیھه لرجے ، ش -

(۷۳) - × ، ش ، م - سیج مجھ ، ٥ - سیج سب ، ۲ ، ٦ -
سیج اب ، ۸ - سد بد سب ، ۷ -
نوٹ :- ن ۷ میں یه شعر نمبر ۷۸ پر ھے -

(۷٤) - ×، ۱، ۲، ۳، ۵، ٦، م، ش - ن ٤ میں یہ
شعر نمبر ٦٦ کے بعد آیا ھے - ن ۸ میں بھی یہ نمبر ٦٦
کے بعد آیا ھے - ن ۹ میں یہ شعر نمبر ۷۵ کے
بعد ھے -

(۷۵) - مجھ کو بسارا، ٤ - کیا گنہ دکھڑا، ۱ -

نوٹ :- ن ٤ میں اس شعر کے بعد یہ زائد شعر ھے :

تماشا لوك جن کوں کا دیکھیں سب
تمامی ھو رھے ھیں ھائے یارب!

(۷٦) - امگ، ۲، ۸ - امنگ، ۳، ۹، ۱۰ - امنڈ، ۷ -
آئیں، ۷ - سے آئی، ۹ - آھی، ش - دونین نے
ٹونے، ۲ - لگائیں، ۷ - لگاھی، ش -

(۷۷) - پیا کو بوجھ، ۱ - میں میں بھمن بوجھائی، ۲ -
بٹوھی بوچھ ھاری، ۵ - بٹاؤں، ٤ - نہ پائی ھائے
ری ھائے، ۱ - آہ ماری، ۷ -

(۷۸) - جریں بوتھیں برھمن مر گئے، ۱ - برھمن مر گئے
سب، ۲ - بمھن، ۸ - برھمن مر گئے ری، ۹ -
یہی کٹ کاگ اڑتے تھك رھے ری، ۱ - بھی
کت کاگ اودھو رم رھے سب، ۲ - ھوئی کٹ
کاگ اودھو تھك گئے ری، ٤ - ن ۵ میں یہ
شعر یوں ھے :

خبر پیو کی نہ پائی ہائے ماری
بھیا کٹ کاگ اودھو تھک رہے ری

اودھو کت گئے ری، ۷ - موئے کت کاگ اودھو تھک رہے ری- اودھو تھک رہے ری، ۳، ۶، ش- نوٹ: ن ٥ میں اس شعر کا دوسرا مصرع شعر نمبر ۷۷ کا پہلا مصرع ہے اور شعر نمبر ۷۷ کا دوسرا مصرع نمبر ۷۸ کا پہلا مصرع ہے-

(۷۹) - ×، ٥ - توں حال میرا، ۲، ۹ - بیں صبا تیں حال میرا، ۳ - اے فلک بیں حال مارا، ٤ - ن ۸ میں مصرع الٹ گئے ہیں - پیا کو کہو، ۷، ۸، ۱۰ ش - نوٹ: ن ۹، ۱۰، اور ش میں یہ شعر نمبر ۸۰ کے بعد آتا ہے - کرے ٹک ایک پھیرا، ش-

(۸۰) - کسے دوں ہاتھ ری ہائے، ٤ - نہ نکسے جی مروں بس کھائے ری ہائے، ٥ - کسے رے ہائے رے ہائے، ۱۰ - ن ۸ میں مصرع الٹ گئے ہیں اور پہلے مصرع میں دوسرا ''ہائے'' غائب ہے-

(۸۱) - یہ شعر صرف ن ۸ میں درج ہے-

(۸۲) - کس دیس چھایا، ۲، ٥، ۷، ۸، ۱۰-

(۸۳) - سکھیوں، ۱، ۲، رُت اب کنوار، م - آهی، ش- اب تک، ۱، ۹ - کی خبر سن اب لگ نہ آئی (؟)، ۱ - نباهی، ش-

(۸٤) - کیسے جیوے ، ٤ ، ۷ ، ۹ - جیئس ، ۲ - کیوں کر جیویں ، م - ناریں ، ۸ - پیہ ، ۱۰ ، ش - اری روتی ، ۲ - روتے کٹی ہے ، ٥ ، ش - سب عمر ساری ، ٤ ، ۱۰ - جنم روتے ، ۷ - جنهوں روتے ، ۱۰ -

(۸٥) - ارے توں کاگ ، ٥ - سانورے کے پاس لے جا ، ۱۰ - ن ، ۸ میں یہ شعر نہیں ہے -

(۸٦) - یہ شعر صرف نسخہ ۷ اور ۹ میں ہے -

(۸۷) - گر مجھ سناوے ، ۹ - پیا کا مجھ بچن مکھ کا سناوے ، ۹ - نوٹ : یہ شعر بھی صرف نسخہ ۷ اور ۹ میں ہے -

(۸۸) - × ، ۳ ، ٥ - کنا گت جب پیارا پیو آوے ، ۱ - کنا گت جب پیارا پیو جو آوے ، ٤ ، ۹ ، ۱۰ - کنا گت جب پیارا پو جن آوے ، ۸ - کنا گت جب پیارا پیہ آوے ، ش - تجھے دیکھے مہر کر کر بلاوے ، ۱ ، ۲ ، ٦ ، ۸ - تجھے دیکھے کرم کر کے بلاوے ۱۰ -

(۸۹) - پگوں کوں ، ۷ - پگن پر سیس ، م -

(۹۰) - × ، ٤ - ارے اے کاگ ، ۲ ، ۳ ، ٥ ، ٦ ، ۷ - کاگ پاتی ، ۱ ، ۲ ، ٥ ، ٦ ، ۷ ، ۸ - سکھ نہ مانے ، ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٥ ، ٦ ، ۷ ، ش - سکھ نہ جانے ۸ - درد منداں ، ۲ ، ۷ ، ۱۰ -

(۹۱) - × ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ - همارے پیو کوں جا کہہ
کے آوے ، ۱ - همارے دیس کو جا کہہ کے آوے ،
۳ - همارے یار کو جا کہہ کے آوے ، ٤ - کنتا گت
نیو رتے دونوں جد آوے ، ٤ -
(۹۲) - × ، ۷ ، ۹ - گرکاك من باشم ، ۱ - کاه جو ۳ ،
۱۰ - کاك خود باشه ، ۸ -
(۹۳) - × ، ۳ ، ۱۰ - کنتا گت سیں بہت یہ دکھ کہے
ری ، ۲ - نو رتے ، ۷ - نتوترے (؟) ، ۸ - نه آئے ،
۱ ، ۲ - کس جا ، ۱ - کت رهے ری ، ۹ -
(۹٤) - × ، ۳ ، ۷ ، ۸ - بوجهئے ، ٤ - پوجهے ، ۱ - پوجئے
۲ ، ۹ - کرم میرے سدا بپتا لکھی رے ، ۱ -
سدا بپتاں ۲ -
(۹۵) - دیس جا کر ، ۲ ، ۱۰ - ملا کر ، ۲ ، ۸ - چهپا کر ، ٤ ،
۹ ، ۱۰ - اپس کوں ، ۲ ، ش - دوسرا مصرع :
رنگیلی سیج پہ کلی بچھا کر ، ۱ -
(۹٦) - کہو کاے ، ۹ - کَے ، ۱۰ - مکھ دیکھاوے ، ۷ -
مکھ دکھاؤں ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ - رهو اس باغ میں
منه بت دکھاؤ ، م - جو تجھ سیتی اگر اك قول ،
٤ - مکھ سوں ، ۷ - جو تجھ سو سانچ کر یک
قول ، ۸ - نك قول ، ۹ -
(۹۷) - گل لگاؤ ، ۸ ، ۱۰ ، ش - گل لگاوے ۷ ، ۹ -

پکڑ هاتاں ، ۷ - پکڑ هتھیاں ، ۸ - سلاوے ، ۷ ،
۹ - پلنگ اوپر بٹھاؤ ، ش - پلنگ اوپر بساؤ ، م -

(۹۸) - × ، ۳ - که تیرے دکھ ستی ، ۲ - تیرے فکر سے
۱ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ۱۰ - فکر سوں ، ۷ ، ۸ - که تیری
برھوں سوں ، ش - دن رات ، ۷ - روے ....
کھوے ، ۹ ، ۱۰ ، ش - بہ غم شب جو بنا ، ۱ -
بہ بینم سب هی تجھ بن باج ، ٤ - بہ غم سب
خوبیاں ، ٥ - دریغا جوبنا ، ۷ - بہ نیم شب ، ۸ -

(۹۹) - × ، ٤ ، ٥ - سبھی ناری پیاسنگ سکھ ، ۲ - بہ
اغیاراں صنم تو ، ۳ - باغیار صنم جو (خارج وزن) ،
۷ - باغیارے ، ۸ ، ۱۰ - بعیاری ، ۹ - سو دکھ ، ۳ ،
٦ - کرت هیں .... بھرت هیں ، ۲ - یو دکھ ،
۷ - تم اوراں سیں پیاری سکھ کرت هیں
همن میں برھنی سو دکھ بھرت هیں ، ش -

(۱۰۰) - پیا پردیس جاهیں اور کے راج ، ۲ - دیا پردیس
موں تم ، ۷ - دیا پردیس جا سوکن کے تئیں راج ،
ش - بھلا یا مجھ نهیں تجھ نین میں لاج ، ۱ ، ۲ - بھولا یا
کن تمهیں تج میں نهیں لاج ، ۲ - نین میں ، ۳ ، ۸ ، ش -

(۱۰۱) - کیوں کر پڑی ، ۹ - گئیں هیں تجھ بنا ، ۱ - گئے
پھٹھ تجھ بنا روتے ، ۲ - بھئی هیں تجھ بنا خلوت

مرے نین ، ۷ - ہوئے ہیں تجھ بنا اندھے مرے
نین ، ۹ - رووت دواُو نین ، ۱۰ - جرے چت آہ
سوں جل تھل دواُو نین ، ش -

(۱۰۲) - X ، ۱ ، ٤ ، ٥ - ارے ظالم ندارد ، ۱۰ - قیامت
ھے قریں ، م - قیامت ھے کھڑی ، ش -

(۱۰۳) - X ، ۱ ، ٤ ، ٥ - جلا کر از ، ۱۰ - ز آھن (؟) ،
۷ - ز آہ سنگ سندان (؟) ، ۸ - دروں چوں
سنگ سندان ، ۱۰ - تو ز آہ در مندان ، ش -
ز آھش ، ۳ ، ٦ ، ش -

(۱۰٤) - X ، ۱ ، ٤ ، ٥ - سوز غم میں ، ۷ - غم موں ،
۱۰ - عمر جاوے ... کا سناوے ، ۹ - غم سے ،
م - سب عمر ، ش - سبھن کو دیکھ پیارے کے
سنگاتی ، م - سبو کوں ، ۷ - سبھوسیں ، ش -

(۱۰٥) - X ، م - کوئی اس سجن کوں ، ۷ - پیاسوں ،
۸ - سجن سوں ، ۱۰ - کوئی اس سجن سوں ، ش -
پھر آے کر ، ۷ ، ۱۰ - سنے پھیرا کرے ، ۸ - سنے
دل سوں سبھی دیکھے ، ش -

(۱۰٦) - رھے گی ، ۳ - سجن بن ، ۷ - تمھیں بن ، ۸ - جلتی
رھے گی ، ۳ -

(۱۰۷) - ماہ‌س ، ۷ - ماس ، ۸ ، م - شام ، ۷ - سام ، ۸ -

سیام، ۹، ۱۰ - نوٹ :- ن ۷ اور ۸ میں یہ شعر ماہ سوم کا آخری شعر ھے، جب کہ دوسرے نسخوں میں ماہ چہارم کا پہلا شعر -

(۱۰۸) - نکھرے فلک، ۱، ۲، ۳، ۶، ۱۰ - برسانت، ۷ - گھر بھرے، ۸، م -

(۱۰۹) - یہ سیج، ٤، ۸ - پیہ بن، ۱۰ -

(۱۱۰) - × ، ٤ - بھلی چاندن، ۱ - بھئی چندنی، ۳ - بھیا چاندن، ۲ - بھلی چندنا، ۷ - ھوئی چاندن، ۹ - بھئی چاندنی، ۱۰ - ناریاں کوں، ۸، م - ھوا پھندا ھمن سی، ۲ - بھئی پھندا، ۳ - پڑی بپتا، ۸ - خواریاں کوں، ۸، م -

(۱۱۱) - دیوالی، ۱ - جاؤ ھے، ٤، ۷، ۸، ۹ - آئی ھے، ٥ - راکھی دیوالے یار (؟)، ۱ - راکھی دیری بازار، ٤ - راکھا دیوالے یار (؟)، ٥ - گھر اپنے دیورا یار (؟)، ٦ - بھئی گلزار، ۹ -

(۱۱۲) - پیہ بن، ۱۰ - یہ زندگی، ۸ - دوھیری، ۷ - زندگی یہ مجھ پہ ڈھیلی، ٥ -

(۱۱۳) - کس کن کہوں، ۱ - کاسے، ۲، ۳، ٦ - یو درد غم، ۷ - نہ یو بد جیئوں (؟)، ۷ - یہ آوی جی منے بس کہا مروں ھائے، ۹ - کہا مروں ھائے، ۱۰ -

کہوں جا .... کہا مروں جا ، م۔

(۱۱٤) - × ، ۳ - پیری بھئ رے ، ۱ ، ٤ ، ٥ ، ۹ - بوری بھئ رے ، ۲ ، ۷ ، ۸ - درد سے ، ۹ - بڑھانے لئی رے ، ۱ ، ٤ ، ۸ - ڈھی رے ، ٥ - پیری بھئ ہوں ... رہی ہوں ، ۱۰ -

(۱۱٥) - یہ شعر صرف ن ۲ ، ۷ ، ۸ اور ۹ میں موجود ہے۔
دکھا سر آہ سوں رووت گئے نین ، ۲ - دوکھے سر آہ سوں ، ۷ - ڈرا کر آہ سو ، ۸ - نوٹ : ن ۱ میں یہ شعر نمبر ۱۱٤ کے بعد آیا ہے۔

(۱۱٦) - × ، ۱۰ - اکیلی بن پیا ، ۱ - پیا بن ایك پل ، ٤ - پیا بن اکیلی ، ۷ - (خارج از وزن) - کب لگ سہوں گی ، ۲ - مین اکیلی کیسیں رہوں ری ، ٥ - پیا بن میں اکیلی کیوں رہوں ری ، م - غم اوپر غم کہو ، ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، م - نوٹ : ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ۱۰ ، م میں یہ شعر ماہ اکہن مین شعر نمبر ۱۳٦ کے بعد درج ہے۔

(۱۱۷) - ارے اے تم کبھو جو سانچ بولو ، ۲ - ارے اب ، ۸ - ملیں کب اك بدیسی سیام کہو لو ، ۷ - ملن مجھ سوں بدیسی سیام کہو لو ، ۸ - ملیں مجھ سیں ، ۲ - ملے مجھ سیں بدیسی سیام لولو ، ۱۰ -

نوٹ : یہ شعر ن، ۱، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، اور ۱۰
میں درج ہے ۔ نوٹ : ن ۱ میں یہ شعر نمبر ۱۱۴
کے بعد آیا ہے ۔

(۱۱۸) - × ، ۱ ، ۸ - برھمن پوتھی دیکھی کچھ نہ پایا ، ۴ ،
۵ - سبھی پوتھی تھکی پھر کچھ ، ۲ - بھمن پوتھی
دکھی ، ۳ - برھمن دیکھ پوتھی کچھ ، ۷ - دکھی
پوتھی برھمن ، ۶ - بھمن پوتھی دکھی پر ، ۱۰ -
سکھی میں پوچھ ، ۷ -

(۱۱۹) - بھیء چپ میں نہ اب پوچھوں کسی کوں ، ۴ ،
۶ - کسی سوں ، ۳ - نہ بولوں اب ، ۸ - نہیں
کوئی ہے میری غم ری سوں ، ۲ - غم رھی کوں ،
۱ ، ۵ - غم زدی کوں ، ۴ - نہیں دستا ہے کوئی ،
۷ - نوٹ : ن ۸ میں یہ شعر اختلاف مصرع کے
ساتھ اسطرح ہے :

بھئی چپکی نہ پوچھوں اب کرم کوں
کہ لے جا آئے کر مجھ بے شَرَم کوں

(۱۲۰) - کہاں جائے ، ۱ - جہا کرای کہو کت مرائے (؟)،
۲ - کا آپ بھریے ، ۲ - سکھی کت ، ۷ - ن ۵ میں
یہ شعر یوں ہے :

کہاں گھر پیو کے اٹ جائیے جی
لکھا اپنے کرم کا پائیے جی

(۱۲۱)- نه جانو، ۱ - ۷، ۸ - کبھیں جیو کب تلک اے دکھ سہے گا، ۷ - نکل جیو، ۸ - نکس سی جیو مرا یه دکھ سہے گا، ۱۰ -

(۱۲۲)- یه شعر صرف ن ۷ میں ھے -

(۱۲۳)- سکھی منکر سیارو (؟)، ۱، ۹ - کاتک گیا اب اگھن، ۲ - تجھ پر سیه رو، ٤ - سنو سکھیو که اگھن ماس، ٥ - سکھی ممکن شیه رو ماس، ۷ - سکھی مجھ پر سمارو، ۸ - گیا اگھن سکھی اب پوس، م - کاگدھی، ۱ - کاگت، ۲ - کاغذ، ٤، ٥، ٦، ۱۰ - سجن اپنی نگھ کدھیں نه پایا، ۷ - سجن آیا نه پاتی، ۸ -

(۱۲٤)- سردی پڑی رہے، ۲، ۸، ۹ - غم اگن میں میں، ۱ - دھی رہے، ۳ - تن میں، ٦، ۷ -

(۱۲٥)- بربام یکدم، ۱ - اٹھوں نت یوں چڑوں، ۷ -

(۱۲٦)- به هر یک، ۱، ٤، ٦ - ھر یک گویم اپن، ۸ -

(۱۲۷)- ×، ۲ - گئیں بورائے انکھیاں انتظاری، ۳ - گئی مرجھائے انکھیاں انتظاری، ٥ - گئیں پتھرائے انکھیاں انتظاری، ٦ - گئیں اندھرائے انکھیاں انتظاری، ۹ - گئیں بورائے انکھیاں ز انتظاری، ۱۰ - نوٹ: ن ۷ میں مصرع ثانی مصرع اول ھے اس طرح ع گئی

چندسی انکھاں کی انتظاری - ن ۸ میں مصرع ثانی
یوں ھے ع غم اوپر غم کہو کیسے سہوں ری -
یہ مصرع تھوڑے اختلاف کے ساتھ شعر نمبر ۱۱۶
کا مصرع ثانی ھے -

(۱۲۸) - × ، ۸ - پہلا مصرع ، ع تمامی ھوش و عقلم سب
گئی رے ، ۱ ، ٤ - تمامی ھوش عقلم لٹ گئی رے ،
٦ - تمامی ھوش عقلم گم گئی رے ، ۷ - دوسرا
مصرع ، ع عنان دل ز دستم چھٹ گئی رے ، ۱ ، ۳ ،
٤ ، ٦ ، ۷ - تمامی عقل و ھو شم ، ۹ - چھٹ گئی
ھے .... لٹ گئی ھے ، ۲ ، ۱۰ -

(۱۲۹) - × ، ۸ - مرے پاچھیں ، ۱ - مرے پیچھو ، ۳ -
پاچھیں بھی ، ٥ - پاچھے ، ۷ ، ۹ - مرے پیچھے
بھی ناحق ، ۲ ، ٤ ، ٦ - نیاحق ، ۱۰ -

(۱۳۰) - × ، ۸ ، م - مجھ چھوڑ ، ۱ - مجھ چھاڑ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ،
٥ ، ٦ - اپنے کاج لاگو ، ٥ - مجھ سے دور ، ۱ -
مجکوں دور ، ۷ - مجھ سے ، ۹ -

(۱۳۱) - × ، م - نہ تم ھمرے ، ۱ ، ۱۰ - نہ ھم تمرے
نہ تم ھمرے ، ۳ - ارے سکھ اپنے کوں آگ
لاؤ ، ۱ ، ۳ ، ٤ ، ۷ ، ۱۰ - اب دھاؤ ، ۱ -

(۱۳۲) - × ، م - کاھے بلاؤ ، ٤ - کاھے جراؤ ، ۳ ، ۱۰ -

نصیحت گر ، ٤ ، ٥ - کا ھے خبر دیو . . . کون ملادیو ،
٧ - پیارے کو ، ٩ - پیارے کون ، ١٠ -

(١٣٣) - × ، ٨ - یون آوتا ھے ، ١٠ - عاشقاں کون ، ٧ -
نوٹ : ن ١٠ میں اسکے بعد شعر نمبر ١٧٨ اور ١٧٩
درج ھیں -

(١٣٤) - × ، ٨ - کروں کنٹھا گلے ، ٢ - سب چیز پھاڑوں ،
٤ ، ٥ - جوگن گے ، ٢ ، ٥ - ارے میں بھیس ، ٧ -
بھیکھ ، ٩ - بھیك ، ١٠ - ن ، ١٠ میں یہ شعر ، نمبر
١٣٣ سے قبل آیا ھے -

(١٣٥) - × ، ٨ - ١٠ میں دھون ، ١ - پی کے دیس ، ١ -
دھویں ، ٣ - دھونیں ، ٩ - هزاراں ناله غمگیں
سناکر ، ٤ - هزاراں آه ناله کے ، ٥ - هزاراں آه کے
نعرے بجاکر ، ٧ -

(١٣٦) - × ، ٨ ، ١٠ - دلربا کے ، ١ ، ٧ ، ٩ - گھر پکاروں ،
٢ - گھر جگاؤں ، ٣ ، ٤ - پیا کے وصل ، ٩ -

(١٣٧) - × ، ١ ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ٨ ، ١٠ ، م - نہیں ھے
آس اب جیو کے ، ٧ -

(١٣٨) × ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ٨ ، ١٠ ، م - اگھن دکھ
دے گیا ، ٧ - پیا بن نین ترسی ھومروں ری ، ٧ -
ن ٧ میں یہ شعر ١٤٠ کے بعد آیا ھے -

(۱۳۹) × ، ۱۰ ، م - ٹک لک ، ۲ - مجھ پر لاکھ ، ٤ - مجھ پر سال ، ٥ - اے ماس ، ۷ - مجھ پر اک بتیا (؟) ، ۸ - سیام ، ۷ ، ۸ - نوٹ : ن ۷ اور ۸ میں یہ شعر نمبر ۱۳۷ سے قبل آیا ہے -

(۱٤۰) - اگھن بتیا سکھی ، ۱ - اگھن دکھ دے گیا ، ۷ ، ۸ - گیا اگھن سکھی ، م - اب پوہ آیا ، ۱ - اگھن دکھ دے پر اب یہ پوس ، ٤ - پیارے نے مجھے دل سے بھلایا ، ۱ ، ٤ ، ٥ ، ٦ - پیارے نے مجھے دل سوں بھلایا ، ۲ ، ۳ ، ۷ ، ۸ -

(۱٤۱) - پڑے پالاں ، ۷ - کپے تھرتھر ، م - مرا دیہہ ، ۲ - لاگی مری نیہہ ، ۲ ، ۷ - نجانوں کس گھڑی ، ۳ - اری کس ، ۹ -

(۱٤۲) - ھمن کانپے ، ۲ - ھمن کانپوں ، ۷ ، ۸ -

(۱٤۳) - کوئلا ، ۳ - بھئی ھوں کوئلا ، ۲ - جل بل ، ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٦ ، ۷ ، ۸ - پیا بن کوئلا جل بل بھیا تن ، ۸ - بھئے نس سال مجھ پر ماس سو دن ، ۱ - نس مانس ، ۳ ، ٥ - نہیں یہ سال مجھ پر مانس ، ٤ - بھئے نس ماس مجھ پر سال صد دن ، ٦ - بھئے نس ماس مجھ پر سال نس دن ، ۷ - نہیں اس سال مجھ پر ماس نس دن ، ۸ - بھئیں نس مانس مجھ پر سال شد دن ، ۹ -

(۱٤٤) - × ، ۸ -- یہ مانس، ۲ - اس ماس میں ، ۷ - پیوکن ، ۳ -

(۱٤٥) - یہ شعر صرف ن ۱ اور ۸ میں درج ھے -

(۱٤٦) - یہ شعر بھی صرف ن ۱ اور ۸ میں آیا ھے

(۱٤۷) - × ، ۸ - برہ نے آئے جادی (؟) ، ۲ - برہ نے آچھاروں ،
۹ - سکھی کا ھے ، ۲ - مائے سوری ، ۱ ، ۲ ، ۳ ،
٤ ، ٥ ، ٦ - پڑی گل میں ھمن کے پاؤں بیڑی ، ۷ -

(۱٤۸) - × ، ۸ - آہ ڈیرا ، ۲ - پیو کو سبیرا ، ۲ - پیوکن
سویرا ، ۳ - کتھا میرا کہو ، ۷ - پیو سے ، ۹ -

(۱٤۹) - × ، ۸ - وگر جانم زتن -- ۲ - والّا جان زتن ، م -
مگر غم سوں ، ۲ -- اسی غم سوں ، ۱ ، ٤ ،
٥ ، ٦ --

(۱٥۰) - × ، ۸ - اجی ملّا ، ۱ ، ٤ ، ٥ ، ٦ -- پیا کے ملنے
کی فال دیکھو ، ۷ -- (خارج از وزن) -

(۱٥۱) - یہ شعر صرف ن ۷ اور ۹ میں ھے -- بر آوے ھمارا ،
۷ -- وگرنہ جان جاتا ھے ھمارا ، ۷ -

(۱٥۲) - × ، ۸ -- ھویگا .... ھویگا ، ۷ -- ن ۷ میں یہ شعر
نمبر ۱٥۳ کے بعد آیا ھے --

(۱٥۳) - × ، ۸ - سیانوکہ کچھ ٹونا ، ۲ - سلونے سانورے ٹونا ،
۳ - سنو سیانو ارے ، ۷ ، ۹ - پھرو رے ، ۱ ، ۲ ،

۳، ٤، ٥، ٦ -

(١٥٤) - ×، ١، ٣، ٤، ٥، ٦، ٨ -

(١٥٥) - یہ شعر صرف ن ۹ میں ھے -

(١٥٦) - مسبوئے، ۷ - مجھ کوں پیانے، ۹ -

(١٥٧) - یہ شعر صرف ن ۱ میں ھے -

(١٥٨) . یہ شعر صرف ن ۱ میں ھے -

(١٥٩) . یہ شعر صرف ن ۱ میں ھے

(١٦٠) . یہ شعر صرف ن ۱ میں ھے

(١٦١) . یہ شعر صرف ن ۱ میں ھے

(١٦٢) . یہ شعر صرف ن ۱ میں ھے

(١٦٣) . یہ شعر صرف ن ۱ میں ھے

(١٦٤) . چلیا پوس اے سکھی لاگی بہت کہات (؟)، ۷ - چلا پوس اے سکھی یو بیت کر ھاتھ (؟)، ۸ - لائے بہت ھاتھ (؟)، م - دوسرا مصرع: نہ پوچھا ایک دم از من یکے بات، ۲ - ن ٥ میں پہلا مصرع اسطرح ھے: ع گئیں سب خوبیاں ھیہات، ھیہات -

(١٦٥) - یہ شعر صرف ن ۷، ۹ اور م میں ھے - ظُلَم مرے اوپر، ۷ - ٹھانا کیا ھے، م - ھمن کو دکھ دیا ھے، م - نوٹ: ن ۷ میں یہ شعر ١٦٧ کے بعد آیا ھے -

(۱۶۶) - درد دکھ سوں ، ۷ - کروں کیا اب نہ آئے دیس میتا ، ۷ - مکانش ما گھ لینا ، ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۵ - مکانش ماہ بیتا ، ۱ ، ۸ - ماہ بیتا ، م - دوسرا مصرع ، بدیسی سیام نے پھیرا نہ کیتا ، م -

(۱۶۷) - یہ شعر صرف ن ، ۶ ، ۷ ، ۸ - اور م میں ہے - سائیں سے ، ۶ ، م -

(۱۶۸) - یہ شعر صرف ن ، ۷ ، ۹ ، اور م میں آیا ہے - اب ما گھ ، م - فراق اب پوس ، ۷ ، م - پیارے نہیں ، م -

(۱۶۹) - یہ شعر صرف ن ۷ میں درج ہے -

(۱۷۰) X ، ۹ - ارے اس ماس اپنا مولیاری + مجھے غم کی اگن نے اب لیاری ، ۳ - لگا یہ ماہ اپنا موں لیاری ، ۴ - اگن نے تو لیاری ، ۴ - از نو لیاری ، ۵ - ارے اس ماہ انبہ مولیا ری (؟) ، ۷ - لگا یہ ما نہہ امن پنا مولیاری (؟) ، ۸ - جو آیا ما گھ آنت موڑیا ری ، م -

(۱۷۱) - X ، ۱ ، ۲ ، ۳ ، ۵ ، ۶ ، ۹ - بسنت اب گائیے ری ، ۴ ، ۸ - زتار آہ تن من تائیے ری ، ۴ ،

(۱۷۲) - X ، ۱ - سکھی میں نے ہوئی ، ۲ - سکھی منتی کرے ۳ ، ۵ - سکھی بکتی پھروں ، ۴ ، ۶ - سکھی بنتی

کروں ، ۷ - کبھو دن رین کی ، ٥ - دین رین تم ، ۲ -
سنو تم رین کی ، ۷ ، ۸ -

(۱۷۳) - × ، ۱ ، ٦ - پھروں دوڑی به غم ، ۲ - پھروں بوری
دیوانی پھر کی دیدار ، ۷ - بزور درد ، ٤ - بوری
دوانی بھر دیدار ، م - نیاؤں کونچه صحرای
بازار ، ۷ -

(۱۷٤) - × ، ۱ ، ۲ - جو میں شب چنگ قامت کا بجاؤں ،
٤ ، ٥ ، ٦ - چو شب میں چنگ قامت کل بناؤں ،
۷ - بشب چوں چنگ قامت کو بناؤں ، ۸ - ارمے
چپ آنسوؤں کے ، ۳ - آنجھوؤں کے ، ٤ ، ۸ -
آنسواں کے ، ۷ -

(۱۷٥) - × ، ۱ ، ٥ - درد جان غم کشیده ، ۲ ، ٦ - در
دل وجان ، ٤ ، م - شراب درد غم جانم کشیده ، ۷ -
دل جان غم کشیده ، ۸ -

(۱۷٦) - × ، ۱ ، ٥ - دلدارم ، ٤ - بجان ما ، ۸ - که اے
دلبر ، ۹ - مہر سلیمانی ، ۲ ، ۸ - بایں مور سلیمانی ،
٤ - بایں مورے سلیمانم ، ۳ ، ٦ - به این مورے
سلیمان یك ، ۷ - که من مورم سلیمان یك ، م -

(۱۷۷) - × ، ۱ - ارے پردیس جا ، ٦ - بسا پردیس میں ،
۷ - سکھ نه دیجے ، ۲ ، ۳ ، ٦ ، ۸ - سنگ نه دیجے ،

٤ ، ٧ - برھن کے تیں دکھڑا ، ٥ - اتا دکھڑا برھنی
کو ندیجے ، ٩ -

(١٧٨) - × ، ١ - دن رات ، ٧ ، ٨ -

(١٧٩) - × ، ١ ، ٤ ، ٥ - سوبرس بیتا ، ٧ - بیتیں ، ٨ - مجھ
برس بیتا ، ٩ - بیک ساعت ترے اندوہ کیتے ، ٢ -
نہ یک ساعت ترا اندوہ چھوٹا ، ٧ - بیک یک ساعت
مجھے اندوہ چیتیں ، ٨ - نہ اک ساعت ترا اندوہ
چھوٹا ، ٩ - اندوہ چھوٹے ، م -

(١٨٠) - × ، ١ ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ٨ ، ١٠ -

نہونی مجکوں یک ساعت تیرا یاد
نہیں آتی کد ھیں مجکوں کہ کیایاد ، ٧ -

(١٨١) - × ، ١ - گئی گذری نہ آیو ، ٢ - آون نہ کینا ،
٩ - پھیرا نہ کینو ، ٣ - مدت ھوئی ، ٨ - کا گت . .
. . نہ دیو ، ٢ - کاغذ ، ٣ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ٨ - نہ یک
کاغذ کسی کو لکھ بھی دینو ، ٨ - ذرا ٹک لکھو
پانتی ھت نہ دینو ، ٧ - ذرا کاغذ ، م - کہیو ، دیجو ،
٥ - نہ دینا ، ٩ -

(١٨٢) - × ، ١ ، ٦ - کن کہی ھے ٢ ، ٩ ، ١٠ - ایسی
سختی ، ١٠ - چنیں سختی ، ٣ - سختی ستی جوکن
بھی رے ، ٤ - کن بدی ھے ، ٥ - کن جوبدی
رے ، ٧ - کہو جی کن کہے ری ، ٨ - بھو تم

کون نہی ھے ، ۲ - دنیائی رھی ھے ، ۳ - تمھیں
کچھ لاج ، ٤ - ارے کچھ لاج ، ۷ - تمھن کچھ ، ۸ -
نہیں رے ، ٤ ، ۷ ، ۸ - ارے تجھ لاج لوگن کی
نہیں ھے ، ۹ - نہیں ھے ، ٥ ، ۱۰ - نوٹ : نمبر ۹ میں
یہاں سے اشعار ماہ کاتک کے تحت آتے ھیں -

(۱۸۳) - × ، ۱ ، ٦ - کرکے ، ۲ ، ٥ ، ۸ - اب لگ نہ آئے ،
۹ - کس سوت نے باتوں لگائے ، ٤ ، ٥ ، ۱۰ -
سوک ، ۹ - سوکناں ، ۷ - کن دتیوں نے ، م -

(۱۸٤) - × ، ۱ - وفاداری ، ۷ - سے ، ٦ ، ۸ ، م - ایتاد کہ غیر
کے پیو کو (؟) ، ۲ - غریباں ، ۸ -

(۱۸٥) × ، ۲ ، ۳ ، ٥ ، ٦ ، ۹ ، م - نہ پوچھی یکدم از من
آئے کربات ، ٤ - نہ پوچھی آئے کر یکدم صنم
بات ، ۷ - نہ پوچھی یکدم از من آن کر بات ، ۸ -

(۱۸٦) - جو دل میں تھا ، ۷ ، م - جانے تھی (؟) ، ۱۰ -
کری کیوں تم ھمن سوں ، ٤ ، ۸ - ھمن سوں کیوں کری
تھی ، ٥ - کری تھی کیوں ھمن سوں آشنائی ، ۷ ، ۱۰ -

(۱۸۷) - × ، ۱ ، ۳ ، ٥ - دل نہ لیجے ، ۲ - جانتے ، ٤ -
من نہ کیجے ، ٦ - من نہ دیجے ، ۷ ، ۸ - پریت ، ۲ ، ٦ -
سے ، ٦ ، ۸ - پاچھے ، م -

(۱۸۸) - × ، ۱ ، ٥ ، ۷ ، ۸ - گئے سو برس پیو ، ۲ - گئی

پیو چاندنی ، ٤ - گئے اور چاندنی (؟) ، ٦ - جان دے ، ٩ ، ١٠ - نمبر ٩ اور ١٠ میں مصرع الٹ گئے ھیں -

(١٨٩) - یہ شعر صرف ن ٣ میں ھے -

(١٩٠) - X ، ١ ، ٣ ، ٥ - آرھا ھے ، ٤ - آگیا ھے ، ٦ - آوتا ھے ، ٧ - آلگا ھے ، م - ملو تو دیکھ لیو نا پھر دغا ھے ، ٢ - ملوں تو واوا نا تودا ھے ، ٨ - ملو دیکھ لو نا تو دغا ھے ، ٩ - ملو تو دیکھ اور نا تو دغا ھے ، ١٠ -

(١٩١) - X ، ١ ، ٨ - درد تم نے کچھ نہ جانے ، ٢ ، ٥ - ھمارا درد ، م - ھماری بھی پرت تم کچھ نہ جانی ، ٧ ، ٨ - تجھ نے ، ١٠ -

(١٩٢) - X ، ١ ، ٥ - ھمن کے کاج سوں ، ٢ - ھمارے کام کو ، ٦ - ھمارے کام میں ، ٤ - کام موں ، ٨ - ھمیں سبیں کام دھیرج تم دھرت ھو ، ٧ - ن نمبر ٩ میں یہ شعر ١٩٣ کے بعد ھے -

(١٩٣) - X ، ١ ، ٤ ، ٥ ، ٦ - تیرے ، ٩ - دلبر تمھارے ، ٢ ، ٣ -

(١٩٤) - X ، ١ - اگر ، ٩ - چھاڑو ، ٢ ، ٥ - چھاڈو ، ٩ - کرو ھو ، ٤ ، ٥ - کرت گیا ھو ، ٨ - مجھے چاڈو کرونی کیوں کھکیڑا ، ٧ -

(١٩٥) - X - ١ ، ٤ ، ٥ ، ٦ - جاناں ، ٢ ، ٣ - پردیس ، ٩ - وس

دیس ، ۲ - ارے میں آکے ، ۲ - ارے ٹلک ، ۷ ، ۸

(۱۹۶) - X ، ۱ ، ٤ ، ٥ ، ٦ - تجے ، ۷ ، ۸ - پکھ جتن ، ۹ -

(۱۹۷) - X ، ۱ ، ٤ ، ٥ - کٹھن ھیگا پیا بن ، ۲ - کھو کو جا سجن سوں ، ۲ - پیا سے ، ۷ ، ۸ - کہے کُو اُو جا پیا سنگ ، ۱۰ -

(۱۹۸) - X ، ۱ ، ٤ ، ٥ ، ٦ - ماہ ، ۷ ، ۸ ، ۹ - ماگھ موں مکھ آ ، ۲ - دوسرا مصرع :- پڑا سانسا مجھے جیو کے رھن کا ، ۳ - بھروسا نئیں مجھے جیو کارھن کا ، ۷ ، ۸ - پڑا سانسا مجھے جی کے رھن کا ، ۹ - ن ۱۰ میں اس کے بعد کے اشعار عنوان "بیان ماہ پھاگ" کے تحت درج ھیں -

(۱۹۹) - X ، ۱ ، ۲ ، ٤ ، ٥ ، ٦ - ن ۷ ، میں یہ شعر "ماہ پھاگن" کا پہلا شعر ھے اور اس طرح ھے :

کیا جب ماہ دونا دکھ بھیا ری

جو آیا ماہ پھاگن کیا کروں ری

(۲۰۰) - گیا اب ، ۱ ، ٥ - گیا سب ، ٤ - گیا جب ماہ ، ۱ ، ٤ ، ٦ ، ۷ ، ۸ - سکھی ھے ھے کہ پردیسی نہ آیا ، ۱ - پیا پردیس چھایا ، ۸ - سلونے شیام کو پردیس بھایا ، ۹ - ن ۷ ، ۸ میں یہ شعر "ماگھ" مہینے کا آخری شعر ھے -

(۲۰۱) - یہ شعر صرف ن ۹ میں ھے - ن، م میں دوسرا مصرع اس طرح ھے - سجن پردیس نت دکھڑا بھروں ری - اور ن ۷ میں یہ اس طرح درج ھے :

سجن بن دیس مجھ سونا بھیاری (؟)

سجن پردیس نت دکھ میں بھروں ری

(۲۰۲) ارے اب تم یہ سنو یہ درد مجھ سوں، ۱ - ھمن کا، ۲ - یہ درد من سوں، ٤، ٥، ٦، ۸، م - یہ درد من سے، ۹ - درد مند سوں، ۷ - تم درد من سوں، ۱۰ - جلا فرقت سے پردیسی سجن کا، ۲ - دکھڑا مجھ سجن کوں، ۷ - کہے کوئی، ۱۰ - سجن سے ۹، -

(۲۰۳) - کہے باھمن، ۱ - کہیں برھن، ۲، ۷ - سلونے روپ، ۱ - سبھوں نے رنگ روپ اپنا بنایا، ۷ - رنگ پایا، ۲، م -

(۲۰٤) - چلی ھنستی ھوئی، ۷، ۸ - چلیں بن بن، ۱۰ - مدرسوں، ۲، ٤ - اپنے مندھر سوں، ۷، ۸ - جا اپنے سجن سوں، ٤، ٥ -

(۲۰٥) - ×، ۱ - مزعفر، ۲، ۳، ۹، ۱۰ - معطر چولیاں سب پہن، ٦ - چوریاں، ۳ - مظفر چونری، ٤، ۷، ۸ - سو ھار نکائی (؟) ۷، ۸ - پہن آئیں، ۱۰ - کبھر موں

مہنگا بھراویں ، ۲ - کہر میں مانگا ، ۳ - رنگ سے مانگیں ، ٤ - سبھوں میں کہورے مانگا چرائیں (؟) ، ٦ - سبھوں نے رنگ سیں ، ۹ - موتیوں مانگاں جمائیں ، م -

(۲۰٦) - × ، ۲ - ڈاروں ، ۳ - سرمہ سب ھین ڈاریں ، ٤ - سرمے سیاہ ، ٥ - بچشم دل سیاھی سرمہ ڈاریں ، ۷ - بہ چشم مست سیاھی سرمہ ڈاریں ، ۹ - لب دنداں ، ۸ - لب از دنداں ، ۱۰ -

(۲۰۷) - ھر یکس ، ۱۰ - کروں کیا ، ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ۹ - مھوتی بڈائی ، ۱ ، ٦ ، ۹ ، ۱۰ ، - ھوئے بڈائی ، ۲ ، ٥ ، - ھوتی برائی ، ۳ ، م -

(۲۰۸) - × ، ۳ - ز مژگاں تیر و از ابرو کماں کج ، م - ن ۷ ، ۸ میں یہ شعر ۲۰۹ سے قبل ھے -

(۲۰۹) - بن ھے مکھ پر سب ، ۲ - غمز ھے گاھہ پر ، ٤ - بن رھا ، ۷ ، م - گلے ھے بد پڑی ، ٦ - گلے ، ۸ - گرے مالے پڑے ، ۱۰ - اور پائیے ، ۹ ، -

(۲۱۰) - دو زلفاں گنج خوبی ، ۱ - لگا ھاں گنج ، ۳ - کر کان ساجن ، ۱ ، ۲ ، ۸ ، ۱۰ - مر کان ، ٦ - بل کھائیے ، ۳ ، ٤ ، ٥ - زلفاں کی زو فن ، ۷ - جوں ناگ کا پھن ، ۹ - کج کھائیے ، م -

(۲۱۱) - که گردم تك كسی كوں ڈنك ، ۱ - که گروه یك ، ۲، ۶ - کسو کے ، ۳، ۵ - ارے یه ناك جسکوں ڈنك لاوے ، ۷ - که گرذره کسی کو ڈنك لاوے ، ۸ - اگر ٹك وه کسی کے ، ۹ - اگر وه ناگ کس کو ڈس کے جاوے ، م - زهر وس کی قیامت لگ ، ۲ - ڈسیا اوس کا ، ۷ - زهر اوس کا ، ۸ ، ۱۰ ، م -

(۲۱۲) - دوسرا مصرع : وگر سازد نگاهے ، ۱ - نماید یك نگه در سوئے ، م -

(۲۱۳) - سے - آواز ، ۳ - بچهواں کی ، ۷ ، ۱۰ - سنے ازهر طرف ، م - ابرن بهرن ، ۳ - اپنی برن اور روپ سنگار ، ۵ - سارسنگار ، ۶ - تهاٹ سنگار ، ۷ - ساتھ سنگار ، ۸ -

(۲۱۴) - زهر سومست هوشیار ، ۳ - رود هوشم ز هرسو مست سرشار ، ۷ - مست و سرشار ، م - لے بر کتف ، ۳ ، ۶ - در کتف ، ۸ -

(۲۱۵) - اپنے سے ، ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۶ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، م - اپنے سوں ، ۲ -

(۲۱۶) - × ، ۴ - رنگاں کے مٹکاں ، ۲ - رنگوں کے کھیلیں ، ۶ - رنگوں کے شیشے ، ۹ - رنگوں کے مٹکیں ، ۱۰ - بهرے مٹکے رنگوں کے ، ۵ - م - اچھیں ، ۷ -

(۲۱۷) - گلال اور رنگ لیئس ناریں ، ۱ - بھری ھیں شکل ناری ، ۲ - بھئی ھیں لعل ، ٤ - بھرے او لعل، ٥ - ھوئیں ھیں لعل ، ٦ - بھری ھیں لال ساریں ، ۷ - نال ناری ، ۱ - نال نیاری ، ۳ - پیا کے تال ، ٦ - نال ساریں ، ۷ - پیا کے ساتھ ، م -

(۲۱۸) - × ٥ - کہیں ... کہیں ،۱، ۳ ، ٤ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ ، م - کہیں مر دنگ کہیں ڈھولک یو باجے ، ۷ - اور طور گاجے ، ۱ ، ٤ ، ٦ ، ۸ - سازندہ اور طنبور گاجے ، ۲ - اور تور گاجے ، ۳ ، ۱۰ - اور تار گاجے ، ۷ - ھور طور گاجے ، م -

(۲۱۹) - عبیروں کو ، ۲ - عبیروں سے ، ٤ - گاویں بجاویں ، ۱ ، ٤ - ھولی مچاویں ، ٦ - کھیلیں کھلاویں ، ۸ -

(۲۲۰) - × ، ٦ - غرائب دوھریں ، ۱ - اسی میں دوھرے ، ٥ - اپس سوں دوھرے غزلاں سناویں ، ۱۰ - غزلاں ، ۷ ، ۸ - ھولیاں ، ۱ ، ٤ ، ٥ ، ۷ ، ۸ -

(۲۲۱) - کھنے سوں ، ۲ ، ٥ ، ۸ - مراتن جلاوے ، ۲ - تن مرا ، ۳ ، ٤ - موراتن ، ۱ -

(۲۲۲) - دھالاں لڈتیاں ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ۷ ، ۹ - دھاراں دھومیاں ، ٦ ، ۸ - دھاراں دیتیاں ، ۱۰ - سب مل کرت ھیں ، ۲ - ناریاں عشرت کرت ھیں ، ۷ - سب کچھ کرت ھیں ، م -

(۲۲۳) - اری میں ، ۲ - سکھی میں رہ گئی ، ٤ - ولے میں ھی رھی ، ٥ - ولے میں رہ گئی ، ۷ - جاتے مجھ اُپر ، ۱ ، ۸ ، ۱۰ - جائے مجھ اُپر ، ٤ ، ٥ - مجھ اُپر دن ، ۹ -

(۲۲٤) - × ٥، - تم کو پیا ، ۱ - نہیں کچھ فکر تجکو ھے ، ۲ - پیا کچھ دکھ ، ٦ - پیا تمکو نہیں ، ۸ - تج کوں ، ۱۰ - کچھ فکر ، ۱۰ - یاد سے ، ۱ ، ٦ ، م - مشکل یاد سوں ، ۷ - مطلق یاد سو ، ۷ - مجکو بسارا ، ۲ - مطلق یاد سوں ، ۱۰ -

(۲۲٥) - دوسرا مصرع : کہ اب تک گھر کو اپنے تم ، ۲ - کہ باھر جا کے پھر گھر ھو نہ آئے ، ۳ - کہ تا ھنوز گھر تم پھر نہ آئے (؟) ، ۷ ، ۹ - تا ھنوز گھر تم کیوں نہ آئے (؟) ۸ - کہ تا ھنوز تم گھر کوں نہ آئے ، (؟) ، ۱۰ -

(۲۲٦) - × ، ٥ - خطائے ، ٤ - سبیرے ، ۲ ، ۸ - خبر میری سو بھی پھر ، ۷ -

(۲۲۷) - جان زتن چلتا رھے گا ، ۱ ، ۳ ، ۷ - دوسرا مصرع : اگن غم میں جگر جلتا رھے گا ، ۱ ، ٤ ، ٦ ، ۸ - اگر نہ آئے کر پھر کیا کرے گا ، ۷ - کھویہ خون

کس کے گل پڑیگا، ۹ - نسخہ نمبر ۷، ۸ میں یہ شعر ۲۲۹ کے بعد ہے -

(۲۲۸) - زودی زود آرے، ۹ - گلے سوں گل، ۲، ۳ - مہر کر کے گلے سوں مجھ لگاؤ، ۷، ۸ - مجھے گل سوں لگاؤ، ۱۰ - لگارے، ۹ -

(۲۲۹) - ×، ۱، ٤، ٥، ٦ - ارے بالم، ۷، ۸، ۱۰، م - پاؤں، ۲، ۳، ٤ - پایں، ۹، ۷، ۸ - ترے پیّاں پڑوں گی، م - قربان کروں گی، م -

(۲۳۰) - ×، ۱، ٤، ٥، ٦ - هورهوں ری، ۲ - جو کچھ مجکوں کہے گا سو سنوں گی، ۷، ۸ - دل و جان تجھ اُپر قربان کروں گی، ۹ - جو کچھ مجھ کوں سہاوے گا سہوں گی، ۱۰ - جو کچھ مجکو سناوے گا سنوں گی، م -

(۲۳۱) - ×، ۱، ٤، ٥، ٦، م - آورے آو، ۷، ۸ - آؤ گھر رے، ۱۰ - دکھلاؤ رے آؤ، ۷، ۸ -

(۲۳۲) - ×، ۱، ٤، ٥، ٦ - هورهی ری، ۹ - نمانی جو دیوانی، ۷، ۸ - نمانی بل دِوانی، ۹ - نمانی چه دِوانی، م -

(۲۳۳) - ×، ۱، ۳، ٤، ٥، ٦ - گھر آو اگن میری، ۲ - ارے آؤ جلن، ۷ - ارے گھر آؤ، ۱۰ - کنتھا،

۱۰ - موری سنو، م -

(۲۳۴) - X، ۱، ۳، ٤، ٥، ٦ - دکھ کہوں گی، ۷ - دکھ سناؤں، ۹ - دوسرا مصرع:

غم اوپر غم کہو کب لگ سہوں ری، ۲ -

نہیں یو دکھ ایسے کب لگ بکوں گی، ۷ -

نہیں طاقت مجھے کب لگ سہوں رے، ۹ -

نہیں آدر اسے کب لگ سہوں رے، ۱۰ -

(۲۳۵) - X، ۱، ۳، ٤، ٥، ٦ - ھے آ خبر اے، ۷، ۹ - اپنے سر، ۷ - نمانی کی صبر، ۲ -

(۲۳۶) - X، ۱، ۳، ٤، ٥، ٦ - اری او دھو، ۷، ۱۰ - او دھو کو سب قصہ سنایا، م - جھگڑا بجھایا، ۷ - جھگڑا جتایا، م -

(۲۳۷) - X، ۱، ۳، ٤، ٥، ٦ - نہ جانے، ۲ - نہیں آون کیا کیا جتن کیجے، ۹ - نہ مانا اُن کہا کیا چین کیجے، ۷ -

(۲۳۸) - X، ۱، ٤، ٥، ٦ - مشہور ھے جو چیت ھوئیں، ۲ - نقل مشہور جب یو بخت الٹے، ۷ - جو بخت روٹھے، ۹ - میت ھوئیں، ۲ - بھئے جب، ۷ - بھئے سب بیر بھائی میت کھوٹے، ۹ - بھئے سب

میت اخوان خویش کھوٹے، ۱۰۔

(۲۳۹)۔ X، ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۱۰۔ کوئی من میت میرا، ۷۔ پیو کون سویرا، ۷۔

(۲٤۰)۔ X، ۱، ٦۔ دیہن، ۲۔ سب دیہی پری، ٥۔ تمہارے ہجر سے گھر میں پڑی رے، ٤۔ جو ماری آہ ہجران ...۔ ری، ۷۔ بہ نار ہجر سب دیہی جرے ری، ۸۔ ہوری بھئے ری، ۲۔ گھر کت رہ رھی ری، ۳۔ گھر کت رم رہے ری، ٥۔ ہوری برے ری، ۸۔

(۲٤۱)۔ X، ۱، ٤، ٥، ٦۔ گیا پھاگن، ۹۔

(۲٤۲)۔ سکھی اب، ۱، ٥، ۹۔ سکھی یہ، ٤، ۷، ۸، م۔ آئی سہائی، ۱، ۲۔ آئی نوائی، ۳، ٤، ٥۔ آئی نوائی، ۸، ۹۔ سکھی اب چیت مانس آیا نو آئے، ٥۔ آئی نہ آئی، ۷۔ گیا جب ماہ پھاگن چیت آیا، ٦۔ اجھوں لگ آس میری، ۱۔ بر نہ لائی، ٥، ۷۔ پھولی پھلواری اور سب رنگ لایا، ٦۔ اجھوں آنند، ۱۰۔

(۲٤۳)۔ پھلواریاں ری، ۱، ۳، ٦، ۷، ۸، ۱۰۔ ناریاں ری، ۱، ۳، ٦، ۷، ۸، ۱۰۔ سیریں، ٤، ٥، ۸۔ کرین عشرت، ۱۰، م۔ کرین ھیں سب،

۹ - سیر آ ، ۲ -

(۲٤٤) - × ، ۵ ، ٦ - ھار بھولوں کے ، ۱ - بھنور بھولوں کا ، ۲ - لڑی پر بھول بھولن کی ، ٤ - رھیں ھیں ناریاں پیو کے گلے لاگ ، ۷ ، ۸ - سوئی ھیں ناریاں پیو کے گلے لاگ ، ۹ - کی لگی آگ ، ۲ ، ۷ ، ۸ ، ۹ - داغ ، ۱۰ -

(۲٤۵) - سہاری ، ٤ ، ۸ ، م - درد و غم ھم نے سہا ، ٦ - سہا ھے ، ۸ - درد و دکھ ، ۱۰ - ھر دم دھے ری ، ۲ - ھر دم رھا ری ، ٤ ، ٦ - ھر دم رھا ھے ، ۷ - دیاری ، ۸ - دیے ری ، ۱۰ - ھر دم دیا ، م -

(۲٤٦) - × ، ۵ ، ٦ - دن رین مجھ ناگن ، ۲ - ڈسے ، ٤ ، ۸ - جگ ھنسے ھے ، ٤ - بھروں دوری ، ۱۰ -

(۲٤۷) - × ، ٤ ، ۵ - پریم پھانسی ، ۲ ، ٦ - مرے گر میں پھنسی ھے ، ۹ - گل موں ، ۲ ، ٦ ، ۷ - گر موں ، م - ھوا مرنا مرا ، ۱ - اورن کی ھانسی ، ۷ - بھیا مرنا مرا ، ۸ - نوٹ : میر حسن نے یہ شعر اپنے تذکرہ مین نقل کیا ھے -

(۲٤۸) - بھرون تھی ، ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ، ٦ - روتی بھروں ری ، ۷ - موں ڈرتی پھروں تھی ، ۸ - بھرے تھی ،

۹ ، ۱۰ - نصیحت بہت اپنے کو ، ۱ - نصیحت اپنے کو آپی ، ۲ - نصیحت میں میں ، ٤ - نصیحت آپ کون نسدن کروں ری، ۷ - نصیحت میں اپن کون نت کروں تھی ، ۸ - کرے تھی ، ۳ ، ٦ ، ۹ - کروں تھی ۱ ، ٤ ، ۸ ، ۱۰ -

(۲٤۹) - پنچھی کی لگن ، ٦ - اری سکھ دے ، ٤ ، ۸ - اری دے دل ، ۷ - هزاراں دکھ نہ دیجے ، ۸ - هزاروں ، ۹ - هزاراں دکھ نہ لیجے ، ۱۰ -

(۲۵۰) - X ، ٦ - مسافر سے ، ۱ ، ٤ ، ۹ ، م - رو رو گنوایا ، ۲ - روتے ، ۳ ، ۷ - جنم اپنا ، ۹ ، م -

(۲۵۱) - نین برجی نا ، ۱ ، ۳ - پر چیں نا ، ۲ - برچھی نا ، ٤ - برچھی نا رهی هے ، ٥ - دو نین برچی نا ، ٦ - برچی نارهی ری ، ۷ ، ۹ ، ۱۰ - بر چھنہاریا هین ، م - لے کر پرائے بس ، ۱ - بس پڑی هے ، ٥ - بس کیا هین ، م -

(۲۵۲) - یہ شعر صرف ن ۳ میں ہے -

(۲۵۳) - X ، ۱ ، ۲ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ -
پیا دل دے سٹک چلتے رهے ری ، ۷ -
دونوں مانی سدا جلتی رهے ری ، ۳ -
اری اے تین لی رسوا کر رے ری ، ۷ -

(۲۵٤) - یہ شعر صرف ن ۳ میں درج ھے -

(۲۵۵) - X ، ۵ ، ٦ - بجالم ای صبا بھر خداری ، ٤ ، ۸ - باتی
ھماری ، ۲ ، ۳ - باتاں ھماری ، ۷ - پیایا جاسنا ، ۹ -

(۲۵٦) - X ، ۵ ، ٦ - تم ھی ھمن سے ، ۱ - دل نے ھمن سیں ،
۳ ، ۱۰ - دل موں ھمن سوں ، ۲ - کری دل سوں
ھمن سوں بے وفائی ، ۷ - کریں ... آشنائی ، م -

(۲۵۷) - X ، ۵ ، ٦ - اے جان میں کھایا ، ۱ ، ۸ - ارے
میں جان کے کھایا دغا ، ۲ - دغا ، ۳ ، ۹ ، ۱۰ ، م -
ارے اے جان من کیا یادگاری ، ٤ - ارے انجان
میں کھائی دغاری ، ۷ - تجھ سے ، ٤ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ،
م - تجھ ایسے سنگدل ، ۱۰ -

(۲۵۸) - X ، ۵ ، ٦ - گھر کہے کی ، ۲ - تو گھر کہے کی ،
۳ - کر گئے کی ، ٤ - گھر گئے کی ، ۷ - اب تو
گئے کی ، ۸ - کر کہی کی ، ۱۰ - پھروں ھوں ،
۸ - مرت ھوں ، م -

(۲۵۹) - X ، ۱ ، ۵ ، ٦ ، ۷ - نارھا ، ٤ - اری بل نیک ،
۸ - تن میں ، ۹ - بل بدوہ تن سوں ، ۱۰ - خاکستر
بھیاری ، ٤ -

(۲٦۰) - تم نہ کیجو ، ۱ ، ۷ ، م - آن کر ، ۱ ، ۳ ، ٤ ، ۸ - خبر
میری مسیر ے آن لیجو ، ۵ ، ٦ - شتابی در عقب ، ۲ -

کچھ نہ کیجو، ۷ - دیدار دیجو، ۷، ۸ -

(۲۶۱) - × ، ۲ - چلتی رہے گی، ۳، ۵، ۱۰ - پیا بن برھنی، ۳، ٤، ۵، ۷، ۹ -

(۲۶۲) - یہ شعر بیساکھ کے ذکر میں پہلا شعر ہے، ۱، ٤، ۵، ۱۰ - ارے بھادوں ارے ساون، ۱ - کہاں ساون کہاں بھادوں کہاں ہے، ۷ - کہاں ساون کہاں بھادوں کہاں رے، ۸ - کہاں بھادوں ارے ساون کہاں رے، ۹، ۱۰ - کہاں ہے ... جہاں ہے، م - ملوٹک آئے یہ فانی جہاں ہے، ۷ - ملوٹک آئے پردیسی جہاں ہے، ۱۰ -

(۲۶۳) - کروں کیسا، ۱ - پھروں کیسے، ۲ - کھرے کیا، ۳ - کریں کیسے، ٤، ۸ - رھوں کیسے، ۵ - کروں کیسی، ٦ - گیا چیت، ۷ - بھری کیسی، ۱۰ - کہ کویل انبہ پر، ۱ - کویل بھی، ٤ - انبہ چڑھ کے، ٦ - کویل پھر، ۹ - کویل نیں اٹھ برہ پر شور لایا (؟) ۱۰ -

(۲٦٤) - یہ شعر صرف نمبر ۹ میں درج ہے -

(۲٦۵) - یہ شعر صرف ن ۹ میں درج ہے - م، میں اسطرح ہے - جری سر پاؤں لگ ہے ہے اکیلی -

نوٹ :۔ مطبوعہ نسخے میں شعر نمبر ۲۶۷ کے بعد یہ اشعار ملتے ھیں ۔ ان میں بہت سے نا موزوں اور غلط درج ھیں :۔

سنی آواز اور کویل کی بتیاں

پڑے کیوں چین دن رین مجھ چھتیاں ؟

گھڑی کیسی لگی ھے آگ تن میں

پڑی پیچھے تڑپتی ھے انگن میں

پھولے ٹیسو لگی ھے آگ بن میں

جرے جیوڑا، پڑی ھے آگ من میں

دیہی سر پاؤں لگ بیراگ سیتی

ھوئی جل کویلا اس آگ سیتی

اری کویل کبھو پردیس جائے

سبھی بتیاں ھمن پر اس کو سمجھائے؟

ارے تجکو پیا پردیس بھایا

برھنی کو دیا تیں دکھ سوایا

ارے دارو اسے دکھ کرو تم (؟)

پگ اس کے لے مرے سر پر دھرو تم

نمانی گرو نصیحت ہوں دوانی (؟)

بھئی جو درد سوں تیری نمانی

(۲۶۶) ۔ ھمارے پی، ۱، ۱۰ ۔ پیو گھر نا ھیں ، ۲ ۔ اجھوں

گھر نہ آئے ، ۳ - گھر اجھوں نہ آئے ، ۵ ، ۶ -
اجھوں لگ ، ۱۰ - اجھوں نا گھر ، م - کے بس
پڑے ری ، ۴ ، ۸ ، م - کن سوت نے باتوں لگائے ،
۵ ، ۶ - ارے کن دوتی ، ۷ -

نوٹ : - ن ، ۸ میں یہ شعر جیٹھ مہینے کے تحت نقل ہے -

(۲۶۷) - × ، ۱ ، ۳ - اس ماہ ، ۱۰ - ھمن حیران و سرگرداں
بھرت ھیں ، ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۶ ، م - ھمن سی خوار
سرگرداں پھرت ھیں ، ۷ - ھمن حیران سرگرداں
بھرت ھیں ، ۸ - ھمن سی خوار و سرگرداں
بھرے ھیں ، ۱۰ -

(۲۶۸) - در ھر دو عالم ، ۷ - بھیا امروز سکھ ، ۸ - بھیا ہے
سکھ انند ، م - خدا پر ھے مرا معلوم حالم ، م -

(۲۶۹) - × ، ۶ ، م - از بس بھیا ری ، ۲ - مرا سب سکھ ،
۱۰ - تنم بے خوابی سے میرا بھیاری ، ۶ - سارا
بھیاری ، ۷ - تنم بے خواب جیو (ن) ، ۸ -

(۲۷۰) - × ، ۵ ، ۶ - سکھی یہ دن کو میں کیسے بھروں گی ،
۲ ، ۱۰ - یہ دن کہو کیسے بھروں گی ، ۳ -
سکھی یہ دن کہو ، ۷ - ایکلا کیسے بھروں ری ،
۹ - دن رَین کیسے بھروں گی ، م - اب بس ، ۱ - بن
بکھ ، ۲ - نہیں اب صبر میں ، ۴ -

نہیں ھے صبر مجھ، ۸ - بکھ، ۱۰ - مروں گی، ۱۰ -
فکر بس کہا کر، م -

(۲۷۱) - ×، ۵، ۶ - سجن سے، ۱، ۹ - سجن کو، ۲ - کہے
دکھ کوئی مرے جانی سجن سوں، م - جلن سے،
۱ - کہ آ کر وہ دکھے مری جلن کو، ۲ - ملے آکر
وہی جانم جتن سوں، ۷ - ملیں (آن کے) زود
بیراگ من سے، ۹ - بھلا ھے تب کہ چھوٹے جان
تن سوں، م - نوٹ: - مطبوعہ نسخے (م)
میں اس شعر کے بعد یہ دو شعر درج ھیں: -

گیا بیسا کہ کنتھا گھر نہ آئے
بھئے پر دیس میں جا بس پرائے
سکھی اس رُت اگر ساجن نہ آویں
مروں گی میں، مجھے جیتا نہ پاویں

(۲۷۲) - لگو یہ جیٹھ، ۱ - دیکھوں اب جیٹھ سوں دھوپاں
پڑت ھیں، ۲ - لگا اب جیٹھ یہ، ۳ - لکھوں اب
جیٹھ میں دھوپاں پڑت ھیں، ۵ - سکھی اب جیٹھ
میں دھوپاں پڑھے ری، ۷ - ایا اب جیٹھ، ۸ - لگی
اب جیٹھ رت دھوپاں پڑت ھیں، ۹ - لگو اب جیٹھ
یہ، ۱۰ - سکھی اس جیٹھ میں دھوپیں پرت ھیں، م -
بھرت ھیں، ۲، ۵، ۹، م -

لگا اب جیٹھ رے دھو پاں ٹڑت ری
همن یک خوار و سر گرداں پھرت ری ، ٦-

(٢٧٣) - × ، ٢ ، ٨ - آگ موں غم کی ، ١ ، ٤ - اب آگ غم کی موں ، ٣ ، ٦ - همن هی آگ غمکیں موں ، ٥ - همن اس آگ غم کی میں پھرت هیں ، ٧ - همن اس آگ غم مین یوں ، ١٠ - همن اس آگ غم کی میں جرت هیں ، م - علاوه دوسرے دھو پاں پڑت هیں ، ١ ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٦ - علاوے دوسرے پاواں جرت هیں ، ٧ - لوواں پڑت هیں ، ٩ - علاوے دوسرے لو یاں پڑت هیں ، ١٠ -

(٢٧٤) - × ، ٣ - ناریاں سب ، ٢ ، ٣ - بچھائے تخت اوپر چاندنیاں ری ، ٥ - بٹھیاں هیں تخت اوپر ناریاں ری ، ٧ - تخت پر سب ناریاں ری ، م - پیا کے سنگ ، ٥ ، م - ساریاں سب ، ٢ ، ٣ -

(٢٧٥) - × ، ٢ ، ٦ ، ١٠ ، م - دوسرا چھڑ کاؤ کرتے ، ٥ - چھڑ کاؤ کرتیاں ، ٧ - باؤ کیجے ، ١ - باؤ دیجے ، ٤ ، ٨ - باؤ کرتے ، ٥ - فراش باد کش کی باؤ لیتیاں ، ٧ - فراش و باد کش کی باؤ کیجے ، ٩ -

(٢٧٦) - کے اے سکھی هیں اب پیا ، ١ - جو هووین کے

سکھی اس رت پیا گھر، ۱۰ - ھیں میسر، ۳، ۶، ۷ -

(۲۷۷) - ×، ٤، ٥، ۸ - ھمارے پا برھنہ، ۱ - ھمارے پانو تلک ھے دھوپ برسیں، ۲ - گھر سیں ۲ - پی باج در در، ۹ - پیو باج در در، ۱۰ - دوڑتی بے تاج در در، م -

(۲۷۸) - ×، ٥ - دوپہری ایکلی، ۱ - دوپہری دھوپ ھی کیا، ۸ - ٹھیک میں، ۹ - بھرت ھیں، ۹ - جستجو میں میں پھرت ھوں، ۳، ٤ - پیا کی نت جو میں بنتی کرت ھوں، ٦ . من میں کرت ھوں، ۷ - میں نت کرت ھوں، ۸ - پیا کے پاس بن رووت مرت ھوں، ۹ -

(۲۷۹) - ×، ۱، ٥، ۸ - بگن موں، ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۱۰ - پھپھولے ھو چلے سارے بدن موں، ۱، ۲، ٥ - سکھی لو ھو چلے سارے بدن موں، ٤ -
نوٹ :- ن ٤ میں اسکے بعد یہ شعر ھے :

اری یہ کاگ نے مھینوں جلایا
پیا کی جستجو نے سر دکھایا

(۲۸۰) - ×، ۷، ۸ - اٹھے بیٹھے کی، ۲ - جاں باب کب لگ، ۲ . نہ جانوں جان بہ تن کب لگ رھے ری، ۳ - جیو دکھت کب لگ، ٤ - جاں زتن،

٥ - تمامی دیہ برھا (نے دھی) رہے ، ۹ - تن میں جان کب لگ رہے رئی ، ۱۰ - جانِ من ، م -
نوٹ : ن ۹ میں اس کے بعد یہ نا مکمل شعر ہے :

چھٹے اب جیوڑا دوکھ سے ھمارا
لکھے ہے سب جگ دکھ اوار ؟؟

(۲۸۱) - × ، ۲ - لون تیری ، ۱ ، ٤ ، ٥ ، ۹ - گو سینیاں ۸ -
نسخہ م میں اس کے بعد یہ شعر بھی ہے :

پیارے بن گئی سدھ بدھ جو موری
ارے میں تو بھئی بن دام چیری

(۲۸۲) جا کہے کوئی ، ۱ - کوئی جا کہے ، ٤ ، ٥ ، - سکھی جا کون بولے ، ۷ - سکھی گر کوئی کہے جا ، ۱۰ - دلربا سے ، ٤ ، ۹ - دلربا کون ، ٥ - پر جفا سے ، ۱ - پر جفائے ، ۲ - پر جفا اور ، ٤ - جفا گر بے وفا سون ، ٥ ، ٦ - سکھی کوئی جا کہے اوس ، ۸ - بے وفا و پر جفا سے ، ۹ - بے وفا سون ، پر جفا سون ، ۱۰ - پر جفا و خود نما سون ، م - نسخہ م میں اس کے بعد یہ شعر ہے :-

تمامی درد دکھ اس یاوری کا
کہ سازد فکر کچھ اس داوری کا

(۲۸۳) - × ، ٤ ، ٥ ، ۸ - کہ بارہ مانس بھی تم بن بہائے ،

۲ - که باره ماس ، ۳ - رو رو ، ٦ - یه گیارا ماس میں روتے گنوائی ، ۸ - ارے ظالم اجھوں تم گھر نہ آئے ، ٦ -

(۲۸٤) - X ، ۱ - ترے غم سوں بہ لب جان آرہا ہے ، ٤ - ۸ - سلگتا جیو لبوں پر آرہا ہے ، ٥ - سکن جیو نین پر آرھا ری ، ۲ - نہ نکسے جیو ، ۳ - سسکتا جی ، ۷ ، م - سسکتا جیو ، ۸ ، ۹ -
شکستہ جیوں کیوں تیرا رہا ہے ، ۱۰ -

نوٹ : - ن نمبر ۷ میں اس کے بعد یہ شعر ہے (والا جان زتن باھر پڑیگا) جو دوسری جگہ درج کیا جاچکا ہے -

(۲۸٥) - X ، ٤ ، ٥ ، ۸ - اپنے کو دکھاؤ ، ۱ ، ٦ ، ۹ ، م - اپنے کوں ، ۷ ، ۱۰ -

(۲۸٦) - X ، ۲ ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ۱۰ -

(۲۸۷) یہ شعر صرف نسخہ م میں ہے اور تسلسل شعری کے پیش نظر داخل کر لیا گیا ہے -

(۲۸۸) - آساڈھ ، ۸ ، ۹ - نہ جانو ، ۱ -

(۲۸۹) - X ، ۱ ، ٤ ، ٥ - سنوری رات کی ، ٦ - موری کہانی ، ۲ ، ۳ ، ٦ - کر کو موڑ کے ، ۲ ، ۳ ، ٦ - کر کو موڑ کر ، ۷ ، ۹ ، ۱۰ -

(۲۹۰) چاو ، ۲ ، م - سرسوں ، ۲ ، ۹ ، ۱۰ - نئے سر سے مجھے

دکھڑا دیا ری، ٥، ٦، م ۔ مصرع اول شعر نمبر
١٤٥ کا مصرع دوم ھے جو اس سے قبل آچکا ھے ۔

(٢٩١) ۔ ز دیدہ اشك باران دل گرفتم، ٤ ۔ ن ٤، ٦ اور
٨ میں مصرعوں کی ترتیب موخر مقدم ھے ۔
ن م مین یہ شعر جیٹھ کے ماہ میں درج ھے ۔ اشك
افگندن، ٧ ۔

(٢٩٢) ۔ یار اغیار، ١٠ ۔ یار و غم خوار، م ۔ بجز حق کس
ندیدم در جہاں یار، ٧، م ۔

(٢٩٣) ۔ × ، م ۔ ن ١ میں یہ شعر ٢٨٨ کے بعد درج ھے ۔
خدارا درد مارا، ٧ ۔

(٢٩٤) ۔ دیگر نہ نالم، ٢ ۔ دیگر نیا ہم، ٤، ٥، ٦ ۔ دوسرا
مصرع ع بجز تو نیست دیگر در خیالم، ٢ ۔ بجز
او نیست، ٦ ۔ نباشد بادشاهم، م ۔ دیگر نباشم،
١٠ ۔ نمائی شب بروز پادشاهم، ١٠ ۔

(٢٩٥) ۔ بہ مقسومم، م ۔ برون آرم، ١، ٢، ٤، ٦، ٧،
٨ ۔ برون آور ز اندوہ ندامت، ٩ ۔ کہ برهانم
ز اندوہ غرامت، ١٠ ۔

(٢٩٦) ۔ یہ شعر صرف ن ٦ اور ١٠ میں درج ھے ۔
خود را بہ رحمت، ١٠ ۔ صحیح کن (خارج
از وزن)، ١٠ ۔

(۲۹۷) - اری میں سوگئی ، ۵ ، ۶ ، ۸ - ابواب عنایات ، ۱ -
ابواب حاجات (خارج از وزن) ، ۲ - ابواب مہمات ،
۴ ، ۵ ، ۶ - ابواب فتوحات ، ۳ - چوں ابواب
حاجات ، ۷ - ابواب مرادات ، ۸ - ابواب مناجات ،
۱۰ -

(۲۹۸) - یاریاں سب ، ۱ - گاوتیں ہیں ... آوتیں ہیں ، ۱۰ -

(۲۹۹) - X ، ۴ ، ۵ - بڑے دیوان میں ، ۱ - بڑے ایوان
موں ، ۲ ، ۳ - مرے ایوان میں ہے شمع سوزاں ،
۶ ، ۸ - بھئی ہے روشنی سارے مندرماں ، ۶ -
مندل ماں ، ۸ - میرے مندرماں ، ۱ -

(۳۰۰) - نه دیکھی ، ۷ - عجب حیران بھئی ، ۴ ، ۵ -

(۳۰۱) - یه شعر صرف ن ، ۳ - میں درج ہے -

(۳۰۲) - کنے ، ۱ ، ۳ ، م - سکھی تعبیر ، ۲ ، ۷ - کنھوں ،
۵ - آخر گشته ، ۲ - کنھاں ، ۹ -

(۳۰۳) - X ، ۲ - سادی ، ۶ - شاداں ، ۷ - اری یه بات سن
شرما رهی رے ، ۸ - سادهی ، م - دیکھن کو ، ۴ - نس
دیکھن ، ۵ - دیکھن هوں لگی ، ۶ - مین گئی رے ، ۹ -

(۳۰۴) - لپکتا آوتا ہے ، ۴ ، ۵ - بخوبی ماه را ، ۱ ، م -
بحسن ماه ، ۴ - بحسنت ماه کو ، ۸ -

(۳۰۵) - یه شعر صرف ن ، ۳ - میں درج ہے -

(۳۰۶) - X ، ۲ ، بائن پڑی ، ۱ ، ۵ ، ۶ - پیان پڑی ، ۳ - سکھی
میں دوڑ کر بائن پڑی ری ، ۷ - دوڑ کر بایوں پڑی
ری ، ۸ - لیتی ، ۱ - اپنی کرے ، ۶ - لانے گلے ری ،
۷ ، ۸ - لینی ، کرے لانے ، ۹ - بایں ، ۱۰ -

(۳۰۷) - X ، ۵ - وصل یار ، ۲ - چه دلها یار ، ٤ - رها جی ،
۳ ، ۶ - زرا هے یار بایا ، ۱۰ - دکھڑا گنوایا ، ۲ ، ۷ -
جھگڑا چکایا ، ۳ - دکھڑا مٹایا ، ٤ -

(۳۰۸) - X ، ۸ - چولاله سرخ کشته ، ۱ ، ۲ ، ۳ - چولاله
کشت سرخ رنگ رویم (خارج از وزن) ، ۷ -
بهر دم کعبه وصلش بجویم ، ۲ - گفتگوئے جان ،
٤ - گفت جامی را ، ۷ -

(۳۰۹) - ن ۱۰ میں حضرت جامی کے اس شعر سے قبل یہ
ذیلی عنوان قائم کیا گیا ھے - "قول حضرت جامی" -
خوشا وقتے ، ۳ ، ۱ -

(۳۱۰) - X ، ۳ ، ۵ - چراغ روشنائی ، ۷ -

(۳۱۱) - X ، ۵ ، ۶ ، ۸ ، م - یه عشق ، ۲ - دیکھو اس عشق ، ۷ -
دکھی باچھے مجھے دکھڑا دیا ری (؟) ، ۷ - به غم دیگر ،
۲ - دیکھو یه عشق ، ۱۰ -

(۳۱۲) - X ، ۵ - چو سرو شطرنج ، ۷ - یه عشق سازی ، ۹ -
ندانی چوپڑ وشطرنج ، ۱ ، ۱۰ -

(۳۱۳) -- X ، ٥ -- نجانوں ، ۲ ، ٤ ، ٦ ، ۷ -- ایسا نجانوں ، ۸ -- تمی ،
۱ -- تجھے پس آگ ، ۲ -- تمہیں ، ٤ ، م -- آگ غم کی
موں نہ پڑنا ، ٦ -- اس اگن ، ۸ --

(۳۱٤) -- X ، ٤ ، ٥ -- نجانوں ، ۲ ، ٦ ، ۷ -- محبت خانہ را موسی نجانوں
(؟) ، ۷ -- خانہ بہانسی نجانو (؟) ، ۸ ، ۱۰ -- خانہ را بامی (؟) ، ۱ --

(۳۱٥) -- X ، ۲ ، ٤ ، ٥ ، ۷ -- عشق و عشرت کو نچھورو ، ۸ -- تن من
سونچھورو ، ۸ -- ارے یہ عشق و عشرت ، ۹ -- پیا کا
ناؤں ، ۱۰ -- تن من میں ، م --

(۳۱٦) -- X ، ٤ ، ٥ ، ٦ ، ۷ ، ۸ -- یکدھے آسودگی ، ۱ ، ۳ --
ایک دم ، ۲ -- نیستم ، ۳ -- اندوہ و غم آلودگی ، ۱ ، ۳ --
پالودکی نیست (؟) ، ۳ ، م --

(۳۱۷) -- X ، ۲ ، ٤ ، ٥ -- کیوں دکھڑا بھرت ہو ، ۳ -- بناحق ، ۷ --
عبث اس (آگ میں) غم کی جرت ہو ، ۷ -- غم موں
کیوں مرت ہو ، ۸ -- بن موت غم میں ، ۹ --

(۳۱۸) -- X ، ٥ ، عشق کا بیڑا ، ۱ -- عشق کا پنڈا ، ۹ --

(۳۱۹) -- X ، ٤ ، ٥ -- مجھ پر ڈھیلا ، ۲ -- اب یک قدم چلنا ، ۳ ، ٦ --
بھیا تھا یک قدم چلنا ، ۸ -- بھیا اک دم مجھسے جیونا ، ۹ --
بھیا اب یک قدم جانا ، ۱۰ --

(۳۲۰) -- X ، ٥ -- دلدار پاؤں ، ٦ -- جو در غم زیستم غم خوار پایا ،
۱ -- چولرزیدم زجاں ، ۲ -- چو درد غم غم خوار ، ٤ --
جو قربانش شدم ، م -- چو در زندان غم غم خوار پاؤں ، ٦ --

چوور زیدم غمے، ۹ - چوں در زندان غم، ۸ -

(۳۲۱) - ×، ۱، ۲، ٤، ٥ - تمامی روز و شب، م -

(۳۲۲) - ×، ۱، ۲، ٥ - اگر بردار ھے تیں ہمچوں منصور -

(۳۲۳) - ×، ۱، ۲، ٤، ٥ - جاں دادن برستی، ٦ - نہ ترسی، ۹ - در برسی، ۳ - نہ رستی، ٦ - در پے برسی، ۹ - خود پرستی، ۸ - در سرشتی، ۸ -

(۳۲٤) - ×، ۱، ۲، ٥ - احقر ازیں، ٤، ۱۰، م - خموش آخر، ۳، ٦ - کنھوں، ۳، ٦، ۱۰ - بیدرد اس دکھ کی نجانی، ٦ - کھنو نے حد اس غم کی، ۸ - کسونے سار، ۹ - ن ۷ اور ۸ میں یہ شعر ۳۲٥ کے بعد آیا ھے -

(۳۲٥) - ×، ۱، ۲، ٤، ٥ - بیا اے دلربا، ۹ -

نوٹ نمبر ۱ - ن ۲ میں شعر نمبر ۳۲۰ کے بعد یہ دو شعر مزید درج ھیں :

دریں دنیا نہ کیجے آشنائی
که پچھتاونا پڑے جب ھو جدائی
قصہ سارا کہا گوپال افضل
که شد معشوق سوں عاشق کو واصل

نوٹ نمبر ۲ - ن ۸ میں شعر نمبر ۳۱۴ کے بعد یہ اشعار آتے ھیں :

ولے فارغ ز درد عشق دل نیست
تن بیدرد او جز آب و گل نیست

ز عالم رویت آورده غم عشق
که باشد عالمے خوش عالمے عشق

غم عشق از دل کس کم مبادا
ولے بے عشق در عالم مبادا

فلک سر گشت از سودائے عشق است
چناں پُر فتنه از غوغائے عشق است

اسیر عشق شو کازاد باشی
غمش در سینه نه تا شاد باشی

مئے عشقت دهد گرمی ومستی
دگر افسردگی و خود پرستی

اگر مجنوں نه مے زیں جام خوردے
که اورا در دو عالم نام بردے

هزاران عاقل و فرزانه رفتند
ولے از عاشقی بیگانه رفتند

نه نامے ماند از یشاں نے نشانه
ندر دست زمان و آستانه

بسا مرغان خوش الحان رتنند
که خلق از ذکر ایشان لب نه بستند

چو اهل دل ز عشق افسانه گوید
حدیث بلبل و پروانه گوید

بگیتی گرچه صد کار آزمائی
همیں عشقت دهد از خود رهائی

متاب از عشق رو گرچه مجازیست
که از بهر حقیقت کار سازیست

بلوح اول الف باتا نخواند
بقرآن درس کردن کے تواند

شنیدم شد مریدے پیش پیرے
که باشد در سلوکش دستگیرے

بگفت از پا نشد در عشقت از جای
برو عاشق شو آنگه پیش من آی

که بے جام مئے صورت کشیدن
نیاری جرعهٔ معنی چشیدن

ولے باید که در صورت نمانی
وزین پل زود خود را بگزرانی

چو خواهی رخت در منزل نهادن
نباید بر سر پل ایستادن

بحمد الله که تا بودن درین دیر

براہ عاشقی بودم سبک سیر

چو دایه ناف من بے مشک دیده

بہ تیغ عاشقی نافم بریده

چو مادر بر لبم پستان نهاده

بخون خواری ز عشقم شیر داده

تصحیح :- (۱) اشعار نمبر ۱۶۲ اور ۱۶۳ سہواً دوبارہ نمبر ۲۳۶ اور ۲۳۷ پر درج ہو گئے ہیں۔ اسطرح بکٹ کہانی کے کل اشعار کی تعداد ۳۲۳ ہے۔

(۲) اشعار نمبر ۱۶۱ اور نمبر ۲۳۵ کے پہلے مصرعے یکساں ہیں۔

(۳) اشعار نمبر ۱۵۸ اور نمبر ۲۲۳ تھوڑے سے تغیر کے ساتھ یکساں ہیں۔